

بصنایع کمال و کمال فیض خلایق و در میان
 یونان و یونان و یونان و یونان

درین هنگام برکت انعام و وسیله مقدر و کمال و کمال
 و کمال و کمال و کمال و کمال

در بیان کمال و کمال
 و کمال و کمال و کمال و کمال

در بیان کمال و کمال
 و کمال و کمال و کمال و کمال

در بیان کمال و کمال
 و کمال و کمال و کمال و کمال

در بیان کمال و کمال و کمال و کمال
 و کمال و کمال و کمال و کمال

در بیان کمال و کمال و کمال و کمال
 و کمال و کمال و کمال و کمال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سخن اپنا ہو کیوں دشتیں ساری خدا کی
بشر اک آئینہ ہے حسن ذات کبریائی کا
کہو تحسین دیکھو حوصلہ میری رسائی کا
نہیں زیبا ہے بندہ کے لئے دعویٰ خدا کی
وہی ہے فرش شاہی کا وہی بستر گدائی کا
زبان بوج پر ہے حرف جسکی آشنائی کا
کمال اس خار کو غم ہے گلستان کی جدائی کا
میں بہل ہو گیا ہوں جسکی تیغ کج ادائی کا
تماشا دیکھتا ہے آپ اپنی خود منائی کا

میرا مطلع ہے خاویہر محمد کبریائی کا
جو دیکھا غور سے تو صورتِ قدرت نظر آئی
نہیں پہنچا قرشتہ بھی دہانک میں جہان پہنچا
اگرچہ پردہ اٹھ جائے دوئی کا ششم مینا سے
نہیں ہے کوئی محدث میں تلاش امتیاز اصلا
یہ نظریہ بھی اوسی دریا سے وحدت کا ہر شیدائی
رڑی رہتی ہو غربت میں نظر سونے وطن اپنی
پتا اوس یار بے پروا کے کوچہ کا نہیں ملتا
ہوئے بیہوش ہوئی اب، کلام نے کسلو و حلیمہ

در کتب مزبور

ON LIBRARY	اویسی شربت ویدار کی آنکھیں پیاسی ہیں
ALIGARH. IM UNIVERSITY	لکھا اترار سب یوان میں نے وصف حضرت کا مرا مقطع ہے مطلع مہر نفعت مصطفائی کا
<p>محمد مصطفیٰ ہے نور شمع کبریا کی نہو کیوں مقتداے مرسلان وہ سرور عالم یہ ظلمت خانہ تھا محتاج جلوہ عہد آدم سے اسیران عذاب آخرت کو روز محشر میں کیا ہے زار مجھ کو اس قدر آزار ہجران نے نہیں ہے ایسے جو دو کرم خورشید گردون پر دکھا دے دل شکستوں کو وہ زلف اپنی تسکین حبیب خالق کون مکان کی جسم اقدس پر خدا کو اس نے دیکھا جس نے دیکھی آپ کی صوت ابو بکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہم کی آبیاری سے</p>	<p>بھلا کیونکر نہ پرواہ ہو دل ساری خدا کی خدا نے پاک نے بخشا ہے خلعت پیشواری کا فروع آفتاب آسمان اجستبانی کا اویسی کی ذات اقدس سے توسل ہو رہا ہے کہ اب اٹھتا نہیں صدمہ فراق مصطفائی کا یہ ہے پیر فلک کے ہاتھ میں کا گدائی کا تسے ہر ٹوٹے مشکین میں اثر ہے موسیٰ کی ہو اصل علی کیا ٹھیک جامہ پارسائی کا رخ روشن نبی کا آئینہ ہے حق نمائی کا بنار شک ارم گلزار دین مصطفائی کا</p>
	<p>انہیں کی ذات ہے اسرار و جلال ہو شریعت میں جلا یا ہے انہیں پار واز نے چوک نمائی کا</p>

دو بحر خراج دشمن سالم - معافین معافین معافین معافین -

زمینِ نعت میں ہوتا ہوں بوٹا جادو دانی کا
جہاں میں فیض ہے یہ مصطفیٰ کی مدح خوانی کا
مے شعر و نثرِ نسیف گوہِ بحرِ رسالت ہے
پس مردِ پڑھونگا جا کے میں شہرِ خوشنہیں
جنابِ پاک کی مدح محفوظِ حوادث ہیں
دکھا دو جلوہ دیدار اپنا مجھ کو لے حضرت
بناؤں گا سیاہی جب میں نعتِ پاک لکھنے کو
قلمِ شعلہ تجلی کا ہو تو رِ نعتِ اقدس سے
جو وہ بحرِ رسالت یا د اس قطعہ کو فرمانے
لکھے مضمون رنگین نعت کے دیو انہیں دہ

فراقِ مصطفیٰ میں اس قدر افسار رویا ہوں
کہ آنکھوں میں میرے باقی نہیں قطرہ بھی پانی کا

سب سے کوئی کیا آپ کی ہو جلوہ گری کا
بزم شہ اقدس میں ہو کیا دخل کی کو
جل جائے زبان شرح کی صورت ہو کہ وہ عال

سوز ان صفتِ شعلہ ہے پر حورِ پری کا
ہے پایِ نربیان لنگ نیم سحری کا
اسے مالہ جان سوز تری — (شہرہ) کا

<p>تن پر مرے ہر بال ہے اک شعلہ آتش ہے عالم ایجاد میں ذکر شہ عالم اک دعوم فرشتوں میں جو تھی چرخ برین دیدار ہوا نور خدا کا بجھے شب کو کایہ سہ چہ چن زار مدینہ کی نہ میں نے پامال ہوا اوست عاشق کا دل زار دیوار سب اسرار الہی کے بھرے ہیں</p>	<p>کیا حال لکھوں اور میں سوزِ چگری کا عالیٰ نبی کا کہیں والا گھڑی کا تھا غلغلہ میلاد کی وہ خوش خبری کا دلیلیا بہ اثر میں نے دعائے سحری کا پھل نخلِ تننا کو ملا بے ثمری کا رفتار بنی میں ہے نشان کبکری کا سینہ ہے کہ گنجینہ ہے وہ سیمبری کا</p>
<p>اپرا میں لغت شہ ابرار ہوں لکھتا دعویٰ ہو مجھے کیوں نہ ظالم بشری کا</p>	
<p>سو اسے زلف، اتر تختا رہی رہا پیشِ نگاہ روزن دیوار ہی رہا جاگاہ نہ بخت میرا نہ پہر پی رہا روضہ کی گرد و پیش بس عمر ہو گئی پہو نچا دیا مدینہ سے پھر نہ میں مجھے پہو نچا میں روضہ پر نہوا اور عشق کم</p>	<p>اور تجھ کو عشق ستید ابرا رہی رہا نور خدا کا طالب دیدار ہی رہا خوابیدہ اپنا طالع بیدار ہی رہا سایہ کی طبع میں پس دیوار ہی رہا پیری زین تھی ہم چرخِ دل آزار ہی رہا دارِ انشایں آکے میں بیار ہی رہا</p>

وہ کہ مندرجہ بالا شعر ان کے کثوف مخدوف سے نقل کیا گیا ہے۔

در بحر مل متشن مجنود و فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

<p>کفر کی بنیاد کھوئی جب پیام حق کہا دست حضرت دستگیرِ عاصیان ہو حشرین شغل ہے مد نظر مضمون قرآن کا مدام خوش بیانی سُنکے ہیں مانند گلِ خندان ہشر مومنوں کو دی ہے سرستانِ جنت کی نوید جنش لہہ لے جان پرور ہے میلِ مغفرت شرق سے تا غرب پایا جو زردین نے رواج</p>	<p>جو ہر تیغ رسالت ہے زبانِ مصطفیٰ شافعِ روزِ قیامت ہے زبانِ مصطفیٰ مردمِ حشرم تلاوت ہے زبانِ مصطفیٰ بابلِ باغِ قصاعت ہے زبانِ مصطفیٰ قمری باغِ بشارت ہے زبانِ مصطفیٰ موجِ دریائے شفاعت ہے زبانِ مصطفیٰ سکہ دارِ الاقاغت ہے زبانِ مصطفیٰ</p>
<p>کیون نہوشیرین بیانِ امیرِ ازلتِ پاک سے کوزہ قندِ خلاوت ہے زبانِ مصطفیٰ</p>	
<p>مہبطِ روح الامیں ہے آستانِ مصطفیٰ خلِ حق ہے خیمہ پر نور محبوبِ خدا آپ کی طہ و لیسین سے تو شوکتِ ہر عیان چشم ہے مشاق دیدارِ لقائے مصطفیٰ دو جہان کی ہے سعادت خدمتِ خیرِ لورا انتہائک دورِ مینون کی نہ ہو بھگی نظر</p>	<p>نزلِ وحی آگئی ہے مکانِ مصطفیٰ پرچمِ لولاک ہے زیبِ نشانِ مصطفیٰ اور سبحان الذی اسرار ہے شانِ مصطفیٰ اور کانون کو ہے عشقِ آستانِ مصطفیٰ خلق میں صالح ہے نامِ ساربانِ مصطفیٰ حشرین ہو گا بلند ایسا نشانِ مصطفیٰ</p>

دیگر مل حشرین مخدوف - فاعلان - فاعلان فاعلان

آپکی جاگیر ہے ملکِ رضاے لایزال	باغ ہے فردوسِ رضوان باغِ جانِ مصطفیٰ
صرف اپنے اپنے موقع پر ہوا بہ نقدِ شکر	جان فدائے حق قبول فرما جانِ مصطفیٰ
ہن کلامِ پاک کے معنی بزرگِ مہرِ صاف	ماہ سے روشن زیادہ ہو جانِ مصطفیٰ
ترکشِ حضرت ہے گردون تیر گردون تیر ہے	قوس کہتے ہیں جسے وہ ہر کانِ مصطفیٰ
کیاں بیان ہو مجھ سے وصفِ لذتِ پنجِ نا	مصطفیٰ مہاں حق حق میزبانِ مصطفیٰ
سلسلہ اب تک خلافت کا ہو جاری خلقِ بین	کیا روان ہے نہ فیضِ جاودانِ مصطفیٰ
غار میں زانو نہ اونکے سوتے سر رکھ کر جناب	کیون نہوں صلیق اکبر رازدانِ مصطفیٰ
خلدین حورین کریں شکر کا سجدہ ادا	دیکھیں گی جسدِ گروہِ خادمانِ مصطفیٰ

ہو زمامِ ناقہ یارب دست میں لے لے اے ارک
سوئے جنت ہے یہ روان ہو کاروانِ مصطفیٰ

موج دریا تے حلاوت ہے زبانِ مصطفیٰ	شہد سے شیریں زیادہ ہے بیانِ مصطفیٰ
خامہ کا کیا منہ جو لکھے وصفِ شانِ مصطفیٰ	ہے بشر کی عقل سے برتر مکانِ مصطفیٰ
کہا کوئی توصیف لکھے اوس شہِ مازاغ کی	ہے الہ العالمین خود مدح خوانِ مصطفیٰ
سرورِ لولاک کا کیا پوچھتے ہو مرتبہ	جھاڑتے تھے حیرتِ اکر مکانِ مصطفیٰ
گلشنِ دنیا میں دیکھا اوس گلِ ترکا جمال	باغین سب ٹہلیں ہیں نغمہ خوانِ مصطفیٰ

دیگر اہل شہنِ مخدوم - فاعلان - فاعلان - فاعلان

دیگر ریل سٹیشن چنوبون پہنچا تو سب سے پہلے ایک عمارت نظر آئی۔ عمارت کے چاروں طرف سے گزرتے ہوئے

در بحر ابراج مشتمل بر سلسلهٔ متغایین متغایین متغایین

دیگر ہزار سن سالہ نفاعین نفاعین نفاعین نفاعین

دیگر ہزار سن سالہ نفاعین نفاعین نفاعین نفاعین

<p>تصور ہے نبی کی مصحفِ رُخسارتابان کا تمنا دولتِ دارین کی ہرگز نہیں رکھتا خیالِ جلوۂ ماہِ رُخِ حُسنِ جو ہو دِلین مرے شعر و نکلے پڑھنے میں ثوابِ جاودانی رہیگا یادِ یہ رنجِ فراقِ مصطفیٰ مجھ کو ہوا پر جانے گا اُوڑ کر جب اس نہ اح کا لاشہ نہ دیکھوں گا اگر میں لالہ رخسارِ خمیب رُخِ روشن بہیہر کا جو آیا جائے وحشت میں ہوئی جب آمد کی خبر اوس شاہِ والا کی فراقِ مصطفیٰ میں جوشِ وحشت و تقاضا ہے</p>	<p>رہا کرتا ہے اب شغلِ تلاوت مجھ کو قرآن کا مگر دیدارِ ملبائے مجھے محبوبِ یزدان کا تو ہو خورشیدِ ہر ذرہ مری خاکِ بیابان کا لکھا ہے لغتِ پیغمبر میں ہر اک شعر و بیان کا نہ مجھ لاجس طرح یوسف کو صدمہ چاکِ گمان کا گمانِ پر یونکو ہو گا دیکھ کر تختِ سلیمان کا قیامت تک ہیگا میرے دل پر داغِ ہجران کا بگولا نور کا پتلا بنے میرے بیابان کا پہاڑ و نمین چھپا اُس وقت لشکرِ جاویدِ شیطان کا ہے اک تاب بھی باقی نہ کوئی میری داماں کا</p>
<p>پایا شربت دیدار کا ہے یا شہِ عالم نہیں اہلِ عالم ہے طلبگارِ بحیوان کا</p>	
<p>ہے دل میں عشقِ سیدِ خیر الانام کا محبوبِ حق رسولِ خدا فخرِ انبیا دہ کون ہے کہ جو نہیں شہیدِ اجتاب پر</p>	<p>ڈر کچھ نہیں ہے اس لئے یومِ القیام کا نیا کیا ہے رتبہ اوس شہِ عالی مقام کا کس دم نہیں وظیفہ ہے حضرت کے نام کا</p>

<p>جو لوگ ہیں سودا کی گیسوئے محمدؐ کوئین میں تراج پیہر کو ہے عشرت آمادہ ہوئے لکھنے پر اب نعت پیہر لکھتا ہوں میں شب کو صفتِ روی پیہر</p>	<p>رکھتے نہیں اندیشہ کبھی سود و زیان کا اندیشہ ہے اوس کو نہ یہاں کا نہ وہاں کا لو غم کیا ہم نے علاجِ خفقتان کا مہتاب بنے کیوں نہ چراغ اپنے مکان کا</p>
	<p>وصفِ شبہ ابرار جو اپرا رنے لکھا گلزارِ جنان بنگیا سیدان بیان کا</p>
<p>نبیؐ کا قامتِ دل جو نہ دیکھا مدینے کی ہوس میں جان دیدی ہوئی اب تک نہ کعبہ کی زیارت کسی نے گلشنِ عالم میں اگر وہاں پاک حضرت کی صفت میں کیا تسخیرِ دل کو اک نگہ سے یہ حیرت ہے کہ روضہ کا کیدن ختن کے دشت میں اکثر پھر مہم رسولِ پاک کے روضہ پہ ہمنے</p>	<p>یہی حیرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا وہاں جانے کا جب قابو نہ دیکھا کبھی رویا میں وہ ابرو نہ دیکھا حسین ایسا کوئی گلرونہ دیکھا رہا خاموش جب پہلو نہ دیکھا پری نے بھی تو یہ جادو نہ دیکھا غلافِ پاک عنبر بو نہ دیکھا نبیؐ کی چشم سا آھونہ دیکھا کسی کا دید بے آئینہ نہ دیکھا</p>

دیگر ہر جہاز سے اس شخص کو نہ غافل نہ سفاک غافل نہ غولان

ہے وسیلہ مجھے پیسہ کا
اوس کو کیا خوف شہرِ محشر کا
ذرہ خاکِ مدینہ کا جو کہوں
وصف جب عارضِ نبیؐ کا سنا
میں اوسے کا ہوں تشنہ دیدار
چشمِ حق میں کی یاد میں ہر دم
رشکِ دندانِ سرورِ دین میں
سجِ حجبِ نبیؐ میں راحت ہے
سرورِ دین کو یہ عزیز نہ تھا
میرے نالہ نے عشقِ حضرت میں

وہ جو شافع ہے روز محشر کا
جو کہ تداخ ہے پیچیدہ کا
ہو ستارہ بلند اختر کا
رنگ فق ہو گیا گل تر کا
جو کہ مالک ہے حوض کوثر کا
حال اتبر ہے دیدہ تر کا
آب و دانہ اوٹھا ہے گوہر کا
در و صندل بنا مرے سر کا
زر و ہے رنگ اس لئے زر کا
سر کھپرایا ہے شور محشر کا

تجھ کو کیا خوفِ حشر کا اہرار

تو تو مداح ہے پیسہ کا

خادم ہوں میں جناب رسالت پناہ کا
کیون اوس کی خاک میں اثر کیمیا نہو
عشق آپ کا ہے ہر گ و پی میں بھل ہوا

شہرہ ہے قدیوں میں میری عزو جاہ کا
کشتہ ہوا جو آپ کی تیغِ نگاہ کا
دل بستہ بال بال ہے زلفِ سیاہ کا

وَبَرِّ خَفِيفٍ مَسَدٍ مَقْبُوضٍ مَقْطُوعٍ - فَأَعْلَانِ مَقَامًا عَلِيًّا فَعَلَانِ -

سَمْعُوْنُ فَمِنْ عِلْمَاتِ سَفَاتِ يَسْمُوْنِ فَافْعَالَانِ

در یک مثنوی معنی از ضرب بلفیض مخدوف۔

پہونچی نہ گوش مصطفوی تک مری فغان	دیکھا اثر نہ میں نے کبھی اپنی آہ کا
کیا ہم سہری کر یگا میری ہر خاوری	ڈرہ ہوں خاک قصر شہر دین پناہ کا
نور خدا کی آئی سواری جو خواب میں	آنکھوں نے میری فرش بچپا یا نگاہ کا
اوڑ کر پڑے جو گرد در نور کبریا	چہرہ سفید ہو مرے بخت سیاہ کا
ہر نقطہ میں مجھے نظر آیا فروغ مہر	لکھا جو وصف بُرج رسالت کے ماہ کا
نور خدا کا حسن زلیخا جو دیکھتی	لیتی نہ نام بھی کبھی یوسف کی چاہ کا
حورون کی چشم کو یہ تمنا ہے رات دن	شہرہ بنے غبار مدینے کی راہ کا

ایسا آپ کی شب معراج کفش پاک
طرہ بنی تھی عرش برین کی کلاہ کا

میری کُلی کو لادے خلد سواک جام کوثر کا	کہ اسے رضوان مجھ کو کچھ وصف لکھنا ہی نہیں کا
رقم کرتا ہوں میں جس وقت وصف اُسے روانہ کا	گمان ہوتا ہی نقطوں پر فروغ ماہ اختر کا
جناب پاک کی دندان لب کا وصف اگر لکھوں	جہان میں نام بھی کوئی نہ لے پھر لعل گوہر کا
تنا آستانِ نبی کی ہو کیونکر نہ شاہوں کو	کہ ہے فرمانِ ولے خلقِ مہبان آپ کے در کا
نہ تڑپینگے کبھی ہم تشنگی سے روزِ محشر میں	کہ ہے مختارِ پیغمبر ہمارا آب کوثر کا
ہمارے بخت کو لغتِ نبی سے اوجِ حاصل ہو	بنا ہے فضلِ حق سے شہری تارا اس قدر کا

دیکھو ہر شے مسلم منقادِ شمس
منقادِ شمس منقادِ شمس منقادِ شمس

<p>لگائیں کیون نہ ہم بستر در سلطان عالم پر دواتِ دینِ حورِ جنانِ مطلوب ہو مجھ کو اگر وصفِ بہارِ عارضِ نورِ خدا کہد رون ہے دوزاتِ لغتِ سرور کوئین میں شاغل</p>	<p>گداؤں کو یہاں رتبہ ملا فقور و قیصر کا قلم ہونست لکھنے کے لئے جبریل کے پر کا ابھی ہو خشک نخلِ دعویٰ سیا گلی ترکا ہی ہے فخر بس دنیا و عقبیٰ میں بخنور کا</p>
<p>ہو مجھ کو فخرِ مداحوں میں کیا کیا یا شہِ عالم پکڑ لیں آپ اگر محشر میں ہاتھ اسرارِ مضطر کا</p>	
<p>شیدا ہوئیں جنابِ رسالتِ تاب کا لکھوں جو وصفِ سید و الاجاب کا جلوہ دکھائے عارضِ تابان کے سامنے ہوں آشکارا اگر دُورِ دندان کی یاد میں ہر چند ضبطِ ہجر میں کرتا ہوں روز و شب ہر دم ہو در و نامِ محمد زبان پر ہے جسکے دل میں عشقِ محمد بھرا ہوا نقشِ سیمِ براق ہے جرمِ ستہ نہیں دیکھوں اگر جمالِ حبیبِ خدا کا میں</p>	<p>خوف و خطر نہیں مجھے روزِ حساب کا خورشید ایک عصفہ ہو میری کتاب کا مقدور یہ کہان ہے بہلا آفتاب کا قطرہ گھٹنے میری چشم پر آب کا گھٹتا نہیں ہے جوشِ میری اضطراب کا ذکرِ رسولِ پاک ہے موجبِ ثواب کا کچھ دغدغہ نہیں اوسے ہرگز عذاب کا دورِ ہلالِ بنگیا حلقہ رکاب کا افسانہ سب خدائی میں ہو میری خواب کا</p>

درجہ مشاعرہ شمسِ اترب لکھنؤ محمد زونف -
مفتوحہ ناطقہ شمسِ اترب لکھنؤ

یہ ہے ملک کہ خلد میں لپچا و جلد او سے

فضل خدا سے اُمید مختار ہیں شفیع

امبرار غم نہ کھجیو یوم الحساب کا

رسول پاک ہے ممرور ہمارا

بچا تاگرہ پیغمبر ہمارا

دینے میں جسے بستر ہمارا

ہے حامی شافعِ محشر ہمارا

کہ ہے خیر البشر مہرور ہمارا

نبیؐ ہے ساسقے کو شر ہمارا

گذر ہو بہد میں کیونکر ہمارا

پہلے جی نہیں دم بھج رہا

پیئر سا ہو جب رہبر ہمارا

بنا گلزار قدرت گھر ہمارا

سے چمکا اوج پر اُختہ ہمارا

بجلا ہم کس طرح و دوزخے بچتے

وہا ہے اس فقیر خستہ دل کی

نہیں اندیشہ حول قیامت

مشرق کیونکر نہ ہو سب امتوں پر

نہیں ہے تشنگی کا خوف بہکو

مدینے کا بھرا ہے شوقِ دہلین

خیالِ رومی تابانِ نبی مین

گدزنایل سے کیا دشوار ہوگا

رسول پاک کی آتی سواری

غم ہجران میں اے ابرار عالم

ترپتا ہے دل مضطر ہمارا

دو بحرِ حزنِ سوسِ مضمحلین
مقارینِ فزونِ مستغنیانِ حسی جاہلِ حسی

خواب میں مجھ کو دکھایا قہر بالا اپنا
چرخ سمجھ گیا ہوا گھسرتہ و بالا اپنا
مرنے دم تک نہ رکا نعت میں غلامہ مہم
یاد مرگان میں پیہر کی اگر آہ کروں
فرقت احمد مرسل میں سنبھلتا ہی نہیں
یا رسولِ عربی آپ مرے حامی ہیں
کٹ گئی اُلفتِ محبوب خدا میں سب عمر
ریخِ راحت سے ہے بڑھ کر سفرِ شیریں میں
سُرخ سے اوس مہرِ رسالت کے جواؤ بھجائے نقاب
دُورِ دندانِ پیہر کے مقابل ہو خجل

عرش بالا سے ہوا مرتبہ اس کے اپنا
یاد حضرت میں اگر نکلیگا نالا اپنا
حوصلہ دلیں جو تھا خوب نکالا اپنا
توڑ ڈالے سپر چرخ کو بھالا اپنا
دل تو سینہ میں بہت ہنسنے سنبھالا اپنا
شر میں کوئی نہیں پوچھنے والا اپنا
قدم اس مشت سے باہر نہ نکالا اپنا
پھوٹ جاتے نہ کہیں خار سے چھالا اپنا
ماہ چرخ پہ دیکھے نہ او جالا اپنا
بحر لائے تو کوئی لولو لالا اپنا

وقت ابراہیم دین کی جو تم نے لکھی

دیکھیو حشر کے دن رتبہ والا اپنا

جس طرف سے اِک نظر دیکھا
جیسے زندان ہیں آپ کے روشن
مہ و خورشید ہو گئے بے قدر

نور احمد کو حبلوہ گردیکھا
کوئی ایسا نہیں گہر دیکھا
جب رُخ سید البشر دیکھا

در کتب مسمیہ میں جو قطعہ مسطور ہے۔ نا علاء فیضان فعل۔ خلائی بھی جائز ہے

<p>اک نظر بھی اگر ادھر دیکھا نخلِ اُلفت کا یہ شہر دیکھا اس صفت کا کوئی بشر دیکھا اوس نے کب جانبِ قمر دیکھا اپنے پیہ آہ کا اثر دیکھا غرقِ تنویر بامِ ودر دیکھا جس کو دیکھا تو بے خبر دیکھا</p>	<p>وہم میں حل ہو گئی میری شکل لیگے خلد میں سب مجھے حضرت اے نسیمِ سحر تو ہی کہہ دے جس نے دیکھا جمالِ حضرت کا جلوہ دیکھا نبی کا رویا میں سہمنے نورِ خدا کے روضہ کا عشق میں اوس حبیبِ خالق کے</p>
<p>کوئی پایا نہ آپ سا ابرار دونوں عالم میں غور کر دیکھا</p>	
<p>چمکے اخترِ اوج پر اپنے نصیب کا شرودہ سنا ہے جب سے فانیِ قریب کا میرے قلم نے کام کیا ہر جریب کا ہو گا گمانِ قلم پہ مرے عنذِ لب کا محتاجِ عمر کب نہ کبھی ہوں طبیب کا صحت ہو نام لے جو ہمارے طبیب کا</p>	<p>لکھتا ہوں آج وصفِ خدا کے حبیب کا بے شغلِ نعت شاہِ امیر و غریب کا ناپا ہے کشتِ زارِ صفاتِ شہِ اُمم نغمہ کیا جو اوس گلِ قدرت کے صف میں بلجائے خاکِ شرب و بطی اگر مجھے منظور ہو شفا تو پڑھو روز و شب دُرود</p>

ہمیں رب کا کھوت بخدو فہمیں شعلِ فاعلاّت متفاہمیں فاعلاّت

<p>ہے کون دستگیر بھلا مجھ غریب کا ختم ہے سر نیاز امیر و غریب کا محشر میں تجھ کو دیجئے ہم مدہ نقیب کا کہد و نگاہوں مدح خدا کے حبیب کا</p>	<p>محشر میں یا رسول خدا آپ کے سوا مثل ہلال چرخ ترے آستان پر یہہ آرزوئی دل ہے میری یا شبہ اعم پوچھینگے قبر میں جو نکیرین کون ہے</p>
<p>اپرا ر چل مدینہ کو ہندوستان سے ہرگز نہ کر خیال بید و قریب کا</p>	
<p>میں مستحق ہوں قصر ریاض نعیم کا پر مرتبہ بلند ہے درِ یتیم کا نسخہ ہے یہ نجات عذاب الیم کا دفتر جلا دیا ہے گناہ عظیم کا یہہ خامہ بڑھتی بڑھتی عصا ہو کلیم کا حیطہ کھینچا ہوا ہے محمد کی میم کا ہے عکس یہ حبیب خدا کے گلیم کا رتبہ بلند ہو گیا عرش عظیم کا پایا پتا عدم میں عدیل و سپیم کا</p>	<p>مداح ہوں جناب رسول کریم کا سب انبیاء تو بحر رسالت کے ہیں گہر کا دیوان لکھ چکا تو صدا آئی غیب سے برقِ کرم نے ابر رسالت کے عاصیو بالیدگی جو نعت سے پائی تو کیا عجب کیونکر نہ اس میں ہو یہ امت کہ اس پائیں وہ ابر رحمت آج نہ آیا نہیں ہوا رکھا قدم جو سرورِ عالی جناب نے ہمسر تو آپ کا نہیں دار وجود میں</p>

در بحر سفیان مشن از بحر خوف مخزون بسبح رسول فاعلمت تفاعیل فاعلان

کھلتا نہیں ہے ذہن صفاتِ جناب میں ہے باطن بھی بند عقیل و فہیم

اعمال گوڑے ہیں مگر روزِ حشر میں
ابرار آسرا ہے رسولِ کریم کا

کوئین کا سرِ حمار ہے سلطانِ ہمارا
نعتِ شہِ کوئین میں ہر شعر لکھا ہے
پھر گیسوئے حضرت کی اسیر کی ہو ہے
حضرت کی شفاعت ہے رہائی کا ذریعہ
خورشیدِ رسالت کی جدائی میں ہمیشہ
کیونکر نہ بھلا دل میں ہو حضرت کی محبت
پہونچا دے درستیہ لولاک لہا تک
حورون سے یہہ رضوان کہا دیکھئے نکو
وصفِ رخِ حضرت سے بنا شمع کی صورت
اوصافِ پیہر میں یہہ دیوان لکھا ہے
سو جان سے نقدِ دل و جان ہمارا
دیوانوں کا سرتاج ہے دیوان ہمارا
پھر ظالِ نہایت ہے پریشان ہمارا
چھٹنے کا نہیں کوئی بھی سامان ہمارا
بے مثلِ سحر چاکِ گریبان ہمارا
حبِ شہِ کوئین ہے ایمان ہمارا
اچھرخ یہہ کہنا تو بھلا مان ہمارا
تدلیجِ نبی آج ہے مہمان ہمارا
خامہ سے منور ہے شبستان ہمارا
تاشدِ رہا نطق پر احسان ہمارا

ابرار ہیں خوفِ قیامت کا نہیں ہے
مختارِ دو عالم ہے نگہبان ہمارا

درجہِ حسنِ ارب مکون تصورِ شعورِ شفاعتِ غافلِ غافلِ غافل

دیکھ کر دل میں غم ہونے لگتا ہے۔ نا اعلانِ فیضانِ حق پر غصہ ہوتا ہے۔ نا اعلانِ فیضانِ حق پر غصہ ہوتا ہے۔ نا اعلانِ فیضانِ حق پر غصہ ہوتا ہے۔

<p>گر نہ نطف و کرم سرورِ فیضان ہوتا جلوۂ عارضِ حضرت جو نمایان ہوتا وصف کچھ پہرہ حضرت کا جو میں تبا سُج روشن کا جو وحشت میں خیال آجاتا یا دِل لبِ حضرت میں جو گرتے آنسو کچھ تو ہوتی دِل بیتاب کی حضرت کو خبر بے نقاب آپ کا ہوتا رخ روشن جب دم دفن کا اذن جو شیریں میں وہ سرور دیتے وصف لبِ اقدس کا جو کرتا تحریر دیکھتا نقشِ کف پا جو زمین پر اولنگا</p>	<p>کون محشر میں میرے حال کا پرسان ہوتا رات دن دیدۂ آفاق میں کیساں ہوتا یہہ مرا کُنچِ دہن صحنِ گلستان ہوتا مطلعِ مہر مرا چاکِ گریبان ہوتا کوئی یا قوت کوئی لعل بدخشان ہوتا آہ کے ساتھ اگر نالہ و افغان ہوتا آئینہ وار ہر ایک دیکھ کے حیران ہوتا مجھ گدا پر سیکر سلطان کا احسان ہوتا ریشہ خامہ کا رگ لعل بدخشان ہوتا تو فلک پر میرے تابان ابھی تیرا ہوتا</p>
<p>نعت لکھتا ہوں مگر ہے یہ تنہا ابرار رشتہ روح سے شیرازہ دیوان ہوتا</p>	
<p>جس کو عشقِ احمد مختار حاصل ہو گیا ہو گیا مقبول درگاہِ خدا وہ بالیقین ہجر حضرت میں ہے زورِ ناتوانی اس قدر</p>	<p>نقص سب جاتا رہا ایمان کا ہو گیا جس کا دل عشقِ رسولِ حق پہ پائل ہو گیا مجھ کو چلنا اک قدم کا لاکھ منزل ہو گیا</p>

گیسوتے مشکین پیغمبر کا جب آیا خیال	کاٹنا وقت کی شب کا مجھ کو مشکل ہو گیا
اوس کے زخموں کے لبوں کیونچہ درد	تیغ ابروی محسوس کا جو گھایاں ہو گیا
شوق دیدار مدینہ بڑھ گیا ہے اس قدر	ہنس دین دم بھر کا رہنا مجھ کو مشکل ہو گیا
ہو گیا آرام دم بھر میں مرض جاتا رہا	شریت دیدار پیغمبر جو حاصل ہو گیا
مہر کو چرخ برین پر تھا جو دعوائی فروغ	تیرے رخ کے سامنے آیا تو باطل ہو گیا
ماہ نو نے آستانِ پاک کو سجدہ کیا	یہہ بڑھا پھر اوس کا رتبہ ماہ کامل ہو گیا
ہجر میں آیا جو مجھ کو روئے حشر کا خیال	دماغ میرے دل کا رشک ماہ کامل ہو گیا

حق تعالیٰ نے میری اپرا ر سب بخشی گناہ
نفت کہتے کہتے میں بخشش کے قابل ہو گیا

روایت الباری موصح

تیری لے طالع بیدار رسائی کیا خوب	خواب میں صورت حضرت نظر آئی کیا خوب
جلوہ رخسار منور کا جو دیکھا تو کہا	اونچی تصویر مصو نے بنائی کیا خوب
چاندنی چرخ برین پر شب معراج نہیں	چادر نورِ فلک پر پہنچائی کیا خوب
محو نظارہ حضرت ہیں حسینانِ جہان	شکل اللہ نے واللہ بنائی کیا خوب
ابروی شہ کاسہ نو نے جو دیکھا جلوہ	گردن اوس نے پی تسلیم مجھ کا کیا خوب

در کبر محل چون مذہب نا علات علات علات علات

<p>ای شہ کو ان مکان سرور عالی نبی مغفتر اپنے گناہوں کی بہت کھتی وصف خالق نے کیا سوزہ طہین رقم ابو ایدل تجھے دیدار ہے ہر دم حاصل لا مکان میں شب معراج طلب فرمایا</p>	<p>ملگتی ہے درود الہی گدائی کیا خوب نعت اقدس سے ہوئی عقدہ کشائی کیا خوب آپ کی شان میں بسین ہے آئی کیا خوب شکل حضرت کی بقعورین جمائی کیا خوب حق نے توحید کی بڑھائی کیا خوب</p>
<p>چمن آرائی توصیف نبی میں ابرار بلبل خاصہ کی یہ نغمہ سرائی کیا خوب</p>	
<p>رخسار پاک دیکھ کے شہر آفتاب دیکھے جو نقش پائے مبارک تو شرم سے بزم جناب میں نہ ملی خاک بھی شرف دیکھے اگر کہیں رخِ حضرت کی روشنی آئینہ جمال سنو جو دیکھ لے کب سرخرو ہو تیر قدرت کے سامنے دیکھے نہ مہر سے جو وہ ماہِ کرم ادھر جوش جنون بڑھے یہ رخِ پاک دیکھ کر</p>	<p>نورِ خدا کے سامنے کیا آئے آفتاب دامانِ آسمان میں چھپ جائے آفتاب بن بن کے لاکھ طرح اگر لے آفتاب ہو کر خیل زمین میں سما جائے آفتاب حیران ہو یہ کہ چرخ پہ گھبرائے آفتاب عازہ شفق کا لکڑاگر آئے آفتاب وزہ کی طرح خاک میں بجا لے آفتاب جامہ سے باہر اپنے نکل جائے آفتاب</p>

در بحر مضارح شمس از ب مکفوف مخدوف بنشوال یا علالت مقاصیل فاعلی

<p>دل ہے میرا نثارِ مریخِ پاک مصطفیٰ دزدہ ہوں خاکِ سرورِ گردِ وں جناب کا</p>	<p>چڑیا نہیں کہ میں بھی ہوں شہِ ای آفتاب رکھتا نہیں ہوں میں کبھی پروازِ آفتاب</p>
<p>اپرا ر ضبط نالہ سوزان کو کیجئے ڈر ہے یہی مجھے کہ نہ جل جائے آفتاب</p>	
<p>تپِ فراقِ نبی میں نہ پی و دوائے طبیب مرض ہے عشقِ نبی کا کبھی بجائے گا لبون پر دم مرے آیا ہے عشقِ حضرتین فراقِ مصطفوی میں علاج کیجئے کیا درِ رسول پہ آیا شفا ہوئی حاصل ہوا ہوں عشقِ پیغمبر میں اس قدر لاغر رسولِ حق کی اگر چشمِ زرگی دیکھے تمھارے در سے جو بلجائے خاک کی چٹکی وہ ضبطِ عشقِ پیغمبر کیا نہیں ممکن شفا ہو عشقِ نبی میں جو دیکھ کر نسخہ</p>	<p>کسی بشر سے نہ کی التجا برائے طبیب لگی ہوئی کو میرے کس طرح ٹیجاؤ طبیب مرے علاج سے اب کیون نہ ہاؤ تھا طبیب اثر تو خاک بھی کرتی نہیں دوائے طبیب الہی اب نہ دکھانا مجھے جفاۓ طبیب کہ مجھ کو دیکھ کے کہتا ہے ہائے طبیب تو اپنے آپ کو بیمار بھی بنائے طبیب شفا ہوا ایسی کہ کھاؤں پھر دوائے طبیب کہ نامِ میرے مرض کا کبھی بتائے طبیب ذرا سا شربتِ دیدار بھی بڑھائے طبیب</p>
<p>نہ پونچھ عشقِ محمد کا ماحرا اپرا ر</p>	<p>وہ حال ہے کہ ابھی اشکِ تر بہا طبیب</p>

درِ حضرتِ منور ہوں بخونِ مقطوع - مفا علیٰ فکائنات مفا علیٰ فکائنات

گلشنِ شیریں میں جو ایک راتے عندلیپ میں گلِ رخسار پیغمبر کی گر کہدوں صفت اک نظر بھر کر جو صحرائے مدینہ دیکھ لے عشق پیغمبر میں گلِ کھائیں ہیں میں اسقدر ہوں وہ بلبلِ نغمہ سنجِ نعتِ سلطانِ نبی وصفا دس آہوی چشمِ پاک کا سن لے اگر اوس گلِ باغِ رسالت کے کمالِ عشق میں وہ گلِ قدرتِ شبِ وقت جو آئینِ نظر اوس گلِ باغِ نبوت کا مجھ کو کیوں غم نہ ہو کیون حریمِ پاک حضرت ہونہ رشکِ بستان	سیر گلزارِ جنان کی بھو بجائے عندلیپ باغ میں وصلِ علی کا غلِ مچائے عندلیپ شاخِ طوبیٰ کی طرف اوڑھ کر بجائے عندلیپ سانسے میرے بھلائے کیا دکھاؤ عندلیپ کیون نہ شیریں میں رہوں گلشنِ ہی جا عندلیپ چھوڑ کر گلزارِ جنگل کو بسائے عندلیپ خامہ کے مانند اپنا سگائے عندلیپ نوحہ ماتمِ بنیگے نغمہائے عندلیپ دلِ غمِ دلِ روزِ ازل سے جو برائے عندلیپ نغمہ زن ہے عاثرِ قدسی بجائے عندلیپ
--	--

طالعہ: درجہ اول شمس مجذوف۔ فالِ طالع: فالِ طالع: فالِ طالع: فالِ طالع:۔

درجہ حقیقت: درجہ اول شمس مجذوف۔ فالِ طالع: فالِ طالع: فالِ طالع: فالِ طالع:۔

آبِ رنگِ گل ہے ایسا پر ارشع و عزمینِ تر ہے صریحِ کلک بھی رشکِ صدا عندلیپ	بے یہی سیرامہ عایار ب اب سنبھالے نہیں سنبھلتا ہے میں تڑپتا ہوں جنکی فرقت میں
روضہ مصطفیٰ دکھایا رب دلِ وحشت زدہ میرا یا رب شکلِ او کی مجھے دکھایا رب	

در کتب معتبره مشتمل بر مجموعان مقطوع - مفاد علی - فرائض - مفاد علی - فرائض

<p>میری بھی دیکھئے داؤد آج اسے میری مولیٰ ہمارے سینہ پہ اک سانپ لوٹ جاتا ہے سو اسے نعتِ جنابِ رسولِ اکرم کے کمالِ سہم کے مرغِ چرخ سے بھانگا بجز در شیعہ کوئی مکان کے دنیا میں</p>	<p>غلام آیا ہے یہہ داؤد خواہ کی صورت جو یاد آتی ہے زلفِ سیاہ کی صورت کوئی نہیں میری غفوکناہ کی صورت جب اوس نے دیکھی میرے تیرا کہی صورت کہیں نہیں نظر آئی پناہ کی صورت</p>
<p>یہہ اپنے بخت سے ابرار کا تقاضا ہے دکھا جنابِ رسالت پناہ کی صورت</p>	
<p>نہم دیکھتے ہیں اوس شیعہ ابرار کی صورت یا دچمن آدھے رسالت میں شبِ روز لے با دصبا اوس گلِ معناسی میرِ حال بیٹھونگا جو میں خاکِ درِ مصطفویٰ پر مشتاق ہوں اے طالعِ بیدار دکھا دے کہا سیر چین کیجئے ہجرِ نبوی میں وہ حالِ دلِ زار ہے اسی رشکِ میجا اوس نرگس بیمار کا ہے جب سو تشق</p>	<p>گلزارِ جہان میں گلِ نجبہ کی صورت آنکھوں میں نظر آتے ہیں گلِ خار کی صورت کہہ دیکھو ممکن ہو جو اظہار کی صورت اوٹھوں گانہ پھر سایہ دیوار کی صورت اوس ہر کرمِ مطلعِ انوار کی صورت سینہ میرا داغوں سے ہے گلزار کی صورت پہچانی نہیں جاتی ہے بیمار کی صورت بستر پہ پڑا رہتا ہوں بیمار کی صورت</p>

دیگر سب کچھ نہیں کہتے صرف یہ کہتے ہیں۔ مضمون: غافلِ بے فاعلِ شاعر

ابروئے بنی پر ہے یہ دل شفیقہ جب سے	آتی ہے نظر خواب میں تلوار کی صورت
اب چہرہ میں نہیں ضبط کی قہر	یارب نکل آئے کوئی دیدار کی صورت

کہتے ہیں کہ ہے تیرا ابرار کا شید

جو دیکھتے ہیں آپ کے ابرار کی صورت

نرگس چشم پیچھے کے میں بیمار بہت	اور اوس زلف مسلسل کے گرتا بہت
باغ عالم میں اوس پھول یہ ہم پھولتے ہیں	جس گل تر کے ہیں دنیا میں خریدار بہت
یا رسول مدنی اپنا دکھا دو جلوہ	رخ گلہام کے ہیں طالب دیدار بہت
نہ بھولی حیف مدینہ کی زیارت حاصل	دل رہا شیرت و بطحا کا طلبگار بہت
دلربائی میں کوئی آپ کا ہر نہ ہوا	خبر و سیکڑوں میں خلق میں دلدار بہت
زیب تن کیجئے اللہ شفاعت کی عبا	استانے پہ یہ بیٹھیں گنہگار بہت
یا حضرت میں فغان لب پہ ہر دل پہ صدمہ	عاشقوں کے لئے دنیا میں ہیں آزار بہت
اُمّی آپ کا دوزخ میں نہیں جاتے گا	گرم محشر میں شفاعت کا ہے بازار بہت
یا رسول مدنی جلد بلا لو محب کو	جی تو اب ہند میں رہنوسے ہر نیاز بہت
روضہ پاک کی اب کرو زیارت چل کر	روح کی رہتی ہے مجھ سے ہی تکرار بہت

کیون نہیں کرتے ہو تم غم مدینہ کیا ہے	اتو گھبرائے ہیں ہم ہند میں اپنا راز بہت
--------------------------------------	---

دیگر مثل مشن بخون قطع فاعلان عیالان عیالان عیالان

دیگر اس شمس بخون بقطوع - فاعلان صلاوات غلظت فعلن -

دیگر اس شمس بخون بقطوع - فاعلان صلاوات غلظت فعلن -

دیکھ لو آگے مدینہ میں فضا نے جنت حوڑ غلمان کو خوش آتی ہے شنائے جنت غسل کر لیتی ہے کوثر میں ہوائے جنت سر پر اپنے مجھ غوش ہو کے بٹھائے جنت خارسی بھی مجھے بدتر نظر آئے جنت اپنے دعویٰ سے ابھی مل تھا اٹھائے جنت لَمِنَ الْفَخْرِ کاف تارہ بجائے جنت حشر میں ہوگی ہر اک سمت اٹھے جنت چشم مباح میں کیا خاک سمائے جنت چرخ سے آتی ہے ہر دم یہ بندے جنت	سسی لے زاہد و ناقص ہے برائی جنت واعظہ دھت مدینہ کا سنا و منجب کو جب کبھی آتی ہے گلزار مدینہ کی طرف دُرّۃ التاج رسالت کا ثنا خوان پہنچن سیرِ بستانِ مدینہ کے لئے جب آئے وصف گلزار مدینہ کا اگر میں کہہ دوں اوسکو ہم کو چہ حضرت سے اگر دینِ شبیہ میں ہوں مشتاق زیارت کی کہاں میں جلوہ گر آنکھوں میں ہو گلشنِ شرب کی بہار عرض کرو میری تسلیم کوئی بطحا سے
---	---

نرگس چشمِ پیسہ کا ہوں بیمار
گھر میرے واسطی آنکھوں میں بنائے جنت

نفت حضرت کی لکھوں تاکہ ہوا ایمان دست کوئی جنت میں نہیں جانیکا سامان دست نہ رہیگا میرا دامن نہ گریبان دست	ہوں دم نزع آہی میری اوسان دست یا رسولِ مدنی آپ کی اُلفت کے سوا جوشنِ ہجر نبی میں اگر آئے دشت
--	--

چشمِ ذنبا رسے یا دُرِخِ انور میں ندام	ابو سُرخِی سے یہ ہم کرتے ہیں قرآنِ درست
شکلیں ہونگی سب آسان طفیلِ حضرت	اپنی نیت جو کوئی رکھتا ان دست
خیر و ایمان ہے محبتِ توشہ والا کی	وہ جن میں سب سے کہ رکھتا ہے جو ایمان دست
پائین گئے حشر میں حضرت کی شفاعتِ نجات	اشتقا و اپنا جو رکھتے ہیں مسلمان دست
بھیر مدا تو انکی جب خلد میں آتی دیکھی	دو کریموں کے رضوان نے کئے خوان دست
ساتھ لیجاٹینگے جنت میں تمام امت کو	بالیقین مخبرِ صادق کا ہے پیمان دست
چاہئے یہ نہ رہے نقشِ دلِ بہرِ مومن	بعد قرآن کے ہے آپ کا فرمان دست

فیضِ نعتِ نبوی سے یہیہ ابرار اُمید

فضلِ حق چاہئے ہو جائیگا دیوانِ دست

ایمان کی تکمیل ہے اقرارِ رسالت	اور کفر کا اقرار ہے انکارِ رسالت
مومن ہے وہ دلِ مخزنِ توحید ہو جس کا	سینہ بھی ہے گنجینہٴ اقرارِ رسالت
اب وقتِ ظہورِ شہِ لولاک کا آیا	ق پیدا ہوئے دنیا میں سزاوارِ رسالت
ہے حکمِ قضا کفر کو اب جلد گھٹا دو	دیکھو وہ اوٹھا ابرگُمر بارِ رسالت
کیا و بد یہ بالا ہے رسولِ مدنی کا	بُت بول اوٹھے اپنے اقرارِ رسالت
کی نہیں ہر ہایت کی روانِ باغِ جہنم	سب نے کیا آپ نے گلزارِ رسالت

در کج رجحانِ شر از خرب کفونِ مخدوم سَعْوَل سَعْفَیْل سَعْفَیْل سَعْفَیْل سَعْفَیْل

<p>محکوم ہوا حکم رسالت کا زمانہ دین نبوی کس لئے محفوظ نہ رہتا ایمان کا سودا ہے خریدار ہے عالم جو دشمن دین تھے وہ مسلمان ہو کر</p>	<p>خالق نے کیا آپ کو سردار رسالت اللہ تھا ہر وقت مددگار رسالت ہے حد سے فزون گرمی بازار رسالت سو جان سے کیا کفر نے اقرار رسالت</p>
<p>اہل ارباب دیا کس کو یہ اللہ نے رتبہ تھے احمد مختار ہی تخت رسالت</p>	
<p>ردیف الشار مثلاً</p>	
<p>بزم میلاد میں ذکرِ رخِ خوبان ہے عبث عاشقِ زلفِ لبِ لعلِ نبی کے آگے صحرا جنت سے ہے صحرائے مدینہ خوش تر کیا فروغِ رخِ حضرت نہیں دیکھا تو نے وصفِ گلزارِ مدینہ کا سنا دو محب کو دیکھ لے آگے مدینہ میں بہارِ فردوس گنجِ مقصود جو چاہے تو لکھے لغتِ بتی جو ہر انسان کا ہے صفِ لب و دندانِ نبی</p>	<p>وصفِ حضرت ہو جہانِ وصفِ حسیناں عبث صفتِ بگلِ گلشنِ بیل و ریمان ہے عبث نیکو ایدل ہوں سیرِ گلستان ہے عبث یہ ہی جلوہ گرمی لئے سرِ رخشان ہے عبث واعظوتِ تذکرہ رومنہ رضوان ہے عبث زادِ اقلہ کا و نرات تو جو یان ہے عبث دولت و زر کے لئے کوششِ انسان ہے عبث ذکرِ گوشتِ صفِ لب و دندانِ نبی ہے عبث</p>

در بحرِ شمسِ نبویں شطوع - فَاَعْلَانِ فَعْلَانِ فَعْلَانِ فَعْلَانِ

دل سودا زودہ رکھتا ہے کہیں کام سے بحث کہ نہیں ننگ کی پروا نہ مجھ پر نام سے بحث نہ تمنا مجھے خلعت کی نہ انعام سے بحث نہ بسے دانہ سے مطلب نہ اسے دامن سے بحث نہ عرض خاص سے کچھ نہ ہیں عام سے بحث نہ مجھے نامہ کی حاجت نہ پیغام سے بحث نہ کسی در کی ہوس ہے نہ مجھے نام سے بحث نہ سر و کار ہے پختہ سے نہ ہر خام سے بحث خواہش طوف نہیں ہے نہ کچھ احرام سے بحث وحشیوں سے نہیں میل ہے نہ دوام سے بحث	عشق حضرت میں نہیں مجھے آرام سے بحث ایسا وارستہ کیا الفت نہ فوج کو نفت لکھتا ہوں بامید قبول درگاہ نفس یاد پیرین رہا طائرِ دل جز ہمیشہ کے کسی کی نہیں پروا مجھ کو آپ ہی جاؤ نگاہیں سوتے دیا محبوب اے فلک روضۂ اقدس پہ پڑا رہو دے شوق سیبِ قرین مصطفوی ہے مجھ کو منزلِ کعبہ مقصود بنا دل سیرا سب درگاہِ نبی کہتے ہیں مجھ کو انسان
--	---

نظر لطفِ نبی کا ہوں طلبگار اسرار

نہ طلب گوئے کی مجھ کو نہ سیہ فام سے بحث

رولیف الجیم

جہان میں محفل سیلا دے مصطفیٰ ہے آج مے مکان میں ذکرِ شہِ ہدا ہے آج	زمین ہبیطِ انوار کبریا ہے آج خدا کے نور سے معمور گھر ہوا ہے آج
--	---

در بحرِ شمس بخونِ مخدوف - فاعلانِ قیلاں و قیلاں و قیلاں

در بحرِ شمس بخونِ مقلوع - فاعلانِ قیلاں و قیلاں و قیلاں

ہر ایک غنچہ گلستان میں کھل گیا ہے آج	نسیم تیر بڑ بٹھا چمن میں آئی ہے
درود سید والا پڑھ رہا ہے آج	فلک سے بزم مقدس میں ہر ملک اگر
کہ ذرہ غیرت خورشید بنگیا ہے آج	زمین پہ ذکر ہے یہ کس کی مہ تجلی کا
نشان کفر کا آفاق سے مٹا ہوا آج	خبر ولادت سلطان دین کی پہونچی ہے
ظہور رحمتِ خلاق کبریا ہے آج	اوٹھا تو ہاتھ دعا کے لئے شب میلاد
کہ آسمان بصد عجز جبہ ساس ہے آج	زمین بزم نبی کو ملی ہے وہ رفعت
مراسم پر روح الامین بنا ہے آج	لکھے ہیں نعت پیغمبر میں قدس کے مضمون
وہ دیکھ لو درخشاں برین کھلا ہے آج	موجے ہیں بند جہنم کے سارے دروازے

دعا سے مغفرت اس وقت کیجئے ابرار

ہے بزم ختم دم عرض مدعا ہے آج

سوئی نے نہ دیکھا جو دکھ یا شبِ معراج	اللہ نے حضرت کو بلایا شبِ معراج
فرش آنکھ کے پردوں کا بچھایا شبِ معراج	جب آپ سوتے عرش چلے حور و ملک نے
صوفی فلک رقص میں آیا شبِ معراج	حال آپ کے مقدم کا جو زہرہ نے سنایا
وہ آنکھ کے پردے میں سما یا شبِ معراج	کوئین سے جسکی ہے کہیں شان زیادہ
اک نکتہ میں ہر علم پڑھایا شبِ معراج	اللہ رے قدرت کہ رسولِ مدنی کو

درجہ تراز مشن ازرب کفوف نمودن سخاوتی زلفا عین نور

<p>ہے لطف و کرم آپ کا ہمپر کہ سقر سے اک جملوہ یکتا شدہ دین کو نظر آیا تھا پائے مبارک کا شرف عرشین نے حضرت کی کف پاک ہے وہ رتبہ عالی نظارہ محبوب کا وہ شوق بڑھا تھا</p>	<p>اس اُمت عاصی کو چھوڑا شب معراج جب پردہ وحدت کو اٹھایا شب معراج کب پایا یہ پایا تھا جو پایا شب معراج جبریل نے آنکھوں سے لگایا شب معراج خود پردہ کے باہر نکل آیا شب معراج</p>
<p>اپرا رہیہ کہتے تھے فرشتے کہ ہوتا شہ ہر روز یوہین بار خدا یا شب معراج</p>	
<p>میں ہوں یا شاہ رُسل آپ کے در کا محتاج باغبان تو ہی بتا دے چمن عالم میں لب و دندان پیر کی صفت لکھتا ہوں دشت شرب ہی خوش آتا ہے مجھ و حش میں آتش عشق پیسے نے جلایا دل کو اے صبا تو ہی سنا دے کوئی پیغام مجھے نعت پاک نبوی مجھ کو ہے لکھنا منظور اے خیال بُرخ پر نور پیسے مرد سے</p>	<p>طالب دولت و حشمت ہوں نہ ترکا محتاج وہ کہان ہے کہ میں ہوں جس گل کا محتاج عمر بھر ہونگا نہ میں لعل و گہر کا محتاج نہ کچھ آبادی کی پروا ہے نہ گھر کا محتاج سوز باطن ہے میرا دیدہ تر کا محتاج میں ہوں گلزارِ مدینہ کی خبر کا محتاج بہرِ خامہ ہوں میں جبریل کے پر کا محتاج شبِ فرقت میں ہوں مدت سے بحر کا محتاج</p>

دبیرِ رسل شمس بخونِ جگر صفتِ فنا آتشِ خیالِ آتشِ فطانت

یا نبی سب ذوق مجھ کو دکھا دو رشتہ	یہ میرا تکل تمنا ہے شہ کا محتاج
آستان نبوی سے نہ اوٹھوں محشر تک	یا الہی نہ کہی ہوں کسی در کا محتاج
جس نے دیکھا ہے رخ پاک پیہرا پرار	بجدا وہ نہیں پھر شمش و قمر کا محتاج
در سخن کا ہنسنے کیا ہے علاج آج	نعت شریف سے جو صیح المزاج آج
سلطان کی طرح سے ہے عالی مزاج آج	سر سخن نے نعت کا پہنا ہر تاج آج
ہر شخص کی زبان پہ ہے وصف شہ من	نعت رسول پاک کا ہے وہ رواج آج
وصف ہی میں خامہ نے پائی ہے وہ صفا	وہ غیرت بلور ہے اور رشک علاج آج
نعت نبی سے کیوں نہ جہان میں فروغ ہو	روشن کیا ہے خانہ دین میں سراج آج
وہ اختیار احمد مختار کو ملا	جس بنو اکو چاہیں تو دین تخت تاج آج
لکھتا ہوں پاؤ شاہِ حدوت و قدم کی نعت	آئیگا مجھ کو ملک بقا سے خراج آج
میں چون گدائے حضرت سلطان میں پناہ	دولت کی خاکسار کو کیا احتیاج آج
ہر دم خیال وصف رسالت مآب ہے	میرے نفس کو نعت سے ہو امتزاج آج
تحریر نعت پاک سے یہ مرتبہ ہوا	جبریل پوچھتے ہیں قلم کا مزاج آج
اپرا مجھ کو ہر نبی کا ہے عارضہ	بیفائدہ طبیبوسے میرا علاج آج

در بعضا شمس از بزم مذہب مسیح
مفعول فاعلات سفائل فاعلان

<p>جب کا کل ٹشکین پیہر کا کھلا پیچ سویا سوئے قبلہ تو زیارت ہوئی حاصل مداح پہ دعوائے شہم تجھ کو عبث تھا مردم زیارت ہونہ کھلتا ہند کچھ راز آجاتی ہے رخ پر دم نظارہ حضرت پہونچا نہ کسی روز بھی گوشِ نبوی تک اتک نہ ہوئی تجھ کو مدینہ کی زیارت بسل سارٹپتا ہوں جو یاد آتے ہیں حضرت اپنی یہ تمنا ہے کہ جاؤں سچے شرب وہ خواب میں آئے نہ دکھائی مجھے صوت</p>	<p>تقدیر میں اپنے کوئی باقی نہ رہا پیچ لو ناخن تدبیر سے قسمت کا کھلا پیچ اسے چرخِ ستم ترا کوئی نہ چلا پیچ جس دن سے فراقِ نبوی کلبے بندھا پیچ بی تاب سے کرتی ہے نیا زلفِ دو تا پیچ نالہ نے میرے حیرت میں یہ مجھ سے کیا پیچ تقدیر کا کوئی بھی تو سلجھانہ سکا پیچ سچ ہے کہ محبت میں اوٹھتے ہیں بد پیچ کیون کرتی ہے عشاق سے تاثیر دعا پیچ علوم نہیں جانے کیونکر یہ پڑا پیچ</p>
<p>جواں کا گرفت رہے آزاد ہو اسرار ہے زلفِ پیہر کا ہر اک عقدہ کشا پیچ</p>	
<p>روایت الحاصلی</p>	
<p>درو پڑھنے کو لیتے ہیں جبکہ ہم تسبیح ہمیشہ پڑھتے ہیں نامِ جناب اقدس کی</p>	<p>دعائیں سیکڑوں دیتی ہیں دم بدم تسبیح ہر ایک اہل عرب سرور عجم تسبیح</p>

در بحر راج مشن الخرب مکتوف مخزون مفتول متغافل متغافل متغافل

طی

یہ کہیں ان کو نہیں آتی کہیں تو جیسے چھپ چھپ کر مٹی پر تیرتے ہیں

گھر کی طرح جگر میں ہے پڑ گیا سورخ بنے ہیں دانہ تسبیح اشک کے قطرے رسول پاک پہ بھیج سدا صلوة و سلام اوٹھو درود پڑھو نیک کام میں سنتے درود پڑھتے ہیں دُرِ یتیم قدرت پر میں تجکو دیکھ کے آمادہ صلوة ہوا ہمارے تو سن غفلت کا تازیانہ ہے درود بھیجتے ہیں روح پاک حضرت پر	رسول پاک کا رکھتے ہیں دل میں غم تسبیح درود پڑھنے کو لی جب بچشمِ نرم تسبیح چھٹے نہ ہاتھ سے زہار دمدم تسبیح یہ تجکو یاد دلاتی ہے دمدم تسبیح ہنیں ہے سلکِ گھر سے ہماری کلم تسبیح ہوا کمال یہ تجھ پر ترا کرم تسبیح درود پڑھتے ہیں جب دیکھتے ہیں ہم تسبیح مدام پڑھتے ہیں جن و بشر ہم تسبیح
---	--

درود پڑھنے کا جب لطف اوٹھ گیا اور ابرا
بنائیں خاک در پاک لاکے ہم تسبیح

ہے تجکو عشق سید ابرار بی طرح لوتن گان دید چلو روزِ شہر ہے رکتا نہیں ہے خامہ مرانعت پاک میں دل دیکھا ہوں میں تو خدا کے حبیب کو سینہ میں کوند جاتی ہے بجلی سی یا جناب	گھٹا ہے جوش غم سے تن زار بی طرح بٹا ہے آج شربت دیدار بی طرح ہے جوش وصف احمد مختار بی طرح سودا چکا تو آئے خریدار بے طرح یاد آتی ہے جو تیرنی رفتار بی طرح
---	---

درود بھجئے ہیں روح پاک حضرت پر

گرایاں ہے میرا دیدہ خونبار بیطرح	آیا خیال چشم ہمیشہ جو بھرمین
یہ مرغ دل ہے اوس میں گرفتار بیطرح	دلف جناب پاک ہے یا کوئی دام ہے
چھو لایچھلا ہے نعت کا گلزار بیطرح	اب خار چشم زخم سے یارب اسے بچا
دل میں کھٹک رہا ہے ہی خار بیطرح	اوس رشک گل کے روضہ اقدس سے ہوجدا
اعجاز کر رہی ہے وہ رفتار بیطرح	ٹھوکر سے اپنے سیکڑوں مردے جلا دئے

طبعیہ

شیرت کی سرزمین میں پہنچائے حق نہیں	شوقِ مدینہ تکو ہے اسرار بیطرح
------------------------------------	-------------------------------

روایف الحشاء

دہلیز مصطفیٰ نہ کیوں سر جھکائے چرخ	اس آستان کو قبلہ و کعبہ بنائے چرخ
وہ دبدبہ ہے سرورِ اُتمی کے عدل کا	مثلِ قلم قلم ہو اگر سہ اوٹھائے چرخ
ہجرتِ نبیٰ میں اذن جو دون اپنی آہ کو	مثلِ جنابِ دم میں مٹا دوں بنائے چرخ
بیوجہ سرنگون نہیں رہتا ہے آسمان	سجدہ جناب پاک کا ہے مدعائے چرخ
قدراتِ آستان میں ہے یہ نورِ کافور غ	اختر بھلا ہمیں کوئی ایسا دکھائے چرخ
جس نے بہارِ روضہ پر نور دیکھ لی	اوسکی نظر میں خاک سمائے فضائے چرخ
دیکھے جو آستانِ معلیٰ کے اوج کو	سنہ دامنِ سیاح میں اپنا چھپائے چرخ

دیکھ صفحہ شمس ازرب کفوف مخدوف شعول تا علات شعلات فاعل فاعل

کاسہ ہمارے سر کا پھر لگا بجائے چرخ	گردش وہ اپنی بخت کی بجز بنی مین ہے
بخشا خدا نے خلعتِ رفعت برائے چرخ	پا بوس یہ ہو شب معراج آپکا
صل علی کا نغمہ بنی ہے صدائے چرخ	وزرات بھیجتا ہے درو و آپ پر فلک

گردش اسی کی مانعِ عزمِ مدینہ ہے
اپرا رکون اپنا ہے دشمنِ سوائے چرخ

داعون سے اوس کا سینہ چو لالہ زار سُرخ	بلبل نے وہ بنی کا جو دیکھا عذار سُرخ
بیوجہ پہنہ نہیں ہے گلِ تو بہار سُرخ	بھڑکی ہے آج آتشِ عکسِ رُخِ جناب
پونچا میرے لحد سے فلک تک غبار سُرخ	یاد آگئے جو عارضِ حضتِ پسِ فنا
گلِ شاخ بوستا نہیں اگر ہو ہزار سُرخ	ہو گا نہ سُرخ رو کبھی عارض کے سامنے
دشوار یہ نہیں کہ ہو مشکِ تار سُرخ	عکسِ رُخِ جناب مقدس کے فیض سے
پہنے ہے آج جامہ نسیم بہار سُرخ	باغِ جہان میں گلشنِ شیراز سے آئی ہے
ماند گل ہوتی ہے شبِ انتظار سُرخ	یاد آگیا جو چہرہ گلزنگِ مصطفیٰ
مرجان سے ہو گئی گہرا ابدار سُرخ	دندانِ پاک پر قلوب سے بن لال لال
رہتی ہیں آنکھیں اس لئے لیل و نہار سُرخ	خونبار یادِ عارضِ کُلفِ مے نے کیا
دیکھے جو ایک بار کہیں وہ عذار سُرخ	لالہ تو کیا چمن ہو تارِ رخِ جناب

در کتب معارف مشرق از باب مکتوفہ مقصودہ مقبول فاعلامات متفائل قائلین

ہوں نعت کی طفیل سے ابراہم سرخ رو
اب کیا عجب کہ ہو مرا سنگ مزار سرخ

روایۃ الدال

بشر کیا لکھ سکے شان محمد	خدا ہو جب ثنا خوان محمد
اوسے محشر کے دن اک عید ہوگی	ہوا ہے جو کہ تبارک محمد
تتنا ہے ہی ضوان کی ہر دم	الہی ہوں میں دربان محمد
عنا دل بند کرتے ہیں فرشتے	مدینہ ہے گلستان محمد
پڑا ہے یہ مری تقدیر میں بیچ	نہ دیکھی تزلزل پہچان محمد
تتنا ہے یہ آنکھوں کی الہی	دکھا دے روئی خشان محمد
ہمیں خورشید محشر کا نہیں خوف	اگر ہوں زیر دامن محمد
ملک سے مرتبہ اعلیٰ ہے اونکا	جو ہیں ادنیٰ غلامان محمد
بناسک گہر ہر شعر میرا	کہا جب وصف دندان محمد
نہ دیکھے جلوۂ خورشید زہار	جو دیکھے روئی تابان محمد

مدینہ کو چلو ابراہم عالم
کر و جان اپنی تہ بان محمد

درجہ بزرگ سید حسن مقصود - خاندان شہناز علیہ السلام -

خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد	نہ ہے صلّ علی شانِ محمد
اسیری کا ہو آزاد و نگو بھی شوق	جو دیکھیں زلفِ پیانِ محمد
جو دیکھا رتبہ والا سے حضرت	بنے جبریل دربانِ محمد
کرون گار و قہۃ اقدس پہ جا کر	دل و جان اپنا قربانِ محمد
جہان کیوں نور حق سے ہو نہ روشن	تسہرے رومی تابانِ محمد
لکھیں کیا ہم شبہ عالم کے اوصاف	فزون ہے وصفِ شانِ محمد
نہیں کچھ آفتابِ حشر کا خوف	ہے سہرِ نطل و اماںِ محمد
مقام اونکا دو عالم سے ہے بالا	ہے برتر عرش سے شانِ محمد
خدا سے پاک کارستہ بتایا	زمانہ پر ہے احسانِ محمد
عذابِ آخرت سے ہونگے بیخوف	قیامت میں ثنا خوانِ محمد
ملک جب لغت میں عاجز ہیں ابرار	
بشر کیا ہو ثنا خوانِ محمد	
فلک سے ہے برتر مقامِ محمد	ہے عرشِ بریں سطحِ بامِ محمد
گلستانِ خجّی کا رونقِ فرا ہے	نہالِ تدخوشِ خرامِ محمد
دل و جان کو ہو کیوں نہ مرغوبِ بید	شکری ہے شیرینِ کلامِ محمد

درجہ نجات سب سے مخصوص ہے سنا خلیل سنا خلیل

درجہ تقارب شمس عالم سنا خلیل سنا خلیل

<p>و عا کرتے رہے تھے اُس کے حقین ہم آئے ہیں بہتی میں ملک عدم سے بس ابے لہجہ چینِ فرقت میں اپنا مشامِ دو عالم معطر ہوا ہے تصور کے خامہ سے دنرات مینے کرے سلطنت کی وہ خواہش نہ ہرگز قرشتے بھی ہرگز نہ پہنچو نہ ہاتھ تک</p>	<p>گذرتی تھی نوح صبح و شام محمد یہی خاص بہ فیض عام محمد سنا جائے کوئی پیام محمد کھلے گیسوے مشکفام محمد لکھا صفحہ دل پہ نام محمد جو ہے جانِ دل جو غلام محمد ہے اس درجہ عالی مقام محمد</p>
<p>کہا تک لکھیگا تو اسرارِ عالم وہ معراج کا احتشام محمد</p>	
<p>سو جان سے ہے دل جو مٹائے محمد گردون زبر خورشید جو کہ تو بھی نہ بدلون شرما تے ہیں خورشید و قمر اوجِ فلک پر لکھتا ہوں ہمیشہ صفتِ روئے مبارک افضالِ الہی چمنِ مصطفوی ہے ہے قدسیوں میں شور بہارِ گلِ رخسار</p>	<p>سر سیر اپنا منزلِ سودائے محمد بجائے اگر خاک کعبہ پائے محمد جب دیکھتے ہیں نقشِ کعبہ پائے محمد تا خواب میں دیکھوں تجھ قریبائے محمد ہے رحمتِ حق گوشہٴ صحرائے محمد جبریل ہے اک بلبلِ شہدائے محمد</p>

درجہ ترازِ مشنِ انجمنِ کفایتِ خدوفاً بقولِ شاعرِ مخلصِ مخلص

اس درجہ تھی خالق کو تمنا تے محمد	دیدار بلا کر شب معراج میں دیکھا
ہے مصرعہ موزون قید بالائے محمد	مضمون لطافت کے سراپا عیان ہیں
دل لگتی ہے زلف چلیپائے محمد	سولی پہ چڑھو نگا مگر اُلفت نہ چھٹیکلی
کیا جانے بشرِ رتبہ والا تے محمد	تعظیم سے قرآن میں خود حق نے صفت کی

کچھ روز قیامت کا مجھے غم نہیں ابرار
ہے نقش میرے دل پہ تو لائے محمد

والیل کی آیات ہیں گیسوئے محمد	والشمس کی تفسیر ہے وہ روئے محمد
ہے غیرت فردوس میں کوئے محمد	ہم رتبہ رضوان ہے ہر اک زائرِ وطنہ
تسلیم ہے فردوس میں اک جوئے محمد	مداح کو کیا تشنگی حشر کا غم ہو
ہے طائرِ دل قیدی گیسوئے محمد	مدت سے ہے جان شیفۃِ روئے ستور
بیوجہ نہیں ہے خم ابروئے محمد	معراج میں قوسین کا انداز اوڑا یا
اب کھینچ تو لے جذبہ دل سوئے محمد	لے شوقِ مدینہ کی طرف ہند سے لچل
کھلبلیا میں گے اکبار جو گیسوئے محمد	صحرے خشن حشر کا میدان بنے گا
ہے نخلِ تمنا قیدِ دل جوئے محمد	طوبی نہیں شمشاد نہیں سرور نہیں ہے
ہر گل میں سہائی ہوئی ہوئے محمد	گلِ سونگہ کے کھون چل علیٰ سُنہ سے نہ نکلے

دیگر ہزار سن انہوں کھنڈوں بے غفلتِ مفاہیل مفاہیل مفاہیل

کیون شاو نہون دیکھ کے نظارہ حضرت
ہے عید کا چاند ابروئے دلوتے محمد

تسخیر دو عالم کو کیا سرور دین نے
اہرار وہ ہے قوت بازوئے محمد

ہون محو رخ بیشال محمد	الہی دکھا دے جمال محمد
قلم صورت بید تھرار ہا ہے	لکھون کیا میں جاہ و جلال محمد
ہوا ہے نہ ہو گا زمانہ میں پیدا	ازل سے ابتک مثال محمد
نصیب اپنا جاگے گا کس روز یاب	نظر آئے گا کب جمال محمد
کہا خواب میں مجھے سو یوسف نے اگر	میں ہوں عکس مہر جمال محمد
دعا ہے بقول جمیل اپنی ہر دم	من و دست دامن آل محمد
کرین کیون نہ فرمان بری جن دان	فرشتوں نے کی امتثال محمد
نثار محمد دل و جان سیرا	ہوں شیدا ہی اصحاب آل محمد
تو نگر کیا دولت دین سے سب کو	لکھون کیا میں جو دو نوال محمد
ملک اوترین اوج فلک سے زمین پر	سُنین وہ جہاں قیل و قال محمد

تقاضائے آفت ہے اہرار مجھ سے

کہ ہو دل میں ہر دم خیال محمد

در بحر ستارہ بشن سالم - قوال قوال قوال قوال قوال -

<p>اللہ دکھائے مجھے دیدار محمد دنیا میں جو ہیں طالب دیدار محمد سو جان سے عالم ہے خریدار محمد دیکھوں میں اگر جلوہ رخسار محمد دیکھی جو کہیں بکے رفقار محمد ہے جلوہ حق روتے پرانوار محمد جبریل بنا عاجب دربار محمد ہے بعد خدا وصف سزاوار محمد زگس کی طرح میں بھی ہوں بیمار محمد ہے ظلی ہا سایہ دیوار محمد</p>	<p>ہے شان خدا مصحف رخسار محمد عقبتی میں ہی دیکھینگے حضرت کا رخ پاک یوسف پہ فقط ایک زلیخا ہی تھی عاشق جنت سے اگر جو بھی لائے تو نہ دیکھوں سر کوہ سے ٹکرا کے ہوا آپ پتہ رباں موسیٰ کی طرح کیوں نہ تجھ دیکھ کے غش آئے وہ عز و شرف آپ کو بخشا ہے خدا نے انسان کو اوصاف نبی چاہئے لکھنا جب سے نظر آتی ہے مجھے چشم پیسہ اس کوچہ میں آئے جو گدا بھی تو ہو سلطان</p>
--	--

کیون ہوتی نہ اس پر رنج ہے آپ کی الفت

دل روز ازل سے ہے طلیکار محمد

ردیف الدال

طفیل نام کے میرا ہوا کلام لذیذ

کہ بے نمک کبھی ہوتا نہیں طعام لذیذ

جناب سید ابرار کا ہے نام لذیذ

نہ رلفت میں تو صیف ہو ملاحیت کی

دربار حسن اشراف مکتوف مذکورہ - مقولہ خالص غافل فوکل

درجہ حسن سخن مکتوب - مقولہ خالص غافل فوکل

<p>مجھے بھی بخشینگے کوثر کا آب جام لذیذ سنا ہے میں نے کہ ہے دوست کا پیام لذیذ سوائے لغت کے کوئی نہیں ہر کام لذیذ جہا نہیں کوئی بھی سیوہ نہیں ہر خام لذیذ کہ ہو غریب کو جیسے طعام شام لذیذ محمدؐ عربی کا ہے ایسا نام لذیذ تو خاص و عام کو ہو گا میرا کلام لذیذ غدا یہ حق نے ہمیں دی ہر صبح و شام لذیذ</p>	<p>نہیں ہے اس لئے محشر کی تشنگی کا خطر صبا تو ہی مجھے لادے خبر مدینہ کی مزرہ ہے وصف رسول کریمؐ لکھنے میں لکھی وہ لغت جو پختہ ہو عشق حضرت میں نبیؐ کی زلف کی تعریف اسی طرح ہر بند ہزار بار کہتا تو وہی مزرہ پایا لکھو نگاہ میں لب حضرت کے وصف میں اشعار ہمیشہ کھاتے ہیں ہم غم فراق حضرت کا</p>
<p>لکھا ہے آپ کے سینے قن کا جب وصف تو ہم نے سمجھا ہے اپرا ر کا کلام لذیذ</p>	
<p>تو تختہ نور کا بنجائے یک قلم کا غد عجب نہیں جو بنے گلشنِ ارم کا غد تو ہو گیا میری اشکوں سے آج غم کا غد کہ دلیل شوق زیادہ ہے اور کم کا غد یہ دونوں لغت کی لکھنو کو ہیں قلم کا غد</p>	<p>جو لون میں لکھنے کو وصفِ شہِ امم کا غد لکھی ہے عارضِ گلہامِ مصطفیٰ کی صفت جو یاد آئی دمِ لغت چشمِ حضرت کی صفاتِ احمدؐ مرسل رقم کروں کیونکر بیاض ویدہ حورِ جان پر چربریل</p>

درجہ محبت جنہوں نے قلم کا غد
مقامِ گلشنِ ارم کا غد

بنائیں آنکھ کا پردہ اسے تمام ملک جو وصف آہوئے چشم نبی میں لکھتا ہوں خدا نے نام محمد میں دی وہ شیرینی گمان طوف کا ہے گردشِ قلم یہ بہن لکھی جو مدحتِ محراب ابروئے حضرت	نبی کی وصف میں جو ہم کرین رقم کاغذ تو میرے ہاتھ سے کرتا ہے آج رم کاغذ لبون کی طرح قلم سے ہوا ہر دم کاغذ بنا ہے لغت سے اک گوشہ حرم کاغذ تو سچ بن کرنے کو مثل قلم ہے خم کاغذ
--	--

رُکے قلم نہ کبھی لغت پاک میں ابرار
چُھٹے نہ ہاتھ سے جب تک ہر دم میں رقم کاغذ

روایف الرائ

کہ عاشق ہو گیا خود آپ بالعالین شہر کہ سو جان سے تصدق میں تان بہ جبین شہر ہنیں کچھ جان اپنی دیتے ہیں تنہا ہمیں شہر ہوئے سو جان شیدا عیسیٰ گردون نشین شہر لٹا دون شاہو کرد دولت دنیا و دین شہر بھلا وہ کون ایسا ہے کہ جو عاشق نہیں شہر ادا ایسی کہ مرتے ہیں نہ مانے کے حسین شہر	فدا کیوں ایک عالم ہونہ لے سلطان دین شہر خدا نے کیا جمال پاک بخشا تھو یا حضرت فدا جن بشر تیر ہوئے حورو ملک شیدا تجلی طور کی معراج میں موسیٰ کو یاد آئی اگر میری طرف بھی اک نگاہ لطف سے دیکھو فلک پر بہر و مشید ازین پر خور و قربان وہ جس دلر بالیسا کہ یوسف بھی فدا ہے شہر
---	---

در بحر نراج مشرق عالم - سفایں سفایں سفایں سفایں

در بحر ملسمش محمد وف فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

	داستانِ ہجر پیغمبر کھون ابرار کیا روئے میرا حال سب گبر و مسلمان دیکھ کر	
چین کب بلبل کو آئیگا گلستان چھوڑ کر کون دوزخ میں رہیگا باغِ رضوان چھوڑ کر گلشنِ فردوس کے سب قصر و ایوان چھوڑ کر یہہ گدا جائے کھان دامنِ سلطان چھوڑ کر تشنہ دیدار میں خضر آبِ حیات چھوڑ کر ریخِ دل کیوں بول لیں ہم راحتِ حال چھوڑ کر بھاگ جائے لعل ابھی کانِ بدخشان چھوڑ کر جائے جو درآپکا لے شاہِ دیشان چھوڑ کر نیکے جہدمِ قالبِ خاکی کو یہ جان چھوڑ کر شہر میں آکر بسین آہو بیابان چھوڑ کر	میں کھان جاؤں درِ سلطان فیشان چھوڑ کر ہند میں آؤنگا میں جا کر نہ تیرت کی طرف کعبہ میں آئیں شبِ میلاد حورانِ جنان کوچہ حضرت سے کیوں کجکواٹھا ناہن نصیب فی سبیل اللہ ہے جب سے لقاے احمدی آفتِ سلطانِ دین میں کیا ہو دنیا کی ہوس وصف لب ٹٹے پیغمبر کا اگر سن لے کہیں دو جہان میں پھر کھان اوس کا ٹھکانا ہو بھلا آرزو ہے جائے روضہ پر رسول اللہ کے میں جو کہہ دوں کچھ بھی وصفِ جذبہ چشمِ نبی	
	خلد میں بھی حشر کو ابرار جائینگے نہ ہم آستانِ حضرتِ محبوبِ یزدان چھوڑ کر	
کچھ حق نہ ہوا کچھ سے ادایا شہِ ابرار	نعتِ آپکی میں لکھ نہ سکایا شہِ ابرار	

در کمالِ شمسِ مذہب - فاعلانِ فاعلانِ فاعلان -
طیبت

در کمالِ شمسِ مذہب - فاعلانِ فاعلانِ فاعلان -

<p>نطف و کرم خاص خدا یا شہ ابرار پیہم ہی آئے گی صدایا شہ ابرار ہے جاؤ تسلیم و رضایا شہ ابرار پھیلائے ہوں میں دست عایا شہ ابرار حامی ہے میرا کون بھلا یا شہ ابرار تحریر کروں کیا میں ثنا یا شہ ابرار قاصر ہے مری فکر رسایا شہ ابرار مدت سے ہوں مشتاق تقایا شہ ابرار سب ہیں درو والا کے گدایا شہ ابرار</p>	<p>جز آپ کے دیکھانہ رسولوں میں کسی پر مدفن سے میرے صل علی روح محمد کیا اور لکھوں میں صفت کوئی مبارک وہ روضہ اقدس مجھے اللہ دکھا دے محشر میں کہ ہو گا نہ کسی کا کوئی یا ور مضمون کوئی آپ کے لائق نہیں ملتا آیتہ صفت نطق ہوئی محو تحسیر اکبار تو جلوہ مجھے اللہ دکھا دو خاقان و سلیمان و جم و قیصر و غفور</p>
<p>لہذا سے ہند سے یثرب میں بلا لو اپرا رہے سو جان سے فدا یا شہ ابرار</p>	
<p>لڑی ہو آنکھ اپنی نقش کلاب صنع قدرت پر تو ہر جن و بشر شیدا نہ ہو کیوں ایسی صورت پر میں کب بائیں ہوں اسے رضوان تے گلہا جنت کمر باندھی ہے اپنی جب ہی حضرت شفاعت</p>	<p>ہوئی ہے چشم بائیں اس صیغہ حقیکی صورت کہا ہو صلاح قدرت نے خود صل علی جدم جنان میں بھی گل دیدار حضرت کائیں طاب ہون بھر وسا ہو گیا ہر عاصی کو اپنی بخشش کا</p>

درجہ تہذیب شہنشاہ عالم شہنشاہین شہنشاہین شہنشاہین

<p>شب و روز اب ہنساکرتی ہوتی میری غفلت دل جان اپنا شیدا ہو گل باغ رسالت فرشتے لائے رحمت حق کی بعد مرگ تربت دلیل باہر و ظاہر ظہور حق کی محبت پر ہوا پروانہ جبریل امین شمع رسالت پر پیغمبر کوئی بھی عاشق ہو ایسا اپنی امت پر</p>	<p>مصمم کم یون نہیں کرتا ہے ایدل غم شیر کا بہار عالم امکان سے کیا تجھ کو تعلق ہے پس مردن نتیجہ نعت لکھنے کا بلا تجھ کو وجود سرور کو نہیں ہے اس دار فانی میں نہ آیا چین سدرہ پر بنیہ جلوہ حضرت ولادت سے نہ بھولے ایک دم بھی وقت حرکت</p>	طیبہ
<p>مدار کار اے اپرا رب دنیا و دین کا ہے جناب سید ابرار عالم کی محبت پر</p>		درجہ چہرہ شمس سالمہ شفا علیہ شفا علیہ شفا علیہ شفا علیہ
<p>رہینگے تا ابد ثابت قدم عشق محمد پر تو ہوتا کس طرح اطلاق مطلق کا مقید پر فدائیں مہر و مہ پروانہ بنکر شمع مرقد پر غبار پائے مرکب اور کے پہونچا فرق فرقد پر قبا لکٹائی کی ٹھیک آئی ہواونکی سہی قد پر ہیں رکھی مہر و مہ کی میز فرش اطراف سند پر قدم رکھا جب اپنا سرور عالم نے سند پر</p>	<p>ازل سے دل ہمارا شیفتہ ہو رومی احمد پر ظہور نور حضرت گر نہوتا دار امکان میں ور و دیوار سے جلوہ تجلی کا نمایاں ہے براق خلد کی عتہ شب معراج کیا کہتے نہ تھا جو سایہ حضرت تو یہ نکتہ بس اوسمیں تھا زمیں محفل سلطان عالم رشک گدول ہر تواضع سے اوسو عرش ہیں نے عبدہ لکھا</p>	درجہ چہرہ شمس سالمہ شفا علیہ شفا علیہ شفا علیہ شفا علیہ

زیارت کے لئے آتے تھے لیکر اذنِ خالق سے	جدائی آپ کی تھی شاق پیک ملک سرمد پر
اوسے بوسہ دیا آنکھوں سے ہم اسکو لگائے	شرف رکھتا ہے سنگِ آستانِ پاک اسود پر
گنہ بخش گئی آدم کے حضرت کی شفاعت سے	وہ رتبہ ہے کہ سبقت لیگئے ہیں جدا مجد پر

مدینہ میں بلا لو ہند میں بچپن ہوں حضرت
نظر فرمائیے اپرا ر کے اب شوق بید پر

روایت الزاء

مجاہدِ جبالِ پاک دکھایا نہیں ہنوز	دریائے نعتِ جوش پر آیا نہیں ہنوز
روزِ ازل سے ہر سلطانِ کائنات	خلاق و وجہان نے بنایا نہیں ہنوز
وہ ضبطِ جوشِ عشقِ نبی ہے کہ آج تک	نالہ نے اپنا سر بھی اٹھایا نہیں ہنوز
شغلِ درود و بعد فنا بھی ہے قبر میں	نامِ جنابِ پاک بھولایا نہیں ہنوز
یہ وجہ ہے جو مجکو زیارت نہیں ہوتی	حضرت کی مینِ نظر میں سمایا نہیں ہنوز
اے میری سوزِ آتشِ شوقِ محسوس	آئندہ کا چراغِ جلایا نہیں ہنوز
اے جذبہٴ تقویٰ و رگسوسے مصطفیٰ	واجبِ الم سے مجھکو چھڑایا نہیں ہنوز
وحشت رہی نہ عشقِ ہمیر میں آج تک	واسن کو پُر زے پُر زے اڑایا نہیں ہنوز
پہونچایا آج تک مدینہ میں نعت نے	طلح تھا خفتہ اس کو جگایا نہیں ہنوز

در کھ مضامین عشقِ ارب کفوف مقصور و مقبول فاعزاتِ مفاہیل فاعلم

لکھتا ہوں لغت اور بہر حال شکر ہے	ابتک گلہ نصیب کا آیا نہیں ہنوز
ابراہیم کا ہے حال پریشان بندین	مداح کو یہاں سے بلایا نہیں ہنوز
<p>وحشت میں مجھے ولولہ کیا کیا ہے شب و روز حاجت نہیں دنیا میں کسی چیز کی مجھ کو سنگامہ جہان گرم ہے ارباب یقین کا فکرِ صفتِ سایہ ذاتِ نبویؐ میں گفتارِ نبیؐ میں اثرِ آبِ بخت ہے اب دیکھئے کب تک دو کھائینگے مرغِ پاک جب سے گلِ خسارِ پیہر کا سنا و صف مداح کو گردشِ سیرِ خوف نہیں ہے ہے قامتِ دل جو تے پیہر کا تصور ہے جلوہ گر اب چشمِ میں اک شمعِ محبت</p>	<p>زلفِ شہِ ابرار کا سودا ہے شب و روز نظارہ حضرت کی تمنا ہے شب و روز عشقِ شہِ لولاک کا چرچا ہے شب و روز تشویشِ گرفتارِ مئیِ عنقا ہے شب و روز رقارِ میں اعجازِ مسیحا ہے شب و روز مشتاقِ بہت دیدہ بینا ہے شب و روز ہر سو نگارِ نرگس شہلا ہے شب و روز اسے چرخِ تو کیوں مایلیٰ ایذا ہے شب و روز تیرے نظرِ اب جلوۂ طوبیٰ ہے شب و روز عشقِ نبویؐ انجمنِ آرا ہے شب و روز</p>
روضہ شہِ ابرار کا تم دیکھ لو ابرار	آنکھوں کا ہی مجھ سے تقاضا ہے شب و روز

دیگر نسخہ شمس الخرب مکتوف محمد زون بمقتول تقاضا میں نہیں قبول

میں جو لکھتا ہوں صفاتِ تنہا و نشانِ ہر روز
 وصفِ حضرت میں بسترِ کیون بدلی ہوں ہر روز
 گلِ رخسارِ بنی کا ہے تصورِ ہمدم
 کیا حلاوتِ بچہ اسمِ مبارک میں ہے
 یا رسولِ مدنی کیوں نہ ملے اوسکو نجات
 عشقِ کیسوئے پیمیں نے دکھایا ہے اثر
 جہرِ رخسارِ پیمیں یہ ہے شاید منقون
 زمین کرتی ہیں ہم لغتِ بنی میں سہن
 عشقِ حضرت میں بس اب ریت کی ایندین
 دل ہے یاد دہنِ مصطفوی کی منزل

قدرِ کچھ گوہر و مرجان کی نہیں آبرار
 یاد آئے ہیں بنی کے لب و دندان ہر روز

روایف السین

یاد حضرت میں ہی گریانِ دلِ نالانِ فوس
 جب سے کہیں وہ صفائیِ رخ و روشنِ مینے
 پستیِ بخت سے ہوں سختِ پشیمانِ فوس
 مثلِ آئینے کے رہتا ہوں نہیں حیرانِ فوس

در بحرِ امل بہمن مجنون مخطوط - فاعلائے شہداء و شہداء و شہداء

در بحرِ امل بہمن مجنون مخطوط - فاعلائے شہداء و شہداء و شہداء

کیا نہ ہو گا ہمیں دیدار ہمیں کافر نصیب	کس لئے دیکھتے ہیں خواب پریشان افسوس
کیوں تصور نہ بندھا دلیں گل عارض کا	ہو اکون مرا شاداب گلستان افسوس
ہو اثر بہت دیدار بنی کا حاصل	نہ گئی کچھ بھی یہ بیمار ٹی ہجران افسوس
اے طبیب قلبی مجھ پہ بھی لطف و کرم	درد دل کا کہیں ملتا نہیں در مان افسوس
بہند میں چین نہیں ہے کسی صورت مجھ کو	شوق شیریں میں مجھ کو گھر بھی ہر زندان افسوس
شغل کیوں نعت مقدس کا نہیں رکھتے ہیں	وقت کھوتے ہیں عبث اپنا سخندان افسوس
یہی حسرت ہے کہ کچھ لکھ نہ سکا وصف بنی	طے ہوا مجھ سے نہ یہ نعت کا میدان افسوس
کیوں دکھایا نہ مجھے روغنہ حضرت اے چرخ	نہ بھرا کیوں گل مقصود سے دامن افسوس

طبیعی
دیکھ کر محنت میں مبتلا ہوں مقصود سے دامن افسوس

کیوں بلاتے نہیں اپرا کو اے عقدہ کشا	کیوں نہیں ہوتی ہے مشکل مری آسان
نہ شب کو چین نہ دن کو کبھی قرار افسوس	کیا ہے یاد بنی نے یہ بے قرار افسوس
کھلا نہ غنچہ دل ہجر مصطفیٰ میں مرا	تمام ختم ہوا موسم بہار افسوس
بنی کے عشق میں کیا حال دل سنائیں ہم	ترپ رہا ہے یہ سینہ میں برق دار افسوس
تمام عمر لبر لبر مصطفیٰ میں ہوئی	نہ دیکھا جلوہ رخسار ایک بار افسوس
وہ ناتوان ہوں کہ عشق بنی میں بعد فنا	زمین سے اٹھ نہیں سکتا مرغبار افسوس

دعا میں کچھ تو اثر اے شہِ اعم ہوتا	اگر نہ ہوتا میں ایسا گناہ گار افسوس
خیال شوقِ زیارت ہے دلنشین ہر دم	شبِ فراق ستاتی ہے بار بار افسوس
چھوڑا ہے مجھے حشرِ امی حضرت	ہوا ہوں شیرِ غم و رنج کا شکار افسوس
نہ اوس جناب کا میں قابلِ قبول ہوا	یہ عمرِ مفت میں ضائع ہوئی ہزار افسوس
الہی مجھ کو مدینہ تک اتو پہنچا دے	ہوئی ہے ہند کی اُلفت گلے کا ہار افسوس

جہاں میں کچھ بھی نہ دیکھا سمجھ لو اے ابرار
حبیبِ حق کا نہ دیکھا اگر دیا افسوس

ردیف الشین معجبہ

بُلبُلِ نہیں ہوں میں کہ ہو گلزار کی تلاش	مجھ کو مدینے کی ہوس و خار کی تلاش
یون حشر میں ہے سیدِ ابرار کی تلاش	دل سوختہ کو جیسے ہو دلدار کی تلاش
دیکھو اثرِ شفاعتِ خیر الانام کا	بخشش کو ہے ہر ایک گنہگار کی تلاش
اُمت کو اپنے حشر میں ڈھونڈینگے یون جناب	جیسے طبیب کو کسی بیمار کی تلاش
رضوان کو ہے بہشت میں تغیم کیلئے	مداحِ حضرتِ شہِ ابرار کی تلاش
بیوجہ حشر میں نہیں گھبرائے پھرتے ہیں	ہے عاصیوں کو احمدِ مختار کی تلاش
اس درجہ شوقِ غزمِ مدینہ کا دلیں ہے	رہبر کا ہے خیال نہ رہو ار کی تلاش

یہ فقرہ جان ہوا آپ سرشار افسوس

جہاں پاک جوین رکھتا خدا ہوتا

درجہ سفارحِ شمسِ الخرب ملفوف مقصورِ مہجول فاعلاات مفاعیل نا علی

امداد چاہتا ہوں نہیں اوسدم حضور سے	جس وقت ہوگی کافر و دیندار کی تلاش
کانون کو جستجوئے حدیث جناب ہے	اور چشم کو ہے مصحفِ خیار کی تلاش
وصفِ دہان پاک کی ہے فکر رات دن	ہے مجھ کو درج گوہر سراسر کی تلاش

کیا ہے کہ آج رحمتِ خالق کو حشر میں
سب شاعرون سے بڑھکے ہی ابرار کی تلاش

کب روئے بنی کی ہو مجھے یاد فراموش	ہوتا ہے کہیں جنِ خدا داد فراموش
فرماتے تھے حضرت ہی اصحاب سے ہر دم	اللہ کی بندے کو نہو یاد فراموش
وہ یاد پیہنے کیا ہے مجھے مدہوش	ہے دسے مے عالم ایجاد فراموش
بھجوں میں سلام اور درود آیت ہر دم	دل سے نہ الہی ہوں یہ وراذ فراموش
گردش نے تیرے مجھ کو دکھایا نہ مدینہ	اے چرخ نہ ہوگی تیری بیداد فراموش
کس طرح سے مداح کو بھولینگے ملائک	کرتے ہیں ایسے و نگو کب آزاد فراموش
گل کی نہ رہی یاد رخِ پاک کے آگے	دیکھا جو وہ قد ہو گیا شمشاد فراموش
نعتِ نبوی ہے سببِ راحتِ عالم	زہن ہار نہو اے دل ناشاد فراموش
لازم ہے مسلمانوں کو ذکرِ شہ عالم	سلطان رسالت کی نہو یاد فراموش
جبریل کو کیوں یاد پیہر کی نہ ہی	شاگرد کو ہوتا نہیں اوستاد فراموش

در بحرِ ریح مشنِ خرب سکونِ مخدوف - بقولِ شاعرِ عظیمِ قلوب

	وہ حال دل زار ہے یا دبتوسی مین ایسے ار کو ہے عالم ایجا دفراموش	
جو دیکھا روئے حضرت اگیا ہوش حواس اوس پر تصدق مین فدا ہوش الہی میرے سر سے کیا ہوا ہوش رہین کیونکر بھلا میرے بجا ہوش شبِ معراج مین کسکور ہا ہوش نہ ہاتھ آیا پھر ایسا گم گیا ہوش عدم کے پردے مین جا کر چھپا ہوش برنگِ طور میرا جسل گیا ہوش فدا ہونے کو پر وا نہ بنا ہوش اوڑا کر کون میرا لے گیا ہوش	بنی کے عشق مین مجھ کو نہ تھا ہوش وہ جلوہ ہے رُخِ نورِ حِدا مین نظر آیا ہے کس کاروئے روشن ملک شیدا ہوں جب روئے بنی پر فلک پر مہر و مہ ہوتے نیکون محو جو پہونچا اوس کلائی تک تصور دہانِ پاک حضرت کو جو دیکھا بجلی دیکھ کر روئے بنی کی جو دیکھا شمعِ رخسارِ بنی کو یہ کس نے خواہ مین جلوہ دکھایا	
	لکھی اشعارِ نعتِ مصطفیٰ امین جب اس ایسے ار کو آیا ذرا ہوش	
	رولیف الصاد و ہملہ	

درجہ نعتِ سداً مقصود - مفاہیج مفاہیج مفاہیج

<p>تھیں ہو رازدار کبریا خاص تھیں ہوا ہوا اور ارتضا خاص تھیں ہوا شافع روز جزا خاص خدا کی راہ کے ہو رہنا خاص ہمارے درد سر کی ہو دوا خاص جو ہو گا آپ کے در کا گدا خاص دہ دیکھو جلوۂ نور خدا خاص درِ خاک نبیؐ ہے کیمیا خاص اوسی کے حق میں ہو فضل خدا خاص وہ ہے نور الہدایہ بدر الدجی خاص</p>	<p>تھیں ہو اے نبیؐ نور خدا خاص تھیں ہو ہر سرج اصطفیٰ خاص تو سل ہے گنہگار و نکو ثم سے ہمیں راہ ضلالت سے بچایا درِ خاک جناب سرور دین نہ لیگا سفت بھی وہ تاج شاہی عیان ہے روئی تابان نبیؐ میں عبث ہے جستجوئے دولت و زر جو کوئی جان نثار مصطفیٰ ہے جہان پر نور ہے فیض قدم سے</p>
<p>بلا لیں پاس اس امرا کو آپ میرے دل کا ہی ہے مدعا خاص</p>	
<p>اب کس طرح بیان کرو نہیں ثنائی حرص جز عشق مصطفیٰ کے نہیں ہو دوا حرص بیٹھا ہوں توڑ کر در حضرت پہ پائی حرص</p>	<p>عشق نبیؐ نے دلو بنایا سرے حرص یہ خود مرض ہے جلد مرض کیلئے دوا جنت کو بھی نہ جاؤں گا اٹھ کر یہاں سے میں</p>

در بحر ناز مسدس مقصورہ شاعرانہ بنیاد علیہ بنو کون

در بحر صفاغ مشن اربع مکتوبات مکتوبات شاعرانہ بنو کون

<p>جھگڑوئے چھوٹ جائینگے شیدائی مصطفیٰ کھایا تمام عمر غم عشق احمدی اب دلیں سیر کوئے بتا کی ہوس نہیں پھرتا ہوں کو بکو میں مدینہ کی شوق میں کرتے نہیں ہو کیوں ہوس دید مصطفیٰ پائے اگر یہ خاکِ درِ نور کبریا سردم ہی ہوس ہے کہ شیریں کو جائے</p>	<p>کردیگا چاک پنجہ وحشت قبائے حرص لیکن گئی نہ دل سے مری اشتہائے حرص عشق جناب ہو گیا زنجیر سے حرص گردش دکھا رہی ہے مجھو آسیائے حرص کیوں ہو گئے بود و ستوئم آشنائی حرص پھکیا کی دل سے ہوس سٹاک حرص شوقِ مدینہ میں ہے یہ دل متلاو حرص</p>
<p>اپرا رنفت کی ہے ہوس اسقدر مجھے ہے آرزو کہ دل سے مرے یہ نجات حرص</p>	
<p>کیا کہو نہیں جو پیمبر سے ہے اپنا اخلاص خواب میں شکل دکھائی ہے مجھے حضرت نے وقتِ رحلت کے جو غم تھا وہ ہمارا غم تھا روح کی طرح رگِ دل میں بھری اُلفت نجات نے مجھ کو مدینہ نہ دکھایا اب تک آپسے اُلفتِ صادق ہے مناسب بکو</p>	<p>رکھے کیا دوسرے سے یہ دل شیدا اخلاص اپنے بیماروں سے رکھتا ہے سچا اخلاص اپنی امت سے پیمبر کو ہے ایسا اخلاص عشقِ حضرت نے بنایا ہے سراپا اخلاص حیف کچھ بھی تو نہ کام آیا ہمارا اخلاص دلِ مومن میں ہے لازم کہ ہو سچا اخلاص</p>

در بحرِ شمسِ بخونِ عطیہ - فاعلات فعلات فعلین
 نہ

<p>کام آیا ہے کسی کے کہیں جہنما خلاص جس طرح رکھتی تھی یوسف سبز لہجہ خلاص بعد مردن بھی تو حضرت کا نہ چھوٹا خلاص اب مرام تہ تو صدق کو پہنچا خلاص</p>	<p>جب تک اُلفت نہ پہنچے ہو کامل کیا ہو یون پہنچے بھی اُلفت ہی روا امت کو قبر میں بھی ہے مجھے ورد و روضہ اسلام شغل ہے مد نظر لغتِ رستم کرنے کا</p>
<p>نعت لکھ سید ابرار کی ایسا رمدام رات دن مجھ سے یہ رکھتا ہے نقا خلاص</p>	
<p>روایف الضاد معجم</p>	
<p>شیدائے لب کو لعل بدخشان سے کیا غرض اب بجا و سیر سبیل و ریحان سے کیا غرض اے خضر تبرے چشمہ حیان سے کیا غرض اوس کو خیال ملک سلیمان سے کیا غرض ہم کو کسی کی زلف پریشان سے کیا غرض ہر بال تن کا نے ہے نیسا سے کیا غرض جنت کی ہم کو نعمت الوان سے کیا غرض ہم کو خیال روے حسینان سے کیا غرض</p>	<p>عشقِ سخی نبیؐ میں گلستان سے کیا غرض زلفِ رسولِ پاک میں او لچھا ہی دل مرا تشنہ ہونین تو شربت دیدار پاک کا جو بارگاہِ مصطفوی کا غلام ہے ہم ہیں ایسے سلسلہ کا کل نبیؐ یادِ شہِ زمان میں سراپا فغان ہوں میں کھائے ہیں ہم مدینہ کے خرمائے مدام نورِ خدا کا جلوہ ہماری نظر میں ہے</p>

در بحر مضارع مشعر با خرب مکفوف مقصور۔ مفعول فاعلات مفتاح عجل فاعل

سید الی ہوں میں اوس رخ خورشید رشک	اب داستان یوسف کنعان کیا غرض
لے آسمان تے مہتابان سے کیا غرض	
ایرا روئے نور خدا کے خیال میں	
گریان ہیں راندن گل خندان کیا غرض	
رسول پاک کی اُلفت کا دِلین گئے مرض	الہی لے مے آکے پھر بجائے مرض
بنی کی دردمخت کو دی جگہ دل میں	بھری ہے سر میں مے استعد ہو مرض
سدا علیل رہی یاد چشم حضرت میں	ہماری چشم پہ ٹھیکائی ہے قباے مرض
بنی کی یاد نے بیہوش کر دیا ہسکو	بیان کیجئے کس طرح ماجراے مرض
دیسا ہے عشق پیہر میں عاقبت نے جواب	نظر نہیں مجھے آتا ہے اب سوکے مرض
دکھا دو مجھ کو بھی لشد خواب میں جلوہ	تمہارا شربت دیدار ہو دواے مرض
بنی کی دردمخت میں آبِ دانہ چھٹا	سوائے خون جگر کے نہیں غذائے مرض
ازل سے طالب در دولائی حضرت میں	مجھے بنایا ہے اللہ نے برائے مرض
ہے در عشق پیارا حبیب خالق کا	خدا سے اس لئے کرتا ہوں التجائے مرض
جو امتی مجھے کہد تو ہوا بھی آرا م	تمہاری جنبش لب ہو مجھ شفاے مرض
و عاسے اپنی کہتے جناب والا میں	سہم ہر ام یہہ ایرار مبتلاے مرض

درجہ محبت شمس بخون مقصورہ مفاصل فحاشا مفاصل فعلین

رنگِ رخِ نبی میں ہے جوشِ بہارِ فیض	سمجھا ہے دلِ جیونِ نچ کہ ہر لالہ ار فیض
کیا کیا نہ خلق میں گلِ جود و کرم کھلی	انگشت دستِ پاکِ بنیِ ساخسارِ فیض
دریا تمام خشک ہونِ روئے زمین پر	جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشارِ فیض
لطفِ نبی ہے قاضی حاجاتِ کائنات	چشمِ اہل کا سر نہ بنا ہے عبا ر فیض
سلطانِ جیون نہ آپ کو در کے گدا بنین	کیون ہونہ طاہرِ دلِ عالم شکارِ فیض
یوسف کو چاہُ حسنِ رخِ باصفا کی ہے	عیسے فدائے لطفِ ہنِ موسیٰ شکارِ فیض
ذاتِ جنابِ پاک ہے اک گلشنِ کرم	قد آپ کا ہر سہ رو لب جو بہارِ فیض
کچھ بھی مجس نہ بنی کے کی کو شرفِ ملا	رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدارِ فیض
جیتے ہیں آپ عرصہ جود و نوال میں	ایسا ہوا ہے کوئی بھلا شہسوارِ فیض
جب سے قدمِ حضور کا آیا جہان میں	گلزارِ کائنات میں آئی بہارِ فیض

چشمِ کرم ادم بھی ہو شیدا یکبار
ابرار بھی ہے آپ کو امیدوارِ فیض

روایت الطائرِ مہملہ

یون ہے خدا کو اپنے پیہر کی احتیاط	ہو جیسے باغبان کو گلِ ترکِ احتیاط
وصفِ قدِ رسول سے غافل ہے کس لئے	کیون باغبان کو ہے صنوبر کی احتیاط

درجہ مضارع شمس الخرب مکنون مقصورہ مقبول قائلات مفاہیل فاعلین -
درجہ مضارع شمس الخرب مکنون مقصورہ مقبول قائلات مفاہیل فاعلین -

<p>ہو بچا سکے نہ آپ کو گفتار کچھ گزند نعت جناب پاک میں دنیا کا غم نہیں رکھتا ہوں دلیں یا دل بسید نام یا دینی سے خانہ دل کو بسائے وزرات نعت پاک کے لکھنے کا شغل ہے وہندان مصطفیٰ کا ہے کیون نہ ہما عشق بابر ہے اختیار سے عشق رسول میں امت پہ اس لئے ہے ترجمہ جناب کا</p>	<p>منظور تھی خدا کو سپہر کی احتیاط کافی ہے مجھ کو خالق اکبر کی احتیاط رہتی ہے تلخ کام کو شکر کی احتیاط ہر آدمی کو چاہئے ہے گھر کی احتیاط ہشیاری مال کی نہ نہیں نہ کی احتیاط جو جو ہری ہیں کرتے ہیں گوہر کی احتیاط ہو سکتی اب نہیں دل مضطر کی احتیاط سردار کو ضرور ہے لشکر کی احتیاط</p>
<p>گوہر سخن کا حق نے دیا ہے تو نعت لکھ ایہرار تجھ کو چاہئے گوہر کی احتیاط</p>	
<p>دیکھ کر یوسف کو کرتی تھی زینبا غم غلط ذکر سلطان دو عالم سے تھے ہر دم شادمان یا رسول اللہ مجھ کو بھی دکھا دور وہی پاک یا الہی دولت دیدار اونکی مجھ کو دے آگئے ہیں تنگ ہم جو روحنائی چرخ سے</p>	<p>نعت لکھ کر ہم کیا کرتے ہیں اپنا غم غلط کرتے تھے اسکندر و جمشید و دارا غم غلط صفوحہ دل سے کرو میرے خدا را غم غلط جنگاہ ہے نظارہ روتے مصفا غم غلط سینہ پر غم سے ہو جاسے ہمارا غم غلط</p>

در بحرِ گلشنِ معذوف - فاعلات فاعلات فاعلات

آپ کے مداح کو ہو فکر دنیا سے نجات ہو بخ گلفام حضرت کا جو نظارہ نصیب آپ کا دیدار ہے مفتاح عیش جاودان آپ ہیں مشکلت سائے دو جہان انی حق یا حضرت میں اوٹھائیں کیون ہم طوفان	یا رسول اللہ سب ہو میرے دل کا غم غلط میری خاطر سے ابھی ہو جائے سار غم غلط ابروئے حضرت کا کرتا ہے اشار غم غلط اس گدا کا بھی ثواب ہو جائے شاہ غم غلط سنئے ہیں کرتی ہے سیر موج دریا غم غلط
---	---

شادمان اللہ کر دیگا طفیل نعت پاک
کس لئے ابرار گھبراتے ہو ہو غم غلط

ردیف الطار

ہر مسلمان کو روا ہے نام نامی کا لحاظ ہند سے مجھ کو بلایا ہے رسول اللہ نے مومن اوس کو کہہ نہیں سکتے کسی صورت کو ہم جام کو تراپنے مداحوں کو بخشینگے جناب اس جگہ با صد ادب تجھ کو گد رنا چاہئے آگے رکھ سکتے تھے روح الامین بھی اقام مے دم میری زبان پر ہو گا نام مصطفیٰ	مرسلون کو جیسے تھا ذات گرامی کا لحاظ کیون نہ ہو مولیٰ کو بندے کی غلامی کا لحاظ جسکو حضرت کی نہیں معجز کلامی کا لحاظ روز محشر کیا ہو مجھ کو تشنہ کامی کا لحاظ رکھ صبا خاک و خیر الانامی کا لحاظ کرتے تھے خیر الوہاب کی خوش خرامی کا لحاظ کیون کروں نزع روانی تلخ کامی کا لحاظ
--	--

دبیر مل شمس مکتوب - فاعلان فاعلان فاعلان

<p>جس طرح ہوتا ہے ہر دنیا کو اعمی کا لحاظ تھا براق مصطفیٰ کی تیس زگامی کا لحاظ شاعرون کو ہے مری شیرین کلامی کا لحاظ</p>	<p>تھی حفاظت آپ کو اُمت کی یوں نظر دوڑتے جاتے تھے حضرت کے جلو میں ملک نعتِ اقدس سے سخن میں کیا حلاوت لگتی</p>
<p>پختہ کارانِ ادب لکھ سکتے ہیں نعتِ سول چاہتے اسرارِ تجھ کو طبع خامی کا لحاظ</p>	
<p>یاد حضرت میں مراد مہ ہے لیون پروا عظ پر جبریل کا ہم حنا مہ بنا کر واعظ صورتِ آئینہ و زرات ہوں ششدر واعظ کیا سنا ہے مجھے قصہ محشر واعظ نقطہ بنجائے ہیں ہر شعر کے گوہر واعظ جس نے دیکھا رخِ پرفور پیمبر واعظ باغِ جنت میں کہاں ایسا صنوبر واعظ کچھ بیان کر صفتِ بوئے پیمبر واعظ مثل بوئے گلِ نرجامہ سے باہر واعظ شاخِ طوبیٰ کو بنا تو گامین منبر واعظ</p>	<p>کچھ سنا دے تو مجھے ذکرِ پیمبر واعظ کہتے ہیں نعتِ مقدس کو بتعظیم تمام صفتِ شادہ ہے عشقِ نبوی میں لچاک شاخِ حشر کا ماح میں کہلاتا ہوں وصفِ دندانِ پیمبر جو رقم کرتا ہوں ذکرِ جوروں کا وہ کیا دل سے سننے کا شیدا قدِ حضرت ہے کہ سرورِ چینِ قدرت ہے گلِ فردوس کا کیا وصف سنا ہے مجھے ہو گیا سنکے ثنائے رخِ رنگین نبی حشر میں قاسمِ حضرت کا پڑھو گا خطبہ</p>

درجہ اول مشن بنیون مقطوع - فاعلانِ فحلانِ فحلانِ فحلانِ

لفت لکھنے سے کہاں پاتا ہر فرصت ابرار
کہتے پھر و غطا سنے آپکا کیونکہ واعظ

روایت العین

تھے حجم و قفور و قیصر آپ کے در پر رجوع
کیا شب میلاد حضرت کی کروں شجرت بیان
سایہ فیض تکلم عہد طفلی میں رہا
انہی تحفیل تنویر آپ کے در کی طرف
بارگاہ حق میں حضرت سے شفاعت کیلئے
آستان بوسی حضرت سے ہو فخر جبریل
یون مرادل طالب حب رسول اللہ ہے
جوش الفت سے ستون کیونکہ نہ گریان ہو ہلا
صورت قبلہ نما شوق زیارت میں بنا
آرزو سے سجد ہائے آستان پاک میں

یہ تو کیا شاہان عالم رکھتے ہیں کیسر رجوع
آسمان سے گئی سوئے زمین اخت رجوع
جانب مہر رسالت تھامہ انور رجوع
صبح دم مثل گدا تھا خسرو خاور رجوع
حشر کے دن لائینگے ہر ایک پیغمبر رجوع
جان بد دل سے اونچی خدمتیں ہو کیونکہ رجوع
مفسون کو جطر ہوئی ہے سوئے زرجوع
آپ ہر خطبہ ہون جسم سحرے منبر رجوع
روضہ اقدس کی جانب ہو دل مضطر رجوع
رات دن رکھتا ہے دیکھو گنبد اخضر رجوع

دیگر مل مشن بخذوف - فاعلان فاعلان فاعلان

یاشہ ابراہیم ابراہیم بھی ہمراہ ہو
تشنہ کاموئی ہو جسم جانب کوثر رجوع

درجہ مصلحت میں اہل کفر و مکلفون کا تذکرہ۔ مفتوح بالاعلان شفاعت اعلیٰ فاعل۔
 پہلے جانا جائے گا اور فاعل کا ذکر ہے کہ وہ کفر و مکلفون کا تذکرہ ہے۔

<p>ہونگے ہمارے شافعِ روز جزا شفیع سب عاصیوں کے حشر میں ہیں مصطفیٰ شفیع ساری خدائی کے ہیں رسولِ خدا شفیع ہونگے جنابِ پاک با اذنِ خدا شفیع اوس دم گناہگار پکارینگے یا شفیع خالق مے جو تو نے کیا ہے مجھے شفیع ورنہ میں اور کس لئے اس دن بنا شفیع محبوبِ خاص خالقِ اکبر بنا شفیع شاہانہ ہوگا کوئی تمھارے سوا شفیع بھولیگا کس طرح نہ تجھے وہ مر شفیع</p>	<p>پیشِ خدا بنینگے حبیبِ خدا شفیع بخشا خدائے تاجِ شفاعت جناب کو تخصیصِ نیک و بد کی نہوگی کی طرح عالم کو روزِ حشر ہے امیدِ مغفرت لیکر چلینگے جب پے وزنِ عمل ملک محشر کے دن یہ عرض کرینگے رسولِ پاک میری یہ ہے خوشی کہ امت کو بخشے اب کیا ہے خوفِ تابشِ خورشیدِ حشر کا سعد و ر ہوں گے حشر میں آدم سے تاج امت کی یادِ نظر تھی دم و فوات</p>
	<p>اہلِ اربعہ پاک سے غفلتِ نخب ہے مداحوں کے بنینگے شہِ انبیا شفیع</p>
<p>شاداب باغِ دہر میں ہے لالہ زارِ شرع ارشادِ مصطفیٰ پہ ہے دار و مدارِ شرع چلتی ہے باغِ دین میں نسیم بہارِ شرع</p>	<p>گل سے مجھے عزیز زیادہ ہے خارِ شرع تعمیلِ حکمِ سرورِ عالم کی چاہئے کیوں مومنوں کا غنچہِ خاطر نہ اب کھلے</p>

<p>انوارِ معرفت میں شریعت میں جلوہ گر فیضِ ظہورِ سرور کون و مکان ہے یہ ہے اہل دین کے واسطے مژدہ بہشت کا دیکھے گا اوج دین ہمیں جواکِ نظر اللہ کی پناہ میں ہے دین مصطفیٰ دل ہے نثارِ عارضِ زلفِ محمدی پرہیزگار ڈھونڈتے ہیں منزلِ صفا</p>	<p>ہے اہل دین کے چشم کا سرسبز غبارِ شرع مجھ کو جو یہ ملا کہ ابدِ ابدِ شرع جنت کی ہے نسیم ہوائے دیارِ شرع کر دیگا چرخ گوہرِ انجم نثارِ شرع محفوظ ہے دم سے بنائے حصارِ شرع ہے اس لئے پسند مجھے لیل و نہارِ شرع جو پاک دل میں بچتے ہیں وہ خواستگارِ شرع</p>
--	--

ابراہیم سید ابراہیم کریم
مضمون لغت کا ہے گلِ نو بہارِ شرع

روایۃ الغین معجمہ

<p>نعت کے نقطے بنے ہیں ان پڑ دیوانہ جہان تھی شب سیراد حضرت ہر طرف سے یہ صدا نسبتِ ندان حضرت سے گہر ہے آبدار یاد آتا ہے فروغِ عارضِ نورِ خدا دل ہے سوزان آہ ہے لب پر نبی کی یاد میں</p>	<p>ہے یہ روشن کہیں قصرِ ایمانیں چراغ وہ ہوا روشن رواقِ صنعِ نیرِ انہیں چراغ لعل نے لب سے جلائے ہیں بدخشاہیں چراغ اشکِ خونی کا ہے قطرہ چشمِ گریبانیں چراغ ہے علمِ تازہ یہ روشن ہے لونا ہر چراغ</p>
--	---

درجہ اول شمس مخدومہ فاضلہ فاضلہ فاضلہ

<p>عکس رخسار نبی سے ہو گیا روشن چمن پڑ گیا ہے عکس کیا دندانِ حضرت کا مہین یہ بھی اک فیضِ صیبِ کبریا کا ہے فروغ خانہ دین ہو گیا روشن رسول اللہ سے روشنی لولاک کی ہے ہر طرف آفاقیں</p>	<p>گل نہیں یہ جلوہ گر ہے صحنِ بستانِ چمن چراغ قطرہ قطرہ بنگیا ہے ابر نیسا مین چراغ بنگئی انگشتی دست سلیمان مین چراغ نام پاکِ مصطفیٰ کا قصرِ قرآن مین چراغ ذات اقدس آپ کی ہے دارِ امکا مین چراغ</p>
<p>خانہ تن کیون نہ لے اے ابرار روشن ہو مرا اُلفتِ حضرت نبی کا شانہ جان مین چراغ</p>	
<p>گرد ہے پیشِ رخ انور گل ترکا فروغ جز محمد کس کو خالق نے بلایا اپنے گھر دار فانی مین نہ کیوں اندھیر ہو بعد نبی ریشکِ خمِ شبو سے ہوا ہر مشکِ افروزیہ گو ہر دندانِ حضرت دیکھے ہن معراج مین جس نے دیکھا آپ کو متلِ علی کہنے لگا انیا کس طرح جائیں پیشِ حق بے مصطفیٰ خاک درگاہِ نبی خود غیرت اکیر ہے</p>	<p>قاسمِ حضرت آگے کیا صنوبر کا فروغ خلق مین ایسا ہوا ہے کس پیئیر کا فروغ صاحبِ خانہ سے ہوتا ہے ہر اک گھر فروغ زلیفِ حضرت کے مقابل کیا ہو عنبر کا فروغ کیا سمائے دیدہ گرد و نمین اختر کا فروغ کس زبان سے ہو بیان سوائے منور کا فروغ سچ ہے بے سواد کے کیونکر ہو لشکر کا فروغ چشمِ حضرت مین بھلا کیا دولتِ مزر کا فروغ</p>

در بحرِ علمِ شمسِ مجذوف - خانہ خلائق خلائق خلائق

<p>ہے زوالِ روحِ الفت میں کمالِ زندگی انبیاء و نین محمد کا تھا یوں تہہ بلبند</p>	<p>یاد حضرت میں ہے رونادیدہ ترکا فروغ جس طرح تھا بادشاہ بنین سکندر کا فروغ</p>
<p>نفت سے اپرا روشن ہو گئی بزمِ مراد اور کیا ہوگا ترے شبِ مقدر کا فروغ</p>	
<p>ردیف الفاء</p>	
<p>بیقراری ہے کہ جاؤں کب نیو کی طرف دیکھتا ہے روزِ شب سوئے مزارِ مصطفیٰ ہو نگاہ میں جاوے کشمکشِ گفٹے و سگاہ آرزو آنکھوں کی ہے دیکھیں درِ سلطانِ دین صبر و آرام و قرار و ہوش و عقل و جان و دل اوس گلِ باغِ رسالت سے مرا کہنا سلام حشر کے دھن میں جاؤنگا سوئے خلدِ برین روضۃ انور کا بنے شوقِ زیارت اس قدر یا آہی پھر نہ پھیرے منہ کبھی یہ سوئے ہند دائے قسمت جاتے ہیں ہر سال صد ہا کاروان</p>	<p>جلد پہونچا دے مجھے یارب مدینے کی طرف دیدہ مہر و مہر و مہر و مہر مدینے کی طرف بخت لیجا سگ مجھ کو جب مدینے کی طرف دل مرا کہتا ہے چلے اب مدینے کی طرف مجھے پہلے چل بے یہ سب نیو کی طرف اے صبا تیرا گزر ہو جب مدینے کی طرف ہے مرا مقصود اور مطلب مدینے کی طرف سوئے ہیں منہ کر کے ہم ہر شب مدینے کی طرف جب روانہ ہو مرا مرکب مدینے کی طرف دیکھتے ہو میرا جانا کب مدینے کی طرف</p>

در بحرِ دلِ شمسِ محمدوف - فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

	اس لگ گشتہ کی ابرار کیون جو جستجو وہ روانہ ہو چکا اغلب مدینے کی طرف	
<p>بے مے حیطہ تھر پر سے باہر تعریف کرتے تھے قیصر و فقہور و سکندر تعریف راضی کر لو نگاہیں حضرت کی سنا کر تعریف بلغ فردوس میں کرتا ہے صنوبر تعریف ہر ملک کے تپا ہے حضرت کی فلک پر تعریف جسکی خود آپ کے خالق اکبر تعریف حورین جنت میں کیا کرتی ہیں اکثر تعریف نہیں ممکن جو کرے کوئی سخنور تعریف ہم جو لکھتے ہیں یہ حضرت کی برابر تعریف حشر تک آپکی ہوسنگی سراسر تعریف</p>	<p>ہو قسم احمد مختار کی کیونکر تعریف دیکھ کر رفعت جاہ شہ لولاک لما خلد میں جانے سے روکیگا جو رضوان مجکو دیکھ کر قامت سر و چین قدرت حق کچھ زمین پر نہیں انسان ہی مداح نبی اوسکی تو صدف میں عاجز ہو بشر کا ادراک جب سے دیکھا شب معراج میں جنوں کی وصف حضرت ہے کہیں نطق و بیان سے باہر خلد میں کرتے ہیں تعمیر مکان اپنے لئے حمد کے بعد ہے خطبہ میں صفت حضرت کی</p>	
	کیون نہ ابرار کرین وصف ملائک میرا شہ ابرار کی ہے میری زبان پر تعریف	
جیسے مائل چشم بلبل ہو گشتا کی طرف		یوں نظر ہے روضہ محبوبہ انکی طرف

در بحر مائش جنوں بے قیود - فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

در بحر مائش جنوں بے قیود - فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

چھوڑ کر کیونکر میں جاؤں کو چہ حضرت کہیں و لولہ جوشِ جنون میں پھر اسیری کا ہوا نقشِ پائے مصطفیٰ کا جب خیال آیا مجھے پھر بڑھی وحشتِ جنابِ مصطفیٰ کے عشق میں یاد آتے ہیں جو رخسارِ نبی گلزارِ میں میں پیاسا شربتِ دیدارِ پیغمبر کا ہوں حق نے بخشا ہے وہ جلوہ عارضِ پُر نور کو ملگسی جب کو گدائی آپ کے درگاہ کی جانِ حضرت نظر ہے اس طرح یاں ملے گی	پاؤں اب بڑھتا نہیں سچا بلغِ رضوان کی طرف دل چلا ہے پھر نبی کی کُلفِ پہچان کی طرف رات بھر تک تارہا ماہِ درخشان کی طرف یہ چلا ہے پھر جنونِ مجکو بیابان کی طرف دیکھ کر روتا ہوں میں گلہائی خندان کی طرف جاؤں کیا ہے خضر تیرے آجیو ان کی طرف ماہ تابان کی نظر ہے سوتے تابان کی طرف وہ نہ جائیگا کبھی ایوانِ خاقان کی طرف دیکھتا ہے جس طرح درویشِ سلطان کی طرف
--	---

جب اوٹھو نگاہ سے اسرارِ روزِ حشر کو
دوڑتا جاؤں نگاہ میں محبوبِ یزدان کی طرف

رولیف القاف فوقانیہ

مجھ کو نہیں ہے جنتِ ماوا کا اشتیاق اللہ کو بھی تھا شبِ معراج کس قدر اکسیر کی نہیں پیہوس ہوس مجھے	دل میں بھرا ہے شیرِ بے بطحا کا اشتیاق اپنے حبیبِ سید والا کا اشتیاق ہے مصطفیٰ کی خاکِ کعبہ کا اشتیاق
--	--

در بحرِ مضارع مشعر انزب کفوف مقصور مقفول فاعلات متعاقب فاعلین

<p>تھوکر سے جس نے سیکڑوں مجھے جلا دئے ہے دلیں میرے عشق حبیبِ خدا کا داغ سودا ہے سرین اور دل مضطرب پیتا مہِ نظر ہے چشمِ رسولِ خدا کی دید دیکھیں اگر کہیں قدِ بالاے مصطفیٰ یوں منتظر ہوں جلوہٴ یوئے رسول کا اللہ جل بستانہٴ نازیز کو دکھائے</p>	<p>ہو کیوں مجھ کو ایسے سیحا کا اشتیاق پھر کیا ہو سیرِ لالہ مصححہ کا اشتیاق یارب ہے کسکی زلفِ چلیپا کا اشتیاق آنکھوں کو کیا ہو نرگس شہلا کا اشتیاق حوروں کو خلدین نہو طوبے کا اشتیاق نبیل کو جیسے ہو گلِ عنا کا اشتیاق دلیں بھر ہے مرقہٴ مولا کا اشتیاق</p>
---	--

اپرا لغت سید والا کی کر قسم
 تجھ کو اگر ہے عالم بالا کا اشتیاق

<p>دلیں اپنے ہے حبیبِ خالق اکبر کا عشق رات بھر رہتا ہے مصروفِ یارتِ خواہ آپ کے لبائے شیریں کا سنا ہو جب وصف جبین دم بھر تھانہ جبریل میں کو چرخ پر نورِ وندان نبی کا وصف شاید سن لیا اُلفتِ نورِ خدا تجھ میں ہے ایمان کی</p>	<p>خاتمِ جان کانگین ہے مصطفیٰ کے درِ عشق اس قدر دل میں بھر ہے روضہٴ انور کا عشق ترکِ رضوان نے کیا ہر چشمہ کو ترکِ عشق تھا ملک کو اس قدر کونین کے سرور کا عشق اصف کو بھی تیرا دریا نہیں گوہر کا عشق وسمہٴ ابروئی دینِ حق پر پیغمبر کا عشق</p>
--	---

مہجرِ اہل سخنِ مخدوف - فاعلان - فاعلان

قبر کی ظلمت میری عین تجلی بن گئی	ہو یا رشک بد بینا رخِ تور کا عشق
شادمان ہو کر کیا ہے جان؟ مال اپنا تار	جز صحابہ کون کر سکتا ہے پیغمبر کا عشق
مولدِ حضرت ہے بیت اللہ حلقہ کی ہے	خانہِ دلین سما ہے خدا کے گھر کا عشق
رات بھر اس کی نظر رہتی ہے تیرے کی طرف	ماہِ تابان کو ہے نقشِ یاسے پیغمبر کا عشق

لیلیٰ

خونِ روزِ حشر اسے اپرا اُٹھ بٹلون میں

جس کے دلین ہو جنابِ شافعِ محشر کا عشق

ردیف الکاف

اے حبیبِ کبریا روحی فداک	اے شہِ ہر دوسرا روحی فداک
مقتدائے انبیا روحی فداک	پیشوائے اصفیا روحی فداک
آپ کا ہے آستانِ عالیہ	مرجعِ شاہ و گدا روحی فداک
دیکھ کر صورتِ خدا نے آپ کی	خود کہا صل سٹے روحی فداک
درد و غم سے جان بلب ہوں یا رسول	یکجہ میری دہا روحی فداک
آپ کی ہے ذاتِ اقدس یا رسول	نظمِ شایعہ روحی فداک
مجھ کو رو یا میں دکھ دو یا نبی	وہ رخِ بدر الدجی روحی فداک
ہوں درِ والا کا میں جا رو بکش	ہے یہ میرا دعا روئی فداک

در بحرِ اسدِ محمد و وف - خاتونِ فاطمہ علیہ السلام

<p>روضہ اقدس پہ آکر یہ کہوں خاتمہ حق کا دکھا دو راستہ</p>	<p>مصطفیٰ یا مجتبیٰ روحی فداک دو جہان کے رہنا روحی فداک</p>
<p>بجٹو انا حق سے اس اپرار کو شافع روزِ حزنِ روحی فداک</p>	
<p>روئے انور دیکھ کر جن و بشر حور و ملک روضہ والا سے حضرت پر درو و حساب یا الہی ہم کو حضرت کا دکھا دے روی پاک غیر ممکن ہے کہ ہواک حرفِ فقر سے رقم اک نظر دیکھیں قیاس و جانے تصدیق ہوں ابھی لگتے ہیں آستانِ بوسی کی حیرتیں سب دیکھ کر رخسارِ حضرت کا جمالِ جانفزا حامی دارین حضرت کو کیا اللہ نے آستانِ پاک پر جا رو بکش با صدا و ب آپ کے در پر مہیا کا بھی گزب سکین نہیں</p>	<p>ہو گئے ہیں بخیلِ حزن و بشر حور و ملک پڑھتے ہیں شام و سحر تہِ بشر حور و ملک کہتے ہیں با چشمِ تہِ حزن و بشر حور و ملک وصف سب لکھیں اگر جن و بشر حور و ملک وہ رخ رشکِ تہِ حزن و بشر حور و ملک آپ کے روضہ کا در جن و بشر حور و ملک شیفتہ ہیں کس قدر جن و بشر حور و ملک کیون نہیں سب بیخیز جن و بشر حور و ملک رہتے ہیں آٹھوں پیر جن و بشر حور و ملک مجمع ہیں اس قدر جن و بشر حور و ملک</p>
<p>روضہ اقدس پہ آکر یہ کہوں خاتمہ حق کا دکھا دو راستہ</p>	<p>مصطفیٰ یا مجتبیٰ روحی فداک دو جہان کے رہنا روحی فداک</p>

درجہ اول شمسِ محمد و وف - فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

روایف لام

فروغِ نو خالق ہے لغائے احمد مرسل	رضائے حق تعالیٰ ہر ضائے احمد مرسل
کیا جسمِ مہر اپنے حبیبِ خاص کا حق نے	دو عالم ہو گیا محو لغائے احمد مرسل
تصور آکا کیوں چشمِ عالم میں ہو نہ ہر	نبی یہ مردِ مک ہے نقشِ پائے احمد مرسل
خدا خود آپ کا دل ہے مکہ و تسنن میں	بشر سے غیر ممکن ہے ثنائے احمد مرسل
دلِ موس میں کیونکر ہو نہ داغِ اُلفتِ حضرت	سو یاد بنگیا نقشِ دلائے احمد مرسل
اوسے کیا مغفرت کا خوف ہر روز قیامت	ہو اے جانِ دل سے جو فدائے احمد مرسل

ہوس اپرا رکے دلیں نہو اکسیرِ اعظم کی
اگر ہو دستیاب اب خاکِ پائے احمد مرسل

لوحِ دل پر ہے رقمِ ستیبار کی شکل	جلوہ گر آنکھوں میں ہے احمدِ مختار کی شکل
اک نظر دیکھ لیا جب سے جمالِ حضرت	دلو بھاتی نہیں میرے کسی دلداری کی شکل
مرضِ ہجر ہو زایل ابھی صحت ہو جائے	وہ میساجو کہیں دیکھ لے بیمار کی شکل
ہوس سیرِ حسنِ عشقِ پیہر میں نہیں	اوجِ دل داغوں سے ہر تختہ گلزار کی شکل
پیشوائی کے لئے گئے ہیں خوش ہو ہو کر	جب تلک دیکھتے ہیں آپ کے زوار کی شکل
امتِ احمد مرسل کی کرے گی تعظیم	مغفرت دیکھے گی جس وقت گنہگار کی شکل

در بحرِ نازِ شمسِ سالم - مفاہیلین مفاہیلین مفاہیلین مفاہیلین

در بحرِ نازِ شمسِ سالم - مفاہیلین مفاہیلین مفاہیلین مفاہیلین

	عرصہ حشر میں رخ و رے پہچانوں گا یاد ابرار کو ہے سید ابرار کی شکل	
<p>آپ ساحق نے کیا کوئی نہ پیدا یا رسولؐ آسمان محشر میں ہے سب کو تنہا یا رسولؐ سبز ہو جائے سراخیل تنہا یا رسولؐ خواب میں چمکو دکھا دو روئی زیا یا رسولؐ اپنی آنکھوں سے لگاؤں میں کف یا رسولؐ میرے دل کا مجھ سے رہتا ہو تقاضا یا رسولؐ میں سراپا بن گیا ہوں چشم بینا یا رسولؐ آسمان ہے درپے آزار و انداز یا رسولؐ کون ہے وہ جز نہیں ہے دل سوشید یا رسولؐ آپ عنوان سے منگوا دینا رخ طوبی یا رسولؐ</p>	<p>آستان ہے آپ کا گردون سے بالا یا رسولؐ حق تمہیں پہنائے گا تاج شفاعت یا رسولؐ ہے سحاب لطف سے چمکے ہی ہر دم یہ مسید اختراں ذرہ کا چمکا دو خدا کے واسطے ہمسیر جبریل ہو جاؤں اگر دیدار ہو یا رسولؐ ہند سے کس دن مدینہ کو طلب فرمائے گیے شوقِ نظارہ ہے اس درجہ جمال پاک کا آپ کا مداح اب مجبور ہے لاچار ہے آپ کے ہے جلوۂ رخسار پر عالم فدا تبت بالاکامچکو وصف کرنا ہے رقم</p>	
	کیجئے ابرار پر بھی اب نطفہ الطاف کی مدح پرواز و نمین اک میں بھی ہوں افغانی یا رسولؐ	
رحمت خالق سے میرے گھر دینا آج ر		میرا کرتا ہوں صفِ شاہ ویشان آج کل

میکر میں خوشی و غم کا تاج و تاج خاں خاں خاں

میں گھر دینا آج ر

سینہ میں بچپن رہتی ہے سرچاں آج کل	شوقِ شرب کا نمک پاشِ دل مجروح ہے
ہو گیا ہے گھر مجھے مانند زندان آج کل	عشق کس یوسفِ نقا کا جوشِ نِ دل میں ہوا
کیا کروں میں آرزو سیرِ بستان آج کل	مجھ کو ہے وصفِ گلِ خسارِ پیغمبر کا شغل
کیون نہ ہوشِ ادب میرا باغِ ایمان آج کل	اس زمین میں بور ہا ہونیں نہالِ نعتِ پاک
آپ کی چشمِ کرم ہے میری درمان آج کل	دور ہو سب و دل اپنا نہ کیوں ایشاہِ دین
پانی پانی زرشک سے ہے آبِ حیات آج کل	کیا سنی جان بخشی لبہا سے حضرت کی صفت
لوگ کہتے ہیں اٹھایا کس نے طوفان آج کل	چشمِ حضرت کے تصور نے رولا یا اس قدر
خانہ خورشید ہے اپنا شبستان آج کل	اپنے سینہ میں بہا ہے عشقِ خسارِ رسول
حال رہتا ہے بہت اپنا پریشان آج کل	زلفِ حضرت کا ہے میرے سر میں سووا سقد

نعت میں امیرِ ارکانِ کلام دل پسند
 میں ملکِ سنی فلکِ آفرین خوان آج کل

ردیف میم

پہر جیتے جی ادھر سے ادھر کو نہ آئیں ہم	تائیدِ بخت سے جو مدینہ کو جائیں ہم
جب وصفِ جلوہ رخِ روشن سنائیں ہم	خورشیدِ واہِ چرخِ برین پر ہوں منھل
چلکر مزارِ پاک پر آنکھیں نہ پھمائیں ہم	حورون کی گنگو ہے یہ ہر دم بہشت میں

دو مصرعے اس شعر میں انحرافِ مکتوفِ مخدوف - منقول فاعلات منافیہ

گردش سے آسمان کی چٹاوت بجے حضور	جور و جفا کی چرخ کہا نکسا ہٹا پین ہم
حق نعت پاک کا نہ ادا کچھ بھی ہو سکا	کیونکر ہر آکر ایکو صورت دکھائیں ہم
ہے از روپ اپنی کہ بجائے یہ مٹھن	کیا ہو کہ جام شربت دیدار پائیں ہم
ہے از روئے دل کہ ہونچکر مدینہ میں	گردن سلام کے لئے اپنی ہکائیں ہم
رضوان کی خلد میں یہ تمنا ہے رات دن	چلکر دیار نور خدا کا بسائیں ہم
اسرار غیب کے نظر آنے لگیں ابھی	خاک مزار شدہ کو جو سرسہ بنائیں ہم
لکھنا ہے ہکلوب کہ مصطفیٰ کا وصف	مضمون کوئی ملک عدم جا کے لائیں ہم
<p>اہلارہم کو لکھنا ہے نعت شہنام</p> <p>پر عقل کل کا پائین تو غامہ بنائیں ہم</p>	
وصف چشم نبی سنائینگے ہم	خوب تر گس کو اب رو لائینگے ہم
سوچینگے درود پڑھ کر ہم	اپنی قسمت کو آزمائیں گے ہم
نعت لکھ کر صبرِ غامہ سے	علاجِ خفتہ کو جگائیں گے ہم
عشق ابرصے سرور دین میں	شمع کی طرح سرکھائیں گے ہم
در مرقد پر اپنے اشکوں سے	آتشِ شوق کو بجھائیں گے ہم
کیا مقدمین تہا ہی حضرت	واغ پر داغ روز کھائیں گے ہم

در وصف سوس مجنون و غمگین۔ مائیں بغافلِ عقل۔

عشق حضرت مین کہینچکر اک آہ	مشعل چرخ کو بھائی گئے ہم
یاد آئی ہیں دیدہ حق بین	چشم سے چشمہ اب بہائیں گے ہم
استان مزار سے اٹھکر	خلد تک بھی نہ آئیں جائیں گے ہم
کہ نہ پہچا درود حضرت پر	کیا قیامت میں منہ دکھائیں گے ہم
جانب ہند دیکھو ابرار	
جا کے طیبہ کو پہر نہ آئیں گے ہم	
وصف حضرت کا رقم کرتے ہیں ہم	دعویٰ اور ننگ ہم کرتے ہیں ہم
وصف لکھتے ہیں شہ ابرار کا	علم کو اپنے علم کرتے ہیں ہم
بہر شہید عدوے شاہ دین	عزم اقلیم عدم کرتے ہیں ہم
نعت حضرت مین بسر ہوتی ہو عمر	شکر حق کا دمہ دم کرتے ہیں ہم
چہرہ پر نور حضرت کی صفت	صفوہ دل پر رقم کرتے ہیں ہم
بہر تسلیم نہ انوار حق	مثل گردون پشت خم کرتے ہیں ہم
لکھتے ہیں جب وصف چشم مصطفیٰ	شاخ زکس کو قلم کرتے ہیں ہم
آپ کے وصف دہن مین ہے سکوت	اس جگہ گفتار کم کرتے ہیں ہم
راہ عشق سرور کو نین مین	پاؤں کو ثابت قدم کرتے ہیں ہم

دیگر مل مسدوس - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن -

ہر نفس لیتے ہیں ہم نام رسول	اس طرح سے حفظ دم کرتے ہیں ہم
کیون نہوں ابرار مقبولِ خدا	مدحت شاہِ اعم کرتے ہیں ہم
ردیفِ لون	
بطلع لکھا ہے وصفِ دندانِ شیرین	ہوئے غوطہ زن ہر شعر میر آبِ گوہرین
دن کیا میں جو ہے جلوہ درِ دندانِ سرورین	نہ ایسی آبِ گوہرین نہ ایسی تاب جوہرین
لمع اور لکھا میں اوصافِ لبِ تین	شناور ہو گیا ہے میرا خامہ حوضِ کوثرین
جانِ فزا جیسی ہے گیسوئے پیہرین	وہ نکبتِ مشکِ اذوقین وہ خوشبوئے عنبرین
تھی کہ وصفِ سبزِ خطِ بٹی لکھتے	چراتے آہوی خامہ کو ہم صحرائے اخضرین
دی پاک حضرت آئینہ ہے ذاتِ خالق کا	نظر آتا ہے نورِ کبریا رخسارِ انورین
ن کیا ہو علاوے جو چکر لکھا ہے شیرین	نہ مصرعِ مینِ شکرین نہ ہے قندِ مکررین
یادِ جنابِ سیدِ عالمِ عبادت ہے	ہزاروں بار نامِ پاک لیتا ہوں دن بہرین
ہے او نہرِ عاشقِ یادِ خود عاشقِ خدا پرین	یہاں تو عقلِ کل کی بھی پڑی ہے عقلِ حکمرین
دن کیا تیرے رفتارِ مہوارِ شہِ عالم	نہ وہ سرعتِ صبا میں ہے نہ وہ تیزی ہے میر
نایابیِ ابرارِ عالم کو عذابوں سے	بجز ذاتِ مبارک آسرا کس کا ہے بخشین

در بخیر از دشمنانِ عالم و مخالفینِ مخالفینِ مخالفین۔

کون ہے حامی ہمارا یا شفیع المذنبین	آپ ہی کا ہے سہارا یا شفیع المذنبین
بتلائے درطہ دریا کے غم میں آجکل	لو خبر میری خدارا یا شفیع المذنبین
چرخ تک پا کر سائی بنگیا ہے مابہتاب	کفش زرین کا ستارا یا شفیع المذنبین
عرض حاجت در حرم حضرت محتاج نیست	جانتے ہو حال سارا یا شفیع المذنبین
آپ کا مداح ہے بیشک عزیز مصلحت	اور خالق کا پیارا یا شفیع المذنبین
ہے سکندر آستانِ پاک کا جاروب کش	آپ کا دربان ہے دارا یا شفیع المذنبین
استدرب دور ہونین روضہ پر نور سے	زندگی ہو کیا گواہ یا شفیع المذنبین
نعت لکھنے کی خدا سے پاک نے توفیق دی	نجات چمکا ہے ہمارا یا شفیع المذنبین
حالِ دل کس سے کہوں کوئی مری مفتانہ میں	کیا کرونین غم کا مارا یا شفیع المذنبین
عاصیوں نے آپ کو نیچے لوٹے حمد کے	جس گہری دیکھا پکارا یا شفیع المذنبین

در بحر اسلم مشنِ خود و فہم - خلائق خلائق خلائق خلائق

در بحر اسلم مشنِ خود و فہم - خلائق خلائق خلائق خلائق

بخشش ابرار کو کافی ہے روضہ حشر میں
آپ کا بس اک اشارا یا شفیع المذنبین

پڑھوں وصفِ گلِ خسار حضرت جب گلستان میں	گلِ خندان غل ہو کہ جہکائیں سر گریبان میں
یغمر وصف حضرت کا ہے منقارِ عنادِ دل پر	کہلا ایسا گل رنگین نہ کوئی بلغِ امکان میں
ابھی تیج و تاب اس درجہ ہے کیوں مثلِ سنبلی	پہنسا ہے دل یہ کس حلقہ کیسو بچان میں

<p>خیال لعل پہلے نبی میں جان نکلی ہے نغم فرقت سے دیوانہ بنا تنکے چنے اُسے نبی کی بارگاہ میں یہ کہنا جبریل نے آ کر لب جان بخش حضرت کی صفت لکھنے کو جب عیسیٰ ہو عالم میں جب حسین خدا داد آپ کا ظاہر نبی کی یاد میں ہر اک قدم پر اشک طاری ہے بہلا پھر کس طرح ہم جلوۂ نور خدا وہ کہیں</p>	<p>مراد فن بنایا چاہئے ملک بخشان میں نیپائی دسترس جب نکتہ چین میرے دیوان میں نہے قسمت گدا بھی آکے بیٹھا قصر سلطان میں سیاہی خضر نے دالی حجاب آبِ حیوان میں میرکنعان چہا پخت سے جا کر چاہ کنگان میں مدینہ کا سفر مہینے کیا ہے فصل باران میں کہ نکلا الترائی جب نکالی فال قرآن میں</p>
<p>نبی کی زلفِ مشکین کا ہون ابراہیم قیدی پس مردن بنانا قبر میری سنبستان میں</p>	
<p>نور خدا ہے سوے رسالت مآب میں دندانِ معطی کا رہ لائے اگر خیال خدین نور باریتیمبہ سر کا عشق ہے لو نام جب نبی کا تو مسل عیسیٰ پڑ ہو ادنیٰ سامعہ ہے یہ شغلِ بزد کا تہمتی نہیں ہیں یاد نبی میں سرشک چشم</p>	<p>کیون ہر وہ ماہِ منہ نہ چہا پخت سحاب میں گو ہر ہر قطرہ اشک کا چشمِ آب میں شمس و قمر مجھے نظر آتے ہیں جواب میں یہ سہ لکھا ہے خدا کی کتا ب میں طاہر نہ گناہ گار ہے فوجِ باہر وریا سا گیا ہے مگر میں جاہل</p>

دیکھو مضامین شریعت کو خوب ملاحظہ فرمائیے

در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام
در بحر فضائل حضرت زین العابدین علیہ السلام

محمد مالک دنیا و دین ہیں	محمد رحمت اللعالمین ہیں
محمد دین اہل یقین ہیں	محمد باطنی دین مستین ہیں
محمد دستگیر تنبیین ہیں	محمد مالک حلد برین ہیں
خدا کے معدن قدرت کے بیشک	محمد گوہر درخشین ہیں
زمانہ کیون نہوشیدائے حضرت	حسین ہیں خود بر و ہین جبین ہیں
کہوں کیا و بد بر سلطان دین کا	کہ سب چودہ طبق زیرنگین ہیں
بنی ساکون ہے حق کا پیارا	و ہی محبوب رب العالمین ہیں
لکھوں کیا حال مشتاقان طیبہ	پریشان ہیں بہت اندوگین ہیں
لکھی ہے عسر بہر نفث پمبہ	مری شاہد کراما کا تبیین ہیں
ہی ایسا مرتبہ حضرت کا بالا	کہ زیب مسند عرش برین ہیں
نکہہ ابرار خوف روز محشر	
تری حامی شفیع المذنبین ہیں	
روایت الواو	
وہ نہ قاعی حق جو کہیں بے نقاب ہو	ہر ذرہ درہ مردک آفتاب ہو
حورون کی انکھ کے لئے ہو توتیا چشم	خاک در رسول اگر دستیاب ہو

لکھین جو وصف عارض گل فام مصطفیٰ
 ہو گناہ آستانِ پیغمبر سے میں جدا
 یثرب کی سبز زمین دکھائی نہ ایجاہار
 کیا اونکی مرتبہ کو رستم کر سکے بشر
 وصف لب جناب کا ادنیٰ اس یہ فیض ہے
 دل میں بہری ہے چاہ رسولِ انام کی
 پیر کیون ہو روزِ حشرِ نعم مغفرتِ مجب

خاتمہ ہمارے ہاتھ میں شاخِ گلاب ہو
دنیا میں لاکھ بار اگر انقلاب ہو
اے گردشِ فلک ترا خانہ خراب ہو
تصنیفِ جنکے حق میں حنہ کی کتاب ہو
ہر نقطہ میرے شعر کا اصلِ حوشاب ہو
سیاہ و ار کیوں نہ مجھے اضطراب ہو
جب دستگیرِ شافعِ یوم الحساب ہو

مضمونِ نفتِ پاک کا لکھو چپنا ہوا
ابراہیم شاعر و نین تو تم انتخاب ہو

صفائی روضہ نے ایسا کیا بیہوش شدہ کو
خیالِ خالِ روئے پاک کیونکر قلب سے جاے
تصدق ہوں مہ و خورشید اگر آج گرد و گ
جو کرتی جلوۂ نورِ خدا کا ایک نظارہ
درِ حضرت کی درباری نہ دی کیوں بجٹے ہنگو
کیا شکرِ خدا کیا کیا شب معراج حضرت :-

کہ جسے غش تجلی دیکھ کر آیا تا موی کو
مٹائے کس طرح کوئی بھلا دل سے سودا کو
اگر دیکھیں مین پر آپ کے نقش کف پا کو
خفتا اس طرح پہر عشق یوسف کا زلیخا کو
یہی ہے رنج و حسرت قبر میں جبرید و دارا کو
بنایا فرش پا انداز جب عرش معنی کو

در بخش اول به بیان مسأله پرداخته و در بخش دوم به روش تحقیق و در بخش سوم به نتایج و در بخش چهارم به نتیجه گیری پرداخته شده است.

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

اگر عذاب قیامت کا خوف رکھتے ہو	تو ہوشیار ہوا سے غافل و درود پڑھو
کہان کے جگر و نین تم پہنیں ہے ہوا ابرار	یہاں سے سوئے مدینہ چلو درود پڑھو
<p>خدا فی دی ہے وہ شانِ معظم شاہِ نشان کو دہن میں دیکھ کر دندانِ پیغمبرِ آریا شفاعت کے بہرہ سے پر خوشی سے سقا پڑھو اگر اک قطرہ آبِ مدینہ ہاتھ آجاتا کہان پہر دل ربانی کا اثر تھا حسنِ بقیعین کہوں کیا میں جو کچھ زخمِ سارِ حضرت کی جگہ لیتا نبی کے گیسو پہچان کی لکھتا ہوں ہر صفت و رسم بہارِ بوستانِ رونی حضرت کی صفت سنتے نہ ڈالی آنکھ پہر گر حنینِ بہشتی پر کسی سے کیا سنا ہے وصفِ مرقماتِ حضرت</p>	<p>کہ سمجھا روحِ اعظم دیکھ کر عین او کی دربان کو نہ دریا میں صدف کو اور صدف میں غلط کو کہ گنجائشِ ترازو میں نہیں ہے میرے عیارِ حق نہ جانا خضر کو لپکے سکندرا آبِ جیوان کو نبی کے ہر رخ سے فیض پہنچا ما کو خان کو فلک پر ماوتاباں اور خورشید در شان کو گلستان میں نہیں جاتا ہوں بہرِ سنبلستان کو تو پہر تصنیف کیوں کرتے بے بلا سعدی گلستان کو اگر دیکھے کوئی حسنِ رخِ محبوبِ نیران کو چمن میں چاک کیوں گل نے کیا بے گریبان کو</p>
رقم کر نیکو نعت ابرار ہم مسطر بنائے گئے	کہورِ ضوان سے لاتارِ نگاہِ حورو و غلمان کو

در بحرِ شمعِ شمسِ سالم
ہوا بے کجائے حق
مقامِ عجلت و عجز
مقامِ عجلت و عجز

ہو گیا عشقِ جنابِ شہِ دیشانِ محکو
 صفتِ لعلِ دگر چشم سے جاری ہیں سرِ شک
 خوابِ مینِ عارضِ گلِ فامِ دکھا دو محکو
 کیون نہ تقدیر نے تیرے کا دکھا یا میدان
 زندگی ہجرِ پیرِ مینِ نہیں ہے درکار
 اسلئے مینِ درِ حضرت پہ پڑا ہوں آکر
 تیغِ و تاباں دلِ مضطر کا نہ کیوں بڑھیا
 حالِ ہجرِ تیرے مین وہ ہوا ہے ابتر
 حضرت کی لکھائی کی تمنا ہے مجھے
 سرِ قد اکبر کو حاضر ہوں درِ حضرت پر

ہاں پسند آیا ہے اپرا رکا دیوان مجھ کو

محمدؐ صاحبین اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو
چایا اکثر دوزخ سے اپنی ساری امت کو
وئے جبریلؑ شیدا جب جمال مصطفیٰؐ ادیکھا

وہ کہ جو کچھ تم نے سنا ہے وہ سب میرا ہے اور میں نے تم کو اس کی خبر دی ہے

ہی بخشش اس کے لئے حشر میں کلمے	وہ شافع محشر مرا مو لائے مدینہ
آتے ہیں بیان جن و بشر اور ملائک	وہ کون ہے جسکو نہیں پرواے مدینہ
ہی عشق میں اسکے مبری وحشت کو ترقی	تنکے نہ کسیدن مجھے چنواے مدینہ
ہر خار بیان کا گل خندان سے ہے بہتر	گلزار سے شاداب ہے صحر اے مدینہ
گلگشت جنان سے بے فزون سیران کی	جبریل امین ہے چمن آراے مدینہ

ہر دم یہ دعا روز بان رہتی ہے اپنی
خالق کہیں اپرا رکھو پوچھاے مدینہ

کمال شہ عالم کا ہے قاسم سے زیادہ	ہے اسکی صفت حد لکھنے سے زیادہ
کیا حال کہوں اشکو و کا عشق بنوئی میں	میں آنکھوں کے چشمے مری فکر سے زیادہ
اوصاف شہ دین ہیں فزون حد گمانے	یہ جس سے میزان تو ہر دم سے زیادہ
کیون فخر نہ گردون پہ ہو شیر کے نہیں کو	ہر ذرہ بختے میں ہے اسی سے زیادہ
ہر وقت در سید لولاک لسا پر	ہنگامہ ملائک کا ہے مروغہ زیادہ
بہر جا سب حشر کا میدان انہیں ہے	اوس ماہ کے مداح ہیں انجم سے زیادہ
کیون وصف نبی میں مترنم میں عناول	یہہ نغمہ ہے آہنگ ترنم سے زیادہ
کس صاحب اعجاز کی توصیف لکھی ہے	خامہ کی صدا میں ہے انترنم سے زیادہ

درجہ نبی صریحاً لکھ دیا ہے
مفصل مفاہیل مفاہیل

<p>ادس ماہ رسالت کا ہوا جبکہ ہمیں عشق تعریف عبت کرتے ہیں سب خندہ گل کے</p>	<p>داغ دل حد چاک ہے انجسم سے زیادہ خوش تر نہیں حضرت کے تبسم سے زیادہ</p>
<p>ابرار کسی اور کا دیوان تو دیکھو مداح پہلا کون سا ہے تم سے زیادہ</p>	
<p>کوئین کا سرا ہے سلطانِ مدینہ تا بندہ ہوا جسے درخشانِ مدینہ دربانِ مدینہ ہے وہ دربانِ مدینہ آجائے ہو اے چغتایِ مدینہ یارِ رہے شاداب گلستانِ مدینہ تا حشر نہ بہولون گامین احسانِ مدینہ اک دل ہے وہ سو جان ہے قربانِ مدینہ ہو روح مرئی مرغِ خوش الحانِ مدینہ رحمت کا ہیا بان ہے میدانِ مدینہ ای صل علی شمعِ سبتانِ مدینہ ہر دم جو رہی دل سے شہنا خانِ مدینہ</p>	<p>عالم سے دو بالا ہے کہیں شانِ مدینہ ظلمت کار ہا نام ہی باقی نہ جہانین کہتی ہیں جسی حاملِ احکامِ الہی فردوس برین میں ہے یہ حور و کلی تمنا تا حشر نہ ہو دخل یہاں بادِ خزان کا مدفن کے لئے مجھ کو جگہ دی ہے کرم سے مولائے مدینہ پہ تصدق ہے میر جان جس وقت چھٹی تیر غماص سے الہی ہر کام پہ ہوتے ہیں گنہ عفو یہاں پر پروانہ بنی کیون نہ بہلا طائرِ سدرہ ابرار یقین ہے کہ وہ ہوا ملکِ جنت</p>

درجہ اربع شمس الخرب مکتوف محمد زکریا مسعودی مفاہیل نظامیہ فہرست

روایت یابی تختانی

جلوہ گر لاکہ فلک پر مہ کامل ہو جائے	منفعل چہرہ حضرت کے مقابل ہو جائی
آرزو اپنی پی ہی کہ ملون حضرت سے	ذرہ خورشید سے اپنی کہیں اصل ہو جائی
خواب میں اہل دل دیکھے جو ردی تھڑ	آپکی دولت دیدار کا سائل ہو جائے
صحیح گزار میں حضرت کی اگر لغت پڑھوں	نغمہ وصل علی صوتِ عناد دل ہو جائے
شاد اس درجہ ہوں سنکر مار رنگیں اشعار	باغ فردوس کا مولود کی محفل ہو جائے
سر کے پہل راہ مدینہ کی کرنیگی حطم	دل اگر سینہ میں اک شوق کی منزل ہو جائے
عہدہ وہ عقدہ کشائی کا ملا حضرت کو	نام لو مہتہ سے تو آسان ابھی مشکل ہو جائے
ہو اگر اک نقطہ لطیف پیچیدہ مجھ پر	مدعا و نون جہان کا ابھی حاصل ہو جائے
صدق دل سے جو رسالت کا کوئی ہو مقرر	دوزخی ہو تو وہ فردوس میں داخل ہو جائے
عشق محبوب خدا کا یہاں شر کہتا ہے	ہو اگر نیک ناقص بھی تو کامل ہو جائے

دیگر سب مومن مجنون مطلق۔ خلائق خلائق خلائق خلائق۔

دیگر سب مومن مجنون مطلق۔ خلائق خلائق خلائق خلائق۔

آدمی کیا کہ فرشتی بھی خدا ہیں اپرا

کیون نہ حضرت پہ تصدق یہ مراد دل ہو جائے

ہماری آنکھ کا قطرہ گھر ہے

شفیع عاصیان خیر البشر ہے

خیال مصطفیٰ میں چشم تر ہے

گنہ گاروں کو کب محشر کا ڈر ہے

<p>لکھا ہے حال معراج محمد وہ صورت نور کی دیکھی جو سینے عیان ہے جلوۂ ماہ رسالت نہ پوچھو لذت دیدار حضرت لکھوں کیا صد نہ ہجرت بنی سے دکھا یارب دیار مصطفیٰ کو لٹا دو لقت جان روضہ پہ چل کر حسد اکی او سطرف ہے چشم حرم</p>	<p>دماغ خامہ بھی اب عرش پر ہے بہ شکل آئینہ حیران نظر ہے مزار پاک اک برج قمر ہے وہ چہرہ باغ قدرت کا ثمر ہے مری پہلو میں سو ٹکڑے جگر ہے یہی ورد زبان شام و سحر ہے حبیب کبریا کا عشق اگر ہے رسول اللہ کا جس دل میں گھر ہے</p>
--	--

لکھا کر لغت کا دیوان ایرار

یہ تیرا نوشتہ راہ سفر ہے

<p>خداوند کے رخ پر نور پر یہ سارا عالم ہے مجھی کیوں ہونہ استغنا گدا فی شاہ شریں خال کعبہ ابرو حضرتین میں ہم گر بایں یہودی نے دیا جب زہر تو کہا ناہو گویا زیادہ طاقت انسان ہے تو صیف تنگی</p>	<p>کہ جنکے نور سے روشن سریر عرش اعظم ہے مرے حق میں در خاک بنی الکیبر اعظم ہے ہمارے اشک کا ہر ایک قطرہ آب زفرم ہے نہ کہا میں آپ مجھ میں یا نبی امیرش سم ہے جہان تک صف لکھیں سید کونین کا کم ہے</p>
--	---

درجہ نجات مومن سالم - مفاہیل مفاہیل مفاہیل

در اقدس کے سجدہ سی اوٹھایا پہر نہ سراپا بچا لو یا نبی مداح کو بھی اوسکے فتنے سے دکھا دے مجھ کو امی تقدیر اونچی خواہن صورت مسلمانوں کی دل میں چاہئے عشق نبی ہر دم بنی کے نام پر ہو خاتمہ اس ارفانی سے	نہیں ہو چہ یہ فتنہ فلک میں یاد ن ختم ہے کہ شیطان لعین اک دشمن اولاد آدم ہے کہ ہر دم یاد میں اوس شاہ کے لب پر آدم ہے پی تجلیل ایمان الفیت حضرت مقدم ہے جناب کبریائی میں دعا یہ اپنی پیہم ہے
--	--

اوس پر ہوں خدا سو جان سے ابرار میں ہر دم
کہ جو فتنہ رسل ہے باعث ایجاد عالم ہے

جس قلب میں عشق احمدی ہے دل سلسلہ وار بھیج دی ہے وہ نور خدا کی دہن لگی ہے ساکن جو دینہ کا کوئی ہے عالم میں جو حور یا پری ہے قسمت کی جو کچھ نہ بھی یاد رہی ہے حضرت سے ادسی کو دشمنی ہے نعت شہ دو جہان لکھی ہے	لا ریب وہ عرش ایزدی ہے سو دے گیسوے بنی ہے جان اپنی یہہ محبوبہ دی ہے آدم کی طرح وہ جنتی ہے شیدائے لقائے احمدی ہے پہر سر ہے یہہ اور دیر پہر ہے جو روز ازل سے دوزخی ہے اسید نجات کی قوت بھی ہے
--	--

در بحر پنج سجدہس بقول محمد زون۔ مقول شاعرانہ فحولہ۔

<p>جو خدا دم در گہم نبی ہے جو میکہ نبی کا امتی ہے</p>	<p>جبریل سے او سکو ہم سہری ہے عقیٰ میں عذاب سے بری ہے</p>
<p>پہونچا نہ در بیتی تک ایرار بیہ بخت کی اپنی کو تھی ہے</p>	
<p>گل بین شرمندہ چمن میں آپکے خسار سے منصرت میں اوس بشر کی گفتگو اصلا نہ گو بر دندان پیغمبر سے انجم کو ہے شرم عین گستاخی ہے حیران ہوں کہ چشم کو دو جہان میں بے تکلف وہ خدا کا دوست ہے حلم تو دیکھو دعائی خیر کی اونکے لئے نقد عمر اون شاعر دن کا ہو گیا بیا حیف سایہ طوبیٰ میں روز حشر کو بیٹی کا کون گر یہ مجہد نبی کے حال لکھنی کے لئے</p>	<p>بلبلو کی آنکھ میں گلشن ہے بدتر خار سے عشق ہے جسکو حبیب ایزد غفار سے مہر و مہ خجالت زدہ میں جلوہ خسار سے دیجی تشبیہ کیونکر نر گس بیمار سے جسکو الفت ہو گئی ہے احمد مختار سے ریخ پہونچا جب رسول پاک کو کفار سے جسکو کچھ رغبت نہیں ہی نفس کے اشعار سے ہم نہ اٹھینگے نبی کے سایہ دیوار سے چاہے مسطر بنانا آکسو وٹکے تار سے</p>
<p>دولت دارین ماتہ آئی مجھے اونکی طغیل کیون نہ ہوا ایرار کو الفت شہ ایرار سے</p>	

در بحر مسل مشق مخدوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن -

در بحر مضارع مشتمل از ضرب مکفوف و مخذوف - معقول فاعلان - من هو ان کلمه اولیاء است فعل متکسر مبتدأ خبریه که مضاف الیه بحر مضارع محسن در آخر جمله

۱۲۷

لکھوں صفت جو رومی رسالتاب کی
آئے جو سامنے لبِ معجز نگار کے
جب سے لکھا ہے وصف رسالتاب کا
لائے براق جب شبِ معراجِ جبریل
لکھتی جنابِ سرورِ عالم کی نعت پاک
مداح جو نبیؐ کے ہیں اونپر بزورِ حشر
ہم ہیں گدا جنابِ رسولِ انام کے
ہی آرزو کہ روزِ قیامت میں یا جناب
کہتی ہیں یہ ملکِ شبِ معراجِ چرخ پر
کہتا ہوں نہیں وہ کام کہ حق کو پسند ہے

وصلی بناؤں میں ورق آفتاب کی
 بیقر قدر ہو ابھی اعلیٰ خوش آب کی
 خوشبود ہن میں آنے لگی ہے گلاب کی
 باندھی گئی رکاب مہ و آفتاب کی
 کچھ شکل اب نکالنے کا رِ ثواب کی
 طاقت ملک کو بھی تو نہ ہوگی عذب کی
 منصب کی آرزو ہے نہ ہو کو خطاب کی
 نوبت نہ آئے ہم سے سوالِ جواب کی
 دیکھو تو شان آج رسالت مآب کی
 لکھتا ہوں نعت سرورِ عالیجہ اب کی

ابرار رجب وہ سید ابرار ہوں شفیق
دہشت نہ چاہئے تہمین یوم الحساب کی

دونوں جہانیں ذاتِ نبویؐ ہی
کیونکر لکھو نہیں وصفِ جنابِ شہِ اسم
تنگ گیا ہوں مجھ پر یہ پیرِ میلے اہل

توصیف اونکی عین بشرہ کا کمال ہے
خامہ کو ہے سکوت زبان اپنی لال ہے
جنیا فراق مصطفونہیں محال ہے

<p>پر تو رخ نبی کا ہے کہتے ہیں جسکو میر ہم لکھ سکے نہ کچھ بھی صفاتِ رسول پاک دیکھیں اگر جو یوسفِ مصری بھی ہوں غذا ہیں مہر و مہ فلک پہ حجل دیکھ کر حلال توصیف کیا مکانِ مقدس کی ہو قسم عاجز ہو جب صفاتِ پیغمبرِ عقیل کل ہم کیوں نہ شادمان ہوں رقم کر کے لغتِ پاک</p>	<p>ابرو کا عکس ہے جو فلک پر بلبل ہے چہرہ پر اسلئے عرقِ انفعال ہے وہ روئی پاک مصطفوی کا جمال ہے وہ جلوہ حبیبِ شہِ ذوالجلال ہے ذوہ جناب پاک کا مہرِ کمال ہے انسان سے وصفِ سیدِ عالم محال ہے خامہ ہمارے ہاتھ میں شاخِ نہال ہے</p>
<p>نعتِ جنابِ سرورِ عالم کا فیض ہے ابرارِ شاعرِ دن میں جو تو بہت مال ہے</p>	
<p>جسکو دلائے حضرتِ خیرِ الانام ہے سرِ مہِ جنائینِ حور و نکئی چشمِ کجیل کا وہ مرتبہ دیا ہے خدا نے جناب کو بام و درِ مدینہ کا سایہ ہے نورِ بار گردون سے ہے بلند مکانِ رسول پاک للہ اسکو شربتِ دیدار دیجئے</p>	<p>عقی امین اوس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے خاکِ درِ رسولِ علیہ السلام ہے سلطانِ دو جہان ہے جو او کا غلام ہے اور صبحِ عیدِ آپ کے کوچہ کی شام ہے عرشِ برینِ رواقِ معالی کا بام ہے مداح آپ کا تو بہت تشنہ کام ہے</p>

در بحرِ صنایعِ شمس ان ترسہ کثوف مخدوف - معقولِ فاعلات متضامیل فاعلین

<p>لکھتا ہوں نہیں تو لغت مشہدین پناہ کی کیون کر نہ ہوں مراد و دعوالم سے کا پنا کہتی ہیں دام جو کوئی زلف جناب کو جینے کی کیا بغیر میرے کہ ہونو سشی</p>	<p>دنیا کی کار و بار سے کیا مجھ کو کام ہے میرے زبان یہ سید عالم کا نام ہے فختل جو اس میں او نہیں بدو آخام ہے بس ایسی زندگی کو ہمارا سلام ہے</p>
<p>کہتی ہیں سنکے لغت کے اشعار اہل دین ابرار کیا آپ کا شیریں کلام ہے</p>	<p>تختہ یہ دنیا سی ہم پیش خدا لجا ئینگے دولت عشق حبیب کبریا لجا ئینگے حشر کے دن پیش حق یہ التجا لجا ئینگے لغت حضرت جو نہیں لکھتی وہ کیا لجا ئینگے ہم گلستانِ مدینہ کی ہو لجا ئینگے دل میں اپنے الفت نور خدا لجا ئینگے نذر حضرت کے لئے ہم اور کیا لجا ئینگے در دل کی واسطے اپنے دو لجا ئینگے فرش سے ناعرش اگر خود اوٹھا لجا ئینگے</p>
<p>حشر میں ساتھ اپنے لغت مصطفیٰ لجا ئینگے ہم نہ خالی ہا یہ جبا ئینگے جہاں سے یاقین مغفرت ہو جائی عاصی کی طفیل لغت پاک چاہے تو شہ سفر میں ساتھ لجا نا ضرور سر میں اپنے بہر کے روز حشر جنت کی طرف اور تو دنیا میں ہا یہ آئی نہ ہم کو کوئی چیز جا ئینگے شربت تو لجا ئینگے یہ دیوان ساتھ سوئی شرب جو کوئی آئیں گے شہدائی رسول حشر کے دن ناتوان مداح کو روح الامین</p>	<p>تختہ یہ دنیا سی ہم پیش خدا لجا ئینگے دولت عشق حبیب کبریا لجا ئینگے حشر کے دن پیش حق یہ التجا لجا ئینگے لغت حضرت جو نہیں لکھتی وہ کیا لجا ئینگے ہم گلستانِ مدینہ کی ہو لجا ئینگے دل میں اپنے الفت نور خدا لجا ئینگے نذر حضرت کے لئے ہم اور کیا لجا ئینگے در دل کی واسطے اپنے دو لجا ئینگے فرش سے ناعرش اگر خود اوٹھا لجا ئینگے</p>

در بحر طعن عشر محمد و وف۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔
طیبة

اس مریض عشق کو تر کے اہلکار	دیکھئے کب جانب دار الشفا لیجاینگے
یا حضرت میں بس اے ابرار آنسو تم چکے	اشک دریا بنکے اب مجھ کو بہا لیجاینگے
<p>ہو گیا ہے بخت سے عشق رخِ حضرت مجھے دیکھ کر مصروفِ محکمہ شعلِ نعتِ پاک میں جذبول نے دکھایا ہے دیارِ مصطفیٰ آکے میرے کاسین کہہ جاتے ہیں روحِ الٰہی روئے تابانِ نبی کا وصف لکھنے کے لئے سائلِ گنجینہ دیدارِ پیغمبرِ ہون میں کیون مقدر نے چھوڑا یا آستانِ مصطفیٰ کی شبِ معراج حضرت نے یہ حق سے التجا یہ میری فیضِ نعتِ اقدس ہے کہ روزِ حشر کو ترج میں میرا ہو جائیگی میری تشنگی</p>	<p>خالقِ کبر نے کی ہے یہ عطا دولت مجھے آفرین کہتا ہے ہر دم کاستِ قدرت مجھے کہنچ لایا سونے طیبِ شہِ الفت مجھے ہوتی ہے مضمونِ نعتِ شہ کی حاجت مجھے روشنی کی کچھ پیری میں نہیں حاجت مجھے منع و ہرگز نہیں ہے خواہشِ دولت مجھے ہند میں پہ لائی ہے کیوں گردشِ شمس مجھے حشر کے دن ہو شفاعت کا عطا خلعت مجھے دھونڈتی ہے چار سو اللہ کی رحمت مجھے مل گیا اگر آپ کے دیدار کا شربت مجھے</p>
کس لئے ابرار ہو اندیشہ یومِ النشور	خلد میں داخل کریگی الفتِ حضرت مجھے

در بحرِ ملِ شمعِ مخدوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن -

ای دل تو کیوں سلاسل غم میں اسیر ہے	مختار کائنات مراد مستگیر ہے
جن و بشار کو تاب ہے کیا اونچی مدح کی	میر انبی مدحِ خدا سے قدیر ہے
روشن ہے سب جہان پہ مدینہ کا غرچاہ	ہر ذرہ اوسکی خاک کا محسوس ہے
جان ہے فدائے دانہ محالِ رخِ نبی	دلِ دایم زلفِ مصطفوی کا اسیر ہے
دیوانِ نعت پاک میں لکھا اصداد ب	شاعرین ہو گئے ہوں یہ فیضِ اسیر ہے
وہ عنذ لب گلشنِ نعت نبی ہوں میں	حسانِ نامدار مرا ہم صغیر ہے
رتبہ ہے آستانِ کابلند آسمان تک	رفت میں عرشِ آپ کا فرشِ جبر ہے
ہے نام اونکا و روزبانِ راتِ دلِ مجھے	قرآن میں جگنا نامِ بشیر و نذیر ہے
رنگین سننے جو نعت کے مضمون تو بولی خلق	دیوان ہے کہ یہ چین بے نظیر ہے
اعدائے مصطفیٰ کے لئے یہ میرا تلم	تلوار ہے کٹا رہے برچھی ہے تیر ہے

دیوانِ مرصعِ سخنِ انجیبِ مکتوفِ مخدوفِ مظلومِ فاعلاتِ مضاعفِ فاعلیں۔

دیوانِ مرصعِ سخنِ انجیبِ مکتوفِ مخدوفِ مظلومِ فاعلاتِ مضاعفِ فاعلیں۔

مضمونِ غیب ہوتے ہیں ابرارِ مشکشف	
مداح ہے جو آپ کا روشن ضمیر ہے	
چہرہ قدرتِ مرتفع کی فی تصویر ہے	زلفِ حضرت بالیقین والیسل کی تفسیر ہے
جب سے مجھ کو عارضِ حضرت کا آیا ہے خیال	صفیہ دل پر رستم اک نور کی تصویر ہے
ایسا نقشہ ملتے قدرت نے کہینچا آپ کا	محو حیرت دیکھ کر ہر دیدہ تصویر ہے

<p>ای ہوس کہیا کی کیا کرو نہیں جسبوت ہلم غیبی نے دی یہہ کان میں میرے صدا جب دکھا یا نہجئے مجھ کو فرار مصطفیٰ وصف عروجہ حضرت کا پہر آیا ہے خیال آستان پاک کی رفعت سے ہے پست آسمان کسطح شمع رسالت کی صفت ہوگی رقم خواب میں مجھ کو نظر آئے رنج پاک نبیؐ</p>	<p>خاک کوئے مصطفیٰ حق میں سرے اکسیر روضہ محلیہ برین مداح کی جاگیر ہے بنے یہہ سہما عروج کو کب تقدیر ہے اوج پر پھر آج اپنا احسنہ تقدیر ہے اوس بہر قدرت کے آگے ہر بے توقیر ہے شعلہ سان خامہ سرا الزمان دم تحریر ہے اے مری تقدیر ایسی بھی کوئی تدبیر ہے</p>
<p>واسطے سننے کے آتے ہیں ملائک چرخ سے نعت پڑھتے ہیں تری ابراہیمہ تاثیر ہے</p>	
<p>لہی صفت جو میں رسالت پناہ کی دیکھا فرار محبت رسالت بچشم رتر انکھوں کا اپنے حورِ جنان تو تیا بنائے یہہ عرض ہوگی حشر میں مدح کی شہا جز آستان سرور عالم کے خلق میں دیدار مصطفیٰ ہے مشرف ہوا ہونین</p>	<p>دی چرخ نے ملک سے صداواہ واہ کی تقدیر آج اوج پر آتی نگاہ کی پائے جو خاک پائے رسالت پناہ کی بس داد آج دیجئے اس داد خواہ کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی پناہ کی قسمت کھلی ہے اب سر بخت سیاہ کی</p>

در مختصر مضامین شمس الخیر بک غفور مخدوف بغض و اقل عداوت مضامین غافل

میں مشہور کو نین میں لکھتا ہوں جب اشعار

مستحسین سمجھتے کرتے ہیں مسبا پتے پر آئے

اخلاص سے جو لغت نہیں لکھتے ہیں آبرار

اُن شاعروں کے شعر میں کیونکہ لکھنا آئے

مراد دل منع دریائے عشق مصطفائی ہے

وہ مسند ہے بہتاری لامکان کہتے ہیں جبکہ

یہ لازم ہے کہ لکھی با وضو غیب شہر اقدس

برخ روشن جو نہ کہ آپ کا عالم ہوا شیدا

لقب سلطان عالم کیوں نہ ہو مداح حضرت کا

کیا ہے سجدہ اک پتہ درخور شہید رحمت پر

یہ دل سینہ میں آئینہ بنا ہے حق نمائی کا

یہ فیض وصفِ ابروئے محمد ہی اگر کہ دون پر

کہا روح الامیں سے قدسوں کی آیت ہے

کہا وہ ہو گا اگر باوجود قرآن عرشِ نظام ہے

تماشا ہے کہ اس قطرہ کو دنیا کی سمائی ہے

بہتارا ترش یا بند از عرش کبریا ہے

صفت حضرت کی کس تعظیم سے قرآن میں آئی ہے

جمال پاک میں نام خدا کیسا دلربا ہے

سیمان کی طرح زینر لگین ساری خدا ہی ہے

جبین ماہ پر دیکھو وہ داغ جیہ سائی ہے

الہی مجھ کو کس کی آج صورت یاد آئی ہے

یہ نوئے صرے تسلیم گوگردن چکا ہے

یہ کیوں عرش برین پر نور کی چادر چھائی ہے

خدا نے سب خدا ہی جسکی خاطر سے بنائی ہے

شہ ابرار کو ابرار ہمنے خواب میں دیکھا

ہمارے طالع بیدار کی کیسی رسائی ہے

درخور عروج شمع سلیم مفاہیلین مفاہیلین مفاہیلین۔

<p>بشیر نذیر کریم یہی ہے بس اونکی تنائے عظیم</p>	<p>رسول امین لطف حکیم ثمین گوہر بحیر فیض عمیم</p>
<p>امام رسل پیشوائے سبیل امین حنہ اہبط جبرئیل</p>	
<p>رحیم البرایا جمیل الشیم سبحی تقی عمیم اکرم</p>	<p>امام الورا و شفیع الالم سراج منیر رفیع الہم</p>
<p>امام رسل پیشوائے سبیل امین حنہ اہبط جبرئیل</p>	
<p>درخشندہ خورشید و رشک و شمع کہیں کیوں نہ ہر دم بہر جن و شب</p>	<p>وہ بحر لطافت کے والا گہر ہے قرآن مین وصف نبی سر بسر</p>
<p>امام رسل پیشوائے سبیل امین حنہ اہبط جبرئیل</p>	
<p>نہ خامہ کی طاقت نہ تاب زبان نوا آئی صد اغیب سے بیگمان</p>	<p>نبی کے مدارج کبرے کیا بیان جو کی فکر و صف شہر مسلمان</p>
<p>امین حنہ اہبط جبرئیل</p>	<p>امام رسل پیشوائے سبیل</p>

بیان کس سے ہوا و کھا اغرا و جہا	وہ ہیں ایک عالم کے خشنہ ماہ
نہیں بلکہ جہر و عالم پناہ	مر ہے وظیفہ بہر شام و بگاہ
امام رسل پیشوائے سبیل	امین خدا ہبوط جبرئیل
فلک پر گئے جب رسول کریم	بنا آپ کا فرش عرش عظیم
رسولوں نے دیکھا جو لطف عظیم	ہوئے مدح خوان یوں مسیح و کلیم
امام رسل پیشوائے سبیل	امین خدا ہبوط جبرئیل
ہوا جب یہ مژدہ سرت فزا	کہ پیدا ہوئے سرور انبیا
ہنسل خستہ ہی خوف سے گر پڑا	ہر اک بت نے بنیاختہ یہ کھسا
امام رسل پیشوائے سبیل	امین خدا ہبوط جبرئیل
جو مہلا و حضرت کی باقی خبر	ہوئے شاد عالمین جن و بشر
زیادہ نہ کہہ اور تو فکر کر	یہہ کافی ہے وصف شہ نامور
امام رسل پیشوائے سبیل	امین خدا ہبوط جبرئیل

بہلا اونکی تعریف کیا کیجے	بس اب ورد صل علی کیجے
دل و تہان اپنا فدا کیجے	یہی شعر حردم پڑھا کیجے
امام رسل پیشوا ہی سبیل	امین خدا مہبط جبرئیل
بنیٰ الورادہ خدا کا حبیب	مریضان عیسان کے حق میں طبیب
دوسپیکے شمع کا سیہ نقیب	یہہ پرستہ ہیں سارے امیر و طب
امام رسل پیشوا ہی سبیل	امین خدا مہبط جبرئیل
وہ نور خدا شاہ عالی تبار	وہ مختار درگاہ پروردگار
وہ ابریکرم رحمت کردگار	ہے ورد زبان یہہ سخن باریار
امام رسل پیشوا ہی سبیل	امین خدا مہبط جبرئیل
جہانین بہت پہر چکا چار سو	دینے کو چل اب یہہ ہے آرزو
ادب کی زبان پر ہے یہہ گفتگو	کہ پڑہ آب زمزم سے کر کے وضو
امام رسل پیشوا ہی سبیل	امین خدا مہبط جبرئیل

خدا ہے علی کل شیء قدیر	وہ نورِ خدا ہے مراد دستگیر
جہانین نہیں کوئی اوکھا نظر	پر نہیں کیوں نہ درازت امیر و فقیر
امام رسل پیشواے سبیل	
امین خدا مہبط جبرئیل	
اے ابر کرم ہے یہ وقتِ کرم	اگر ہے ہند میں دل پہ رنج و اہم
بلا لومینہ میں شاہِ اسم	یہہ پڑھتا ہوا آؤں با چشمِ خم
امام رسل پیشواے سبیل	
امین خدا مہبط جبرئیل	
مختاری جدائی میں اسی شاہِ دین	بہت مضطرب ہی یہ جانِ خرین
دکھا دو رخِ پاک اے مہِ جبین	بجز اسکے میری زبان پر نہیں
امام رسل پیشواے سبیل	
امین خدا مہبط جبرئیل	
جو قضیہ یہ سعدی کیا	ہو مقبول پیشِ رسولِ خدا
الہی ہے ایرار کا مدعا	او ٹھون قبرے میں یہ پڑتا ہوا
امام رسل پیشواے سبیل	
امین خدا مہبط جبرئیل	

مسدس دیگر بر شعر سعدی علیہ الرحمۃ

لکھوں کیا میں لغت رسول کریم	تانا خوان ہے او لکنا خدا عیلم
حسینم روف الکرم	بشیر و نذیر عطا و عظیم
شفیع و مطاع نبی کریم	
قسیم حبیم نیم و سیم	
بیان کس سے ہوا او لکنا لطف عظیم	وہ مین بحر رحمت کے دریتیم
شفیق رفیق حلیق عظیم	کفیل و کبیل و حید و مخیم
شفیع و مطاع نبی کریم	
قسیم حبیم نیم و سیم	
خدا نے کیا او لکوا یا نبی	ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کبھی
جو کچھ عظم و شان بہر آپ کی	نہ دیکھی کسی میں نہ ہنسنے سنی
شفیع و مطاع نبی کریم	
قسیم حبیم نیم و سیم	
میرا نہ جب کہ پیدا وہ محبوب رہا	جہاں میں ہوا شو عیش و طرب
پری جن دانش اور ملک با ادب	کھڑے ہو کے پرٹھنے لگے سب کے

دیگر تقارب مشن متغیر - فصول فصول فصول

	شفیع مطاع نبی و کریم فیہ جمیم نسیم و سیم	
ہوا چاند اشاری سے شوق یکعلم	کردن معجزہ اولکامین کیا رستم	
	شفیع ائسم ہین وہ کبیر کرم فیہ جمیم نسیم و سیم	
کردن وضع اولکامین یہاں	وہ ہین اشرف الخلق و فخر زمان	
	شفیع مطاع نبی و کریم فیہ جمیم نسیم و سیم	
دیا اپنے سرکار کا اختیار	وہ ہے محمد بان آپ پر گرد گدا	
	شفیع مطاع نبی و کریم فیہ جمیم نسیم و سیم	
ہوا شور بالائے چرخ برین	چلے جب فلک پر شہنشاہ دین	

کہ آئے ہیں شوکت سے سلطانِ دین	غیاثِ امین رسولِ مبین
شفیع مطاع بنی کریم	تیم جیم نیر و سیم
کہ آئے ہیں سلطانِ ہر دور	جیبِ خدا شرفِ انبیا
شفیع مطاع بنی کریم	تیم جیم نیر و سیم
سوئے حند آئے جو شاہِ سل	پڑا مر حبا کا فرشتہ بن عسل
شفیع مطاع بنی کریم	تیم جیم نیر و سیم
نہن آپ سا کوئی عالی وقار	نہ ابا خدا کا کسی پر پیار
شفیع مطاع بنی کریم	تیم جیم نیر و سیم

جو دنیا میں ہیں امت شاہ دین	اور نہیں خوف محشر کا مطلق نہیں
یہ بیک ہے اوکلی دلوں میں یقین	کہ ہیں پیشوا سید المرسلین
<p>شفیع مطاع نبی کریم</p> <p>تیمم جیم و نیم و سیم</p>	
شفاعت کرینگے بروز شمار	بھینگے خدا سے کہ اے کرگار
مجھے شرم آتی ہے پروردگار	یہ ہتے تھے دنیا میں لیل و نہار
<p>شفیع مطاع نبی کریم</p> <p>تیمم جیم و نیم و سیم</p>	
میرے امتی سخت ہیں بیتہار	ہیں اب تیری بخشش کہ امیر و دار
انہیں بچندے میرے پروردگار	یہ کہتے ہیں اب مجھے یوں بار بار
<p>شفیع مطاع نبی کریم</p> <p>تیمم جیم و نیم و سیم</p>	
یہ ہو حکم حق کا کہ میرے رسول	شفاعت تمہاری ہے ہر چہ کو ذلول
کہ تو سب کو بخشا نہ ہو تم ملول	جو تم چاہتے تھے ہر حال میں ملول
<p>شفیع مطاع نبی کریم</p> <p>تیمم جیم و نیم و سیم</p>	

بحکم حنہ اسید المرسلین	جو لیکر چلے سب کو غلہ برین
یہہ بوئے ملک مرحبا آفرین	بلا شک ہو تم اشفع الشافین
شفیع مطاع بنی کبر	
فتیح جیون نیو دیم	
ہے ابرار عالم نہایت حزن	اوسے چین فرقت مین مہرین
بالوا اوسے اپنے دوسرے قرین	کرو رسم یا رحمتہ العالمین
شفیع مطاع بنی کبر	
فتیح جیون نیو دیم	
مسند مس سوم در حال معراج شریف	
شبیر عروج چلے جب وہ مرکز عالم	لگے بجانب افلاک نیر اعظم
فدا تھا پائے مبارک پہ گنبد ظارم	قرین زوارات سے کہتا تھا ہر دم
منم کیسہ عن سلام تو یا رسول اللہ	
ستادہ ام بہ سلام تو یا رسول اللہ	
جو پہونچے چرخ دوم پر غور جاہ و وقار	تو آگے شیش بھٹے آنہ جان و دل سے نثار
نہتا نجوم کو عاشق کی طرح صبر و قرار	یہ کہہ رہا تھا دبیر فلک پکار پکار

در بحر محبت جہول تھو طرح اسنا علیٰ غلہ اتر مناعلین فعلین

<p>منم کینہ غلام تو یا رسول اللہ ستادہ ام بسلام تو یا رسول اللہ</p>	
<p>دہان سے چرخ سوم پر گئے جو میر نی ملا مکہ میں فلک پر تھی کس طرح کی خوشی</p>	<p>تو آگے حضرت یوسف نے پیشوا ہی کی صدا بلند تھی ہر سمت سے یہ زہرہ کی</p>
<p>منم کینہ غلام تو یا رسول اللہ ستادہ ام بسلام تو یا رسول اللہ</p>	
<p>قدم سے چرخ چارم کو جب کیا روشن مستی آگے ہوئے مسند نیا زانگن</p>	<p>بنایا ساخت گردون کو غیرت گلشن ہزار جہ سے غور شد ہتایہ غلغلا زن</p>
<p>منم کینہ غلام تو یا رسول اللہ ستادہ ام بسلام تو یا رسول اللہ</p>	
<p>جو پہونچے شوکت و عظمت سے چرخ پنجم خوشی سے چرخ پہ تارے تھے عابد کے باہر</p>	<p>ہزار شوق سے موسیٰ ملے دہان اگر پکارا و جد میں مریخ اس طرح اگر</p>
<p>منم کینہ غلام تو یا رسول اللہ ستادہ ام بسلام تو یا رسول اللہ</p>	
<p>چہ فلک پہ گئے جب وہ خلق کے رہبر قدم پہ صدقے ہوا وکی مشتری اگر</p>	

نثار ہو کے ارادت سے پائے انور پر	یہ کہہ رہے تھے کواکب بھی تہ زبان ہو کر
مستم کمینہ غلام تو یار رسول اللہ ستادہ ام یہ سلام تو یار رسول اللہ	
گذر حضور کا جب ساتوین فلک تھا خوشی کے مارے جو پہولا نہیں سماتا تھا	عجب ستارہ زحل کے نصیب کا چمکا کہڑا ہوا تھا مودب یہ شعر پڑتا تھا
مستم کمینہ غلام تو یار رسول اللہ ستادہ ام یہ سلام تو یار رسول اللہ	
غریب و عاجز و مسکین ہوں اور بیکس نہیں ہے اسکے سوا کوئی میری دلیں بوس	جو آسرا ہی تو شاہا مہتاری ذات کا بس کرم کرو کہ چھٹوں رنج و غم سے میں بکس
مستم کمینہ غلام تو یار رسول اللہ ستادہ ام یہ سلام تو یار رسول اللہ	
ہوئے ہیں گرچہ ہزاروں جہانیں پیچھے کیا ہے آپ کو حق نے جہان کا سہر	مگر حضور ہیں اون سب کے افسر و سر ہو ایک لطف کی آبرازتہ در پی نظر
مستم کمینہ غلام تو یار رسول اللہ ستادہ ام یہ سلام تو یار رسول اللہ	

کشتہ کیا انداز شہ مطلبی نے

بیتاب کیا مجھ کو مری مضطرب نے

مکی مدنی ہاشمی و مطہری نے

انداز دکھایا ہے نیا اک عرہ ہے

۱۱۱ کتب و ادغام و اکسیر

مکرمہ دوز ہاشم و مطہر

اک رات مجھے خواب میں نور اذکار کے

شکریہ

مکرمہ از شاہ مطہر نے

۱۰۰

وہ لوگوں کے پریشان مرا حال جو دیکھیں

در بحر نزاج ممتحن حرب كنفون مخدوف - مفصول مفا عییل فصولی -

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے ملی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	
پہر تا ہوں سرا سیمہ جو و نرات میں دور خود میں بھی نہ سبھا کہ یہ کیوں حال ہی تر	سایہ نہیں کچھ جن و پر کیا سر سر پہ حیران ہی مری عقل خدا جانے کیونکر
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے ملی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	
پیدا ہوئے جس وقت جہا نہیں شہزادہ الا وہ حسن نے طرح کا وہ طرز نرالا	لے عرش سے تافرش ہوا شب و جا دیکھا جو ملک نے یہ سخن مہنہ سے نکالا
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے ملی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	
کس طرح سے تسکین ہوئے دوستو میری اے ہم نفس تو تم کو نہیں کیا ہی کسی کی	کس طور سے پائے دل بقیاب تلی فرماؤ میرا ہند میں کس طرح لگے جی
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے ملی مدنی ہاشمی و مطلبی نے	
یاد نہ کرے کوئین میں و نرات ہوں توانا	اک رات نہیں چین سے بالہ میں سوتا

اشکوئے گھڑتارِ قرہ میں ہوں پروتا	سیج ہے کہ کہیں عشق میں بھی صبر ہے پوتا
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
ہے دل میں میرے عشق شہنشاہِ عالم	پڑتا ہے ہنیں چین کی طرح سے اک دم
بتیائی دل آہ نہیں ہوتی ہے کیوں کم	چہٹ جاؤں بلا سے جو کھل جائے مراد م
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
تہا ایک اویسِ تدرنی غن کا پیارا	جب خنجرِ عشقِ نبوی نے اوسی مارا
لوگوں نے کہا کیا ہے کہو حال تمہارا	دل تہام لیا ہاتھ سے اور روکے پھارا
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
تم رنج میں رہتے ہو کہو کس لئے اب آ کر	اکے مرضِ عشق میں یوں ہو گئے بیمار
ہم کو یہ بتاؤ کہ وہ ہے کونسا دلدار	کی عرض یہ پہننے کہ کہے کیا جگر اوگار
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

مسدس پنجم	
اے گل حسن بہارِ چمن آرا داری	پنجم نرگس رخ گلگون قدرِ عناداری
عشوہ و ناز و اداسو ریت زیباداری	در لب لعل صدا عجازِ مسجاداری
حسن یوسف دم عیسیٰ بدیعِ بیضاداری	
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری	
زلفِ شگونِ رخ روشن بُردند اری	چہرہ کلفام زہت سیب زرخندان اری
منظرِ نورِ خدا طلعتِ خوبان داری	غیرِ شمسِ قمرِ عارضِ تابان داری
حسن یوسف دم عیسیٰ بدیعِ بیضاداری	
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری	
أَحْسَنُ النَّاسِ فِي جَنَّتِهَا وَمِنْهَا أَرَادَ	أَوْ جَمْعُكَ الشَّمْسُ جَمًّا لَا وَكَمَّا لَدَا
لَيْلَةُ الْبَدْرِ مِنَ الْوَجْدِ سَطَعَا	هَادِي الْخُلُوصِ سِرًّا وَبَيِّنَاتِ
حسن یوسف دم عیسیٰ بدیعِ بیضاداری	
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری	
پندر ساروپ نورِ این نورِ متواری	تورے چہ زن پہ دہرے سین سکرِ نزاری
اُس جن حور و ملک سب ہیں تورے بلہاری	تورے دوارے کا جگت کہے ہو بکھپاری

	حسن یوسف دم عیسیٰ بد بیضا داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
کاہے بنتی نکرے تو سے جگت دکھاری حشر مان پاپوئی ہوئی سگرا دکھاری	آتش چرن کی تو سے پاپ سے ہے چھکاری تو کے کرایہ کی سب کی ہری او بکاری	
	حسن یوسف دم عیسیٰ بد بیضا داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
اے رسول عربی سید والانسبی دیکھے جو آپ کو اے شاہ قریشی بقی	بہنو آپ سا اب تک کوئی والدہ نہی رات دن اوسکے زبان پر ہو یہ مطلع جاری	
	حسن یوسف دم عیسیٰ بد بیضا داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
بارک اللہ کہ کیا کیا تمہیں رتبے ہیں ملے حق تو یہ ہے کہ کسے حق نے یہہ رتبے ہیں دے	از زمین تا بہ فلک آپ کے محکوم ہوئے یہہ وظیفہ تو ہے کافی مے پڑھنے کے لئے	
	حسن یوسف دم عیسیٰ بد بیضا داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
شب معراج فلک پر جو گئے شاہین دامن چرخ بنا فیض قدم سے گلشن		

دیکھ کر جلوہ رخسار و حسین روشن	سامنے آ کے مگر کہتا تھا پیہم پیہم سخن
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
سیرِ جنت کو گئے جبکہ رسولِ اکرم	پتے تسلیم کیا عورِ جنان نے سرِ حرم
کہا رضوان نے کہ اے نورِ نگاہِ عالم	نہ ہوا آپ سا جھکو سرِ حضرت کی قسم
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
عرض کرنے لگیں عجب بین ہم ہو کے قرین	حسنِ سطور کا ہنسنے نہیں دیکھا ہے کہیں
آپ پر کوئی فدا کرنے لگی جانِ خرمین	شاد ہو کر کہی کہنتی ہتھین کہ اے سرِ درین
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
دیکھ کر اوس قدر غنا کو ملا کہ دیکھا	جسمِ پاک آپ کا ہے نور کی مہا چھین ڈھلا
جلوہ ایسا کہ فرشتوں کے نہ تھے ہوشن بجا	کیون نہ عشاق یہ کہتے ہوئے ہو جائیں قدا
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جانبِ عرش روانہ چو شدہ اک سرور	عرشِ گھنٹہ کمرِ کفشنِ بیا اے رہبر
زانکہ نفسِ لیلین تو بر فرقِ کھم چون اسر	باز از غیبِ ند آمدہ اے فخرِ بشر
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تہنا داری
عرشِ اعلیٰ سے بھی بالا جو گئے شاہِ اہم	بجس نے اپنے نہ کوئی آپ نے پایا ہمد
متحیر ہوئے اس وقت شفیعِ عالم	پے تسکین یہ آئے لگی آواز اوسد
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تہنا داری
کجا کروں وصفِ جنابِ شہِ عالی اظہار	لنگ ہے خامہ کا اس راہ میں پائے قرار
ہے تمنا کہ چٹون رنجِ دالم سے ایس کر	اس لئے ور ہے یہ شعر زبان پر ہر بار
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تہنا داری
مسدس ششم	
وقتِ نزولِ رحمتِ ربِ غفور ہے	جو ہے انہالِ باغِ مین وہ تخیلِ طور ہے
جو پہول ہے وہ مایہِ عیش و سرور ہے	بلبل اگر نہ دیکھے نظر کا قصور ہے

درمصر صراح شمع ان شرب کفون مخموف
مفول فاعلان مشاعیل فاعل

	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
جاری ہے ہند بحر لطافتِ خدا سے جسم کا جو ہے عشاءِ خاص رسولِ کریم کا	ہے عطر بار بار باغ میں جہولگانِ نسیم کا پہنے گا بار وہ گل باغِ نسیم کا	
	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
ناشا دہتی جو خلق میں وہ شاد آج ہیں سو کھی شہرِ بڑی غیرتِ شمشاد آج ہیں	با مال جملہ گلشن بیدار آج ہیں دیران تہی جو باغ کوہ آباد آج ہیں	
	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
خالی فساد و شر سے تمامی زمانہ ہے گلشن میں ہر گلوں کا لباسِ شہنائی ہے	جاری جہان میں شرع کا ابکارِ فاہ ہے منفرد بلبولوں پہ یہ جاری ترانہ ہے	
	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
گلابا نگ دینِ مصطفوی کیا بلند ہے گلزارِ کائنات میں رونقِ دو چند ہے	جسکے سبکے اب دمِ نافوس بند ہے سب کی زبان پہ یہ سخنِ دل آہند ہے	

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
آمد ہے آج ادنیٰ جہان باغ باغ ہے سرد چمن کا آج فلک پر دماغ ہے	خورشید جھکے سامنے مانند داغ ہے روشن ہر ایک پھول ہر نگہ چراغ ہے
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
کیا ہے کہ آج لب پہ ہے وصف شہدا کیا ہے کہ باغ میں ہے ہر ایک نخل چو تھا	کیا ہے کہ چار سو سے اب شہا شہر حیا کیا ہے کہ فتنہ زن ہے دیو نہیں مرغ خوشنوا
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
میں گجرات کے آنیکا ہو تلب ہر تمام ہے بلبلوں کے لب پہ تنامی شہزاد نام	منہ چمن ہر ایک درخت پر ہے شہزاد نام گل سن ہے ہر کان لگائی ہوئے تمام
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
تسلیم دین کے باغین جوق ہر بچی کی گل نے درسی شوق سے منہ چھڑی	

اسلم پر مٹی جو سروئے نسو سننے نزدیکی	اطفال بوستان مے پہی میت حنفی
کیا شان احمدی کا چمن مین بطور ہے	ہر گل مین ہر بخشہ مین محمد کا نور ہے
مختار کائنات شہنشاہ دوسرا	ممتاز آفرینش و محمد دم انبیا
علمان و حور جن دلبر شاہ اور گدا	ہر ایک کی زبان پہ پئی شعر ہے سدا
کیا شان احمدی کا چمن مین بطور ہے	ہر گل مین ہر بخشہ مین محمد کا نور ہے
ابرار اور نکاد صفت بافزون نیاں ہے	ہے آستانہ جکا بلند آسمان ہے
نور حند کی شان ہے باہر گمان ہے	قوارہ کہہ رہا ہے ہزاروں زبان ہے
کیا شان احمدی کا چمن مین بطور ہے	ہر گل مین ہر بخشہ مین محمد کا نور ہے
مسدس ہفتم بر شعر جناب امام الساجدین حضرت	زین العابدین رضی اللہ عنہ
سردارِ شاہانِ جہان مہرِ عرب ماہِ عجم	سلطانِ زین العابدین پابند صد سچ و الم
یادِ شہیدِ کربلا مین رہتے تھے با چشمِ نم	یہ مطلع دلسوز اور نہیں دردِ زبان تہا بدم

درجہ زین العابدین سلم
ستفان - استفان - استفان

<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>	<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>
<p>جب گلشنِ نشاد اب میں میرا ہوا اکدن یا رسول اللہ میں و نرات میں تو گھر دیکھیں جو میں نے بلبلیں میں جب کشتہ اس نغمہ جانسوز سے مفہوم شام و سحر</p>	<p>جب گلشنِ نشاد اب میں میرا ہوا اکدن یا رسول اللہ میں و نرات میں تو گھر دیکھیں جو میں نے بلبلیں میں جب کشتہ اس نغمہ جانسوز سے مفہوم شام و سحر</p>
<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>	<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>
<p>اور مصرع سے وہاں ہر اک شجر پامال ہے سب روئے بھی ابھیں قیل و قال ہے گل کا گریبان چاک ہے سنبھل رہا چرخ مرغان گلشن کے لئے صحن چمن جنال ہے</p>	<p>اور مصرع سے وہاں ہر اک شجر پامال ہے سب روئے بھی ابھیں قیل و قال ہے گل کا گریبان چاک ہے سنبھل رہا چرخ مرغان گلشن کے لئے صحن چمن جنال ہے</p>
<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>	<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>
<p>اور صحن گلشن میں جو تھا اک چشمہ آبِ دل جب سے سنا حال وفاتِ سرور کوں مکان وہ لوٹا تھا خاک پر دایم بربکِ مہیاں ہر دم زبانِ موج سے پڑتا تھا یہ مطلع ہاں</p>	<p>اور صحن گلشن میں جو تھا اک چشمہ آبِ دل جب سے سنا حال وفاتِ سرور کوں مکان وہ لوٹا تھا خاک پر دایم بربکِ مہیاں ہر دم زبانِ موج سے پڑتا تھا یہ مطلع ہاں</p>
<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>	<p>اِنْ نِّلْتَ بِاَرِيْحِ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَرَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَسَرَمُ</p>
<p>اتنے میں اک آنی گھسا بادل کا دل لے لگا یا رسول اللہ میں ابرسیہ گریان</p>	<p>اتنے میں اک آنی گھسا بادل کا دل لے لگا یا رسول اللہ میں ابرسیہ گریان</p>

مربق مضطر نے وہاں کانٹا لٹوان کیا	اور رعد نے باجھم تراو سوقت یہ مطلع پڑھا
إِنْ نَزَلَتْ بِأَرْحِجِ الصَّبَاقِ مَّا إِلَى الْأَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي مَرَاوَضَهُ فَيُفْهِمُ الْبَنَى الْمُحْتَسِرَمِ	
فلک نے دیکھ لو پہنا لباس ماتمی	کیا تہا ازل سے جذب عشق سیول ہاتمی
ہر ہے اسکے حال سے اک رہی اک بھی	اور ورا اس مطلع سے وہ کتا تہا ہر مہی
إِنْ نَزَلَتْ بِأَرْحِجِ الصَّبَاقِ مَّا إِلَى الْأَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي مَرَاوَضَهُ فَيُفْهِمُ الْبَنَى الْمُحْتَسِرَمِ	
م سے ہوا ریز زمین وہ بادشاہ مجبور	کرتے تہن کیا کیا جستجو و تراپیہ شوم
ناہے یہ سوزِ درون ہ دوسرا داغِ مگر	دونوں کو ہے دردِ زبان مطلع پھی شام و سحر
إِنْ نَزَلَتْ بِأَرْحِجِ الصَّبَاقِ مَّا إِلَى الْأَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي مَرَاوَضَهُ فَيُفْهِمُ الْبَنَى الْمُحْتَسِرَمِ	
وگروہ قدسیان رہتا ہے بالا کی فلک	جانی ہے گوشِ عرش تکاب جنبی ناگوئی ملک
شہ کوئین بین مضطر بین سب رشک	اس مطلع و سوز کو پڑھتے رہینگے حشر تک
إِنْ نَزَلَتْ بِأَرْحِجِ الصَّبَاقِ مَّا إِلَى الْأَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي مَرَاوَضَهُ فَيُفْهِمُ الْبَنَى الْمُحْتَسِرَمِ	

سردارِ حزبِ قدسیان یعنی وہ جبلِ ثن	شیرِ مہرِ لائق تھے سدا فرمانِ رب العالمین
بعدِ وفاتِ مصطفیٰ رہتے ہیں اب اندر گہن	دشمناتِ فخرِ غم سے یہ پڑھتے ہیں با جانِ نرین
<p>اِنْزَلْتُ يَا رَجِ الصَّبَاحُ مَا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَاوَصَّةً فِيْهَا الْبَرُّ الْمُحْتَرَمُ</p>	
جب سے وفاتِ درالشجاعت ہو گئی	اور سو گواراوس وز سے ہر جو رحمت ہو گئی
مبدلِ بصدِ رنجِ عالمِ سب عیش و عشرت ہو گئی	اس مطلعِ دلسوز کی پڑھتے کی عادت ہو گئی
<p>اِنْزَلْتُ يَا رَجِ الصَّبَاحُ مَا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَاوَصَّةً فِيْهَا الْبَرُّ الْمُحْتَرَمُ</p>	
عشقِ نبی میں ہو گیا اسرارِ خوارِ مبتذل	یادِ رسولِ اللہ میں یہ دم کہیں کے کھل
آج آپ بلوائین تو آجائے دلِ مضطرب کوکل	روضہ بہ آؤں آپ کے شربتِ ہوا میں کے بل
<p>اِنْزَلْتُ يَا رَجِ الصَّبَاحُ مَا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ بَلِّغْ سَلَامِي سَاوَصَّةً فِيْهَا الْبَرُّ الْمُحْتَرَمُ</p>	
<p>مسدس ہفتم</p>	
اے شہرِ کون و مکان ناشیِ مطہی	بجہِ انوارِ حسدِ استیہِ عالی نسبی
کعبہِ کارِ جہان متبلِ حاجتِ طلبی	آپ کے وصف میں معروف ہیں ہر لکھی

درجہ اول شمس بخوان مطلقاً - فاعلاً تفاعل - فاعلاً تفاعل

	مرحبا احمد بے میسم محمد لقی علین سالی بحقیقت و مجازاً عربی	
انہیٰ اور عرض آپ ہین جو ہر شاہ گوہر معدن تسلیم و در بجز صفا	لطف و رحم و کرم وجود و سخاوت آپ کی شان میں کہتی ہے یہی خلق خدا	
	مرحبا احمد بے میسم محمد لقی علین سالی بحقیقت و مجازاً عربی	
شبِ معراج جس چیز سے فانی کیا جب وہ بوسیدہ آگ کی بہت پر تھا	جس اوجہ آج محمد کو بلا لاؤ ذرا تو فرشتوں نے پرا باندہ کے پشور ٹپا	
	مرحبا احمد بے میسم محمد لقی علین سالی بحقیقت و مجازاً عربی	
تہیں فرشتوں کی فین گریز تھیں پہونچے جب قریب فلک اوج بیاں کے قمر	شعلیں نور کی باتوں میں تہیں روشن گیر یہ صدا دینے لگا گلاب چرخ اخضر	
	مرحبا احمد بے میسم محمد لقی علین سالی بحقیقت و مجازاً عربی	
چرخِ آفتاب چھو پہونچے وہ شکران و کمال پھر تسلیم فرماتے ہوئے سب جمع وہاں		

ذاتِ اقدس پہ عیاں ہو گئے اس زہناں	حاملانِ فلک العرش کو تھا در زہان
مرحبا احمد بنے میم محمد لعلی	علین برا بھلا حقیت و مجاز اعرابی
سدرہ تک ساتھ لئے نوزِ خدا جبریل	پہر پہ نازل ہوا فرمانِ خداوند جلیل
ہو گا اب اور ملک ادنیٰ سوار کیا کفیل	اتنے میں آگے پرہتے ہوئے میں کفیل
مرحبا احمد بنے میم محمد لعلی	علین برا بھلا حقیت و مجاز اعرابی
جب مکمل ہوا پرداز سے شہ پہ پیرن کا	اور اس راہ میں کچھ دخل ملا یک نہرا
اوس گہری حکیم خداوند سے رفق ہو گیا	اور سند و سند وہ اسی شعر کو پڑھتا آیا
مرحبا احمد بنے میم محمد لعلی	علین برا بھلا حقیت و مجاز اعرابی
طے کئے آپ نے خبوت ہزاروں حجاب	نظر آنے لگا تب گلشنِ وحدت شاداب
بنگئے پردہٴ قانونِ مسرت سے حجاب	یہ صدا دیتے تھے ہر دم صفتِ تارِ تاب
مرحبا احمد بنے میم محمد لعلی	علین برا بھلا حقیت و مجاز اعرابی

بہ حق سے جو ہوئی سرورِ عالم باز	درِ رحمت ہوئی اوسوقت ہر کسم پاسبان
مکان کو بھی ہوا مقدم محبوب کے باز	قابِ قوسین سے پھیلتی تھی آواز
مرحبا احمد بنے میسم محمد لقی علین راہی بحقیقت و عجاظاً عربی	
بچے اس شان سے جب لختِ ابرو	یعنی وہ فخرِ رس سید کی مدنی
رب طالبِ مملوہ کی کلوٹ پھری	پردہ غیب سے اوسوقت صدائی لگی
مرحبا احمد بنے میسم محمد لقی علین راہی بحقیقت و عجاظاً عربی	
ہفت حضرت کا رقم ہو نہیں سکتا دنیا	خامہ کالنگ ہے اس راہ میں پائے قنار
آتا ہے مناسب بھی ہکوا پر آرم	شعر خواجہ کا پڑھا کیجئے اب لیل و نہار
مرحبا احمد بنے میسم محمد لقی علین راہی بحقیقت و عجاظاً عربی	
حسبہ بر عرل ملا جامی علیہ الرحمۃ	
مگر بگڑی بہ شیرجہ سلام میں لفظ کشید	رسان حضور کل سالت بگو خالِ حقیقت
زعم تو نہ تاب در تن نہ تو در دید آید	اھربشوقاً الی الدیار لقیبت فی جمال سکنا

در بحر تیار بہش من مضاعف الاءکار کاران مجموعہ اتم - خواہ فعل فعل فعل فعل فعل فعل

که میرساند اذان نوحی توید و صلیکینا	
کے زراہ دیار الفت نہ گام صلا و نماز کے حضور خباب قدس مام با صد و ستاد	کے متوفیق بخت یا و رب روی روشن نظر بودی غم منم فتادہ ز مام فکر تریست
نہ بخت یا و ز عقل رہبر من توانا نہ شکلیا	
نشان اسلام حیات ایل و لائی حضرت بقایت چہ سان ننا کم کاشن جگر ملتہبش مر ایمن	خوش اند آن مومنان کہ باشند در مدینہ مسلم ز سر عشق تو بود ساکن زبان بابش قلیکن
ز بی زبانی نہ نہالی خیا کہ دانی نہ اشکارا	
بشوق و سستو مرغ روح امیر انجمانی دلہ زینج و ملال پر بند حواس بودش اختلالی	چہ چارہ سازم کجا و مکن من جان طایفہ غالی بیکت عجبونی علی شوق و فساد کجا و غالی
کہ اتم خربط صلت عرض خود را کند ماوا	
ز افعال قدرت بماند سروش شاد و پاک در گل قمر چو دیدہ کمال حسنت سوزینش ز چرخ مایل	ز اقتباس ضیاء رو تو جوہرہ افزای صلی ز ہی جمال تو قبلہ جان حریم کوئے تو کعبہ دل
فانی بیاد زنا ایلہ کیہ و زنا ایلہ کیہ	
چہ سان نیازم بطالع خود کرد و داد و زنی نثار آن شاد و داد و داد و زنی	هر رسانید در مدینہ برائے تقدیم چہ سالی بند از گشتی فلان کجائی چہ بود سلامت چینی

مَرْحُومَتِ شَوْقِ دَاوَمَتِ حُجْرَتِ اَفْلَاقِ اَسْلَوَالِدِ شَتَوِی	
شہازمانیکہ این گدار اکہست یار گناہ پیر	بہار نگار ہی نچت یاور شود جوارت اگر پیر
بزرگ نقش قدم نہ خیرم ز آستان تو نا محشر	اگر کجورم برانی از در و گریہ تیغ بنگینی
قسم بہ جاننت کہ بردارم سر را دست از خاک آن پا	
بہ بزم مولود آمدن بین کردہ قدسی شہر شوق	انہام پاک جناب اقدس رو و خولند کدوسی زانو
بکون آسرا را التجا کسبے رعایت ہنویں تو	از اسانت یکینہ جامی مجال نازن ندیدہ زان تو
بکج عزت نشسته محزون بکونے محنت گرفتہ ناوا	
خمس بہ غزل حضرت ابیہر سرور مرتبہ العظیم	
ہوں کیون نہ تیدائے بنی ادیکہیں جو بتائی لہری	شہر و قمر حور و ملک انسان اور جن پری
وہ کون پہ کونین میں ہو جسکو زخم ہمسری	اسے چہرہ زیبائی تو رشک تہان آوری
ہر چہد وصفت میکنم دحسن زان زیبا تری	
جہدم گئے معراج میں وہ نیر پیبری	وہ آفتاب اصطفاء وہ ماہ برج سروی
بولین یہہ حورین دیکہ کہ بہت جلوگی	تواز پری چابک تری ذریک گل ناز تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری	
پیش حبیب کبریا کو فی حسین ب اے تو	اوس بزم گاہ حسن میں کہم ز لہجہ جاتو

وہ خیر بزم گاہ حسن میں کہم ز لہجہ جاتو

اور مدح یوسف مین دیان لب پر خوشی کا	عالم ہمہ نیچائے تو خلق جہان شیدائی تو
این نرگس رعنائے تو آور دہ رسم کا فزی	
مشرق سے تا مغرب پہرا چہا نازمانہ یک قلم	نہا ہے عرب کی سیر کی گلے گیا سونے عجم
لیکن نہ پایا آپ سا اک جبین حق کی قسم	آفا قد اگر دیدہ ام ہر تیان درزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چہی یاری	
پیدا ہوئے نور حند اجس وقت سطر عاک	پائے سنی بہر ناک نے پایا شرف احکام
بولے ملک پر ہ کر در و دواوس اہتر لوک	ہر گز نیایہ دیار نہ در رستار ویتا حواس
شمسی ندانم یا شمس یاز ہرہ یا مشتری	
تصویر قدرت کا کینچہ نقشہ نہیں مجھ کو نقش	توبہ کا ہے ہنگام یہ انسان کو ہی قدین
تیرے تو اس عوائی نکھائی کے کچھ معنی نہیں	صورت کر نقاش چین رو صورت یازم نہیں
یا صورت کش ایچنین یا ترک کن صورت نگری	
نور رخ پر نور کی ایک بار دیکھیں اگر فلک	ہوں نہ فعل شمش و قمر دنرات بالاک فلک
وہ حسن و خوبی دیکھ کر حیران ہیں حورو ملک	تا زرشہ بند و فلک کس اندادہ اینک
حوری ندانم یا ملک یا اودہ یا کاسر	
جہدم شب معراج مین تو سین تک پہنچے ہی	اے عاقل یہ مطلوب مین جیادہ ہی رسم

بگوشت و حدت سے یہ ہر دم صدائے گلی	مرتب شدم تو پیش من تن شدم تو جان شدی
اناکش گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری	
سے سپد شمس افشے او سے سرور و لذت	ہم عابدانہ این واسے بنی کوئی نہیں آسرا
ابرار ہی مدت سے ہیں اس گنہگار چننا	خسرو و پادشاہ گاہ آہ پشیم
باشد کہ از بھر خدا سولی غریبان بگری	
مسدس براشتعار مولانا جامی	
منشائے زیارت میں بہت صدم	یہ دل پیار ہے
جدائی کی مصیبت کیا کہیں ہم	کہ ہے درویشان جن و آدم
ترجمہ یا نبی اللہ ترجمہ	ترجمہ یا نبی اللہ ترجمہ
تہارے جگر میں اسے میرے گھر	ٹپتا ہوں برنگ برفی درخشاں
تدار آتا نہیں اس دل کو دھم	ترجمہ کی فتنہ ہے چاہے
نہ آخر رحمت اللعالمین	
ز محمد و مان چراغ افلاک نشینی	
کہیں ہم کس سے عالی زارا پنا	ٹپتا ہے ولی بھیار اپنا

ترجمہ یا نبی اللہ ترجمہ
ترجمہ یا نبی اللہ ترجمہ

دکھا دو جلوہ دیدار اپنا	جس کا طالع بیدار اپنا
بردن آور سر از بردیانی	
کہ روئے نشت صبح زندگانی	
ہنایت رات دن رہتا ہوں غمگین	ہمارے عشق میں اسے سرور دین
یہی ہے عرض مشتاقانِ مسکین	نظر آتی نہیں بابِ شکلِ تسکین
ادیم طائفے نعلینِ پاکین	
شیراک از رشتہ جاہتا ماکن	
نہیں ہے تباہ اب رنجِ عالم کی	نظر نہ مائے مجھ پر کرم کی
خوشی کے دن سے بدلے رائے غم کی	متنا ہے یہ مشتاقوں کے دم کی
شب اندوہ مارا روز گردن	
ز رویت روزِ مافیہِ زر گردن	
دکھا دو جلوہ روئے منور	پہت مدت سے ہوں بیتاب سرور
بس اب تو خواب سے بیدار ہو کر	وترا آتا نہیں اب مجھ کو دم بہر
بہن در پوششِ عجز بوئے جاہ	
سر بر بند کافوریِ عمامہ	

بہنیں ہے عید منہ ہجران کی طاقت	سحر سے شام ہوتا ہے آہستہ
مہتاب سے در پہ اسے نور رسالت	کھڑی ہے بہیر مشتاق رہا رہا
ز حجبہ پائے در محنِ حرم نہ	
بہ فراق خاک رہہ بوسانِ قدم نہ	
جہ الیٰ مین ہے میرا حال بہتر	لگاؤ لطف اب ہو جا سہ
پلا دو جہاں دیدار اب تو بہر کر	زبانِ خشک نکلی ہے لب نہ
تو ابرِ رحمتی آن بہ کہ گاہ ہے	
کسی بر حال لب خشکان لگا ہے	
پہر و سا ہے گرم منہ مائیوں کا	سلام اب لیجئے مجھ ایندین کا
پریشان حال ہے رشیدائیوں کا	علاج اب کیجئے سودائیوں کا
منہ و داؤ نیراز سر گیسوان را	
فگن سایہ بپا سر و روان را	
اوٹھائے صدمہ فرقت نہ کیا کیا	کیا تالون نے میرے حشر برپا
ہے مجھ کو روز و شب اے میر مولا	بہنیں سے دستگیری کی متن
بدہ دہستے ز پا افتادگان را	مگر دلدارے دل داؤگان را

لہون پر رات دن ہے آہ وزاری	ہے دن کو رنج شب کو بیقتاری
یہ ہے جن و بشر کو انتظارِ	کہ کب لکھلیگی روضہ سے سواری
جھانے دینِ کردہ فرشتہ اند	چو فرشتہ اقبال پا پوس تو خواہند
غمِ حیران سے دل ہے پارہ پارہ	بہت دن سے ہے پستی میں تبارہ
کرم کا اہو ہو جائے اشان	سرا پا ہیچ ہے یہ ہیچ کان
اگر نبود چو لطف دستیارِ	از دست مانیا یہ ہیچ کارے
جب اے اپرا رہو گا حشر برپا	لرزا ہو گا ہر دنی و اعلیٰ
گنہگاروں کی یہ ہوگی تمنا	کہ کب آئیں گے یارب شاہ والا
بیدانِ شفاعت امتی گوئے	چو چوگانِ سرنگندہ آفری دئے
مسدس پر شہر مولانا جامی علیہ الرحمۃ	
السلام اے قدسیانت پیشِ	السلام اے خدایتیہ پیشِ
السلام اے خلقِ برائے ازارِ	السلام اے شرحِ توحیدِ پناہِ

	<p>کن عطا بر حال من بیکس زبس یا رسول اللہ فدایا دم برس</p>	
<p>السلام اے معدنِ جود و سخا السلام اے منظرِ نور خدا</p>		<p>السلام اے معدنِ جود و سخا السلام اے مصدرِ صبر و رضا</p>
	<p>کن عطا بر حال من بیکس زبس یا رسول اللہ فدایا دم برس</p>	
<p>السلام اے رونقِ کونِ مکان السلام مولیٰ نعلینِ گمان</p>		<p>السلام شمعِ بزمِ مرسلان السلام اے مرہمِ دستِ گمان</p>
	<p>کن عطا بر حال من بیکس زبس یا رسول اللہ فدایا دم برس</p>	
<p>السلام اے کاشفِ سرِ خدا السلام اے فخرِ ختمِ الانبیا</p>		<p>السلام اے گوہرِ بحرِ ہدا السلام اے سیدِ خیرِ الورا</p>
	<p>کن عطا بر حال من بیکس زبس یا رسول اللہ فدایا دم برس</p>	
<p>السلام اے باعثِ امرِ ابراہیم</p>		<p>السلام اے مالکِ بابِ جنان</p>

السلام اے قبلہ ہر دو جہان	السلام اے کعبہ ہر شرف جان
کن عطا بر حال من بیکس نہیں	یا رسول اللہ فریادم برس
السلام اے مہر تابان یقین	السلام اے دستگیر یوم دین
السلام اے نیر دین ہمیں	السلام اے حامی دنیا و دین
کن عطا بر حال من بیکس نہیں	یا رسول اللہ فریادم برس
السلام اے تاج فرق مرسلین	السلام اے سرور اقلیم دین
السلام اے قاسم مومنین	السلام اے رحمتہ اللعالمین
کن عطا بر حال من بیکس نہیں	یا رسول اللہ فریادم برس
السلام اے شافع روز جزا	السلام اے عالم علم کھدا
السلام اے آفتاب ہل الی	السلام اے پیر روح و صفا
کن عطا بر حال من بیکس نہیں	یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے مقتدائے انبیا	السلام اے پیشوائے اصفیا
سلام اے جہر بروج اصفیا	السلام اے دردمنج ارتضا
کن عطا بر حال من بیکس نہیں یا رسول اللہ فریادم برس	
سلام اے نور محمد اعتلا	السلام اے گوہر محمد وف
سلام اے راز دار کبریا	السلام اے پر تو جبل و عکا
کن عطا بر حال من بیکس نہیں یا رسول اللہ فریادم برس	
سلام اے کار ساز بیکان	السلام اے دستگیر عا جزان
سلام اے رہنمائے گم گمان	السلام اے سرور کون و مکان
کن عطا بر حال من بیکس نہیں یا رسول اللہ فریادم برس	
سلام اے افتخار کائنات	السلام اے عز و جاہ ممکنات
سلام اے رحمت حق پاک ذات	السلام اے سرور و الا صفات
کن عطا بر حال من بیکس نہیں	یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے سید عالمی نسب	السلام اے سرور و الاحب
السلام اے ماہ تابان عرب	السلام اے منجبر صدق لقب
کن عطا بر حال بیکس زبیں	یا رسول اللہ فریاد مہر بس
السلام اے گوہر بحر کرم	السلام اے دریا حشم
السلام اے سرور گردون خیم	السلام اے بادشاہ محترم
کن عطا بر حال من بیکس زبیں	یا رسول اللہ فریاد مہر بس
السلام اے دستگیر مومنین	السلام اے رونق بستان دین
السلام اے مقتداے اولین	السلام اے مبتداہل یقین
کن عطا بر حال من بیکس زبیں	یا رسول اللہ فریاد مہر بس
السلام اے نور بدر غر و شان	السلام اے تکیہ گاہ بیکان
السلام اے پیشواے مرسلان	السلام اے سرباغ کن مکان
کن عطا بر حال من بیکس زبیں	

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد م بریں	
السلام اے اخترِ اوج جلال	السلام اے نورِ ذات ذوالجلال
السلام اے مہ جبین کوینف جمال	السلام اے حسرو شیرین مقال
کن عطا بر حال من بیکس زبس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد م بریں	
السلام اے داویر عالمقام	السلام اے شافعِ یوم القیام
السلام اے سید خیر الانام	تو پذیرا کن ز آبرار این سلام
کن عطا بر حال من بیکس زبس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد م بریں	
چند غزلیات در نعت سرور کائنات فارسی	
نفت اقدس تا نوشتن گشت عین کامن	برنگین نیل آعظم رقم شد نام من
تا کشادہ چشم من بر چشم صیاد جهان	آشیاں بستہ بشاخ آہوان آرام من
از قاطر باے فیض نعتا بر احمدی	خرم و شاداب گشتہ گلشن اسلام من
ہمسر جبرئیل گشتم من ز نعت مصطفیٰ	شد گمانِ اوج سدرہ بر علوی نام من

در جهان نفث جیت گفت نام جیت دل	آیدین روزه جزایارب بدو انعام من
بے لقاے سر کو نین و فخر انبیا	یک زمان کی شادمان شد دل کام من
القدر باشد فروغ من هفت روزه تو	ماه تابان جهان گره و چراغ شام من
حکمت تاثیر نفث بادشاه مرسلان	از چهار دند بازی طائران دامن
غیت بهتر زین علاج تشنگی مداح را	شریت دیدار باشد دامن در جام من
الهد مشاکم بیمار تو تنگ آمد زجان	اسے نسیم صبح در طیبہ ریحان پنہام من

از خدا اسرار دارم این دعا شام و صبح
در گروہ نفث گویان ثبت گرد نام من

ترا از نور یزدان آفریدند	ز نورت جوهر جان آفریدند
نه فهمد تا کسی اسرار غیبی	دین از مر پنهان آفریدند
ہر آن فرہ کہ افتادہ بی پایت	از آن خورشید تابان آفریدند
ز گیسویت دمیدہ سبیل تر	ز رویت باغ دبستان آفریدند
ز رنگ و بوسے آن رخسار گلگون	بہار باغ رضوان آفریدند
چو کردی آہ وزاری در عبادت	از آہنا ابرو باران آفریدند
چو شہ تاج نمانعت زیب قمر	دلہ را ذوق عصیان آفریدند

<p>از ان لعل بدخشان آفریدند ز عکت حسن خوبان آفریدند بظلمت آب حیوان آفریدند</p>	<p>لب جان بخش تو چون جلوه انجخت ز ذاتت شد ظهورش ابد غیب نه آن لعل لبست در خط سبز است</p>
<p>چو آن آرام جان پیدا شد ابرو بر اے درد در مان آفریدند</p>	
<p>آن بایانی گو که تیر لبت رخ زیبا کنم من زلفت تو د ادالی دل شیدا کنم از فغان آه و زاری محشرے بر پا کنم گوشه گلزار را من و امن صحرا کنم روز و شب از صدق دل درد و دوا کنم حسرت الوده و چشم خویش را لوریا کنم گر ز ملک عشق گنج وصل تو بیمان کنم پیش آن گل نغمه همچون بلبل شنید کنم می سزد اکنون اگر من دعوی طبعی کنم اگر سمنده خامه را من بادیه پیا کنم</p>	<p>آن زبانی گو که من وصف شہ بطحا کنم چون بجوم ریخ و غم آید کم و صفت مضم روی رشک مهر و ماست گریه بنیم و زشت در خیال گلشن رویت اگر ناکه کشم گر روم سوے عدم من انکین گاه وجود گر خیال نرگست اید دم تحریر لفت آن زمان دامنم گشتم در زمانه کامیا گر روم در گلشن طیبہ ز غارستان بوند خامه میگوید که میا لم ز فیض نعت پاک در ده اوصاف بے پایان تو افتد بسر</p>

<p>میکنم امروز وصف شافع روز حسنا پس چیرا برار من اندیشه فردا کنم</p>	
<p>روشن ز شمع لغت رواق سخن کنیم قربان خال ناله مشک خلق کنیم در عالم وجود چه وصف دهن کنیم از ذکر شاه رونق هرا بنخن کنیم تدبیر چه کنم و الهی چه فن کنیم وصف کمال ذات تو گر صد قرن کنیم آدم نثار پائے تو در عدن کنیم ما مشق خم چو قامت چرخ همن کنیم</p>	<p>شیرین زور و نام محمد دهن کنیم بر خط سبز لوح ز مرد تصدق هست سوقی عدم رویم بے جستن کلام روشن کنم شمع صفات بهر مقام تا دامن رسول در آید بدست ما حرفی ز وفتری نه بود هم قرن ختم گریه کنیم صورتت آید اگر بجواب تا بهر آنکه وضع سلام تو نشود</p>
<p>ای برار ما ز نعت نگاری چو قاصدا بزم مهری ز نسیم برب و ضبط سخن کنیم</p>	
<p>شد گل فردوس روکش از رخ زیبای تو در سر شوریده ام پیچید تا سوانی تو هر و مه گردید روشن از رخ زیبای تو</p>	<p>سر و چنت پست شد از قامت عنائی تو چون صبا در کوچه و بازار با گردیده ام دره ذره فیضاب از چهره پر نور شد</p>

<p>سورہ وائیل کشتہ زلف عنبر سائے تو قبلہ حاجات من شد در گمہ والائے تو روح تازہ مید مدیک خندہ بان افزائے تو خود خدائے پاک گشتہ عاشق شیدائے تو نقطہ ہر نام لیلی عاشق رسوائے تو</p>	<p>چون برخ زیباشدہ شان نزول والضحی کے مذاہم آستان را کعبہ مقصود دل عاجت عیسی نباشد کشتگان عشق را ہامنی دانیم تو داری چہ شان دلبری بر جمال جان فرایت یک جہان مجنون شود</p>
<p>کی نگردد دیدن ابرار روشن چون قمر تو تیا شد یا رسول اللہ خاک پائے تو</p>	
<p>خود تماشا شائی تو گشتی خود تماشا کردہ جائے خود تا بر سر عرش معلی کردہ عشوہ خود را تو اے سلطان چہ ایما کردہ قم باذن اللہ تعالیٰ مستحاکم کردہ من مذاہم از کجا این حسن پیدا کردہ این چہ راز مخفی را تو ہویدا کردہ چشم مہر را در شب معراج بینا کردہ خود خند را بر جمال خویش شیدا کردہ</p>	<p>اے تو مشت خاک را رشک تجلی کردہ طائر سدرہ نثار خاک پائے تو شدہ بر در دولت گدایان جان نثاری میکنند از لب معجز نمائے خویش اے ختم رسل یوسف کنعان اگر بیند چو موسیٰ غش کنند رفتہ تا قاب قوسین از زمین مثل نظر بر فلک از پر تو رخسار جان افزا تو چون نگردد ہر دو عالم شیفہ بر تو تو</p>

<p>می نگار و لغت آبرار خزن با صد آدب از صریح خویش اے خامی به غوغا کرده</p>	
<p>در جهان تنویر بخش ماه تابان شما پشت خود را خم کند از بهر سجده آفتاب گلشن فردوس بر رضوان شود زندان تنگ لعل نوشین از نبات مصر باج خواسته کمتر از یک ذره گردد مهر در پیش جمال ساقی تحنیم و گوشت قاسم دلد السلام در پیش آید بر دزیم و امید آفتاب ذره خاک در والاست خورشید فلک</p>	<p>ذره یابد فیض از مهر درخشان شما روز و شب شمس قمر باشند دربان شما درد ما غش عین رسد بومی گلستان شما کی فروغ حسن یوسف شد بدوران شما مه بود داغی ز رشک روی رخشان شما خود خدا خواند این خطاب پشیمان شما عاصیان را باد بسیر غل دامان شما برتر از عرش برین گردید ایوان شما</p>
<p>التجا ابرار دارد اے شبه جود و کرم تا زبان جنبش کند باشد ثنا خوان شما</p>	
<p>در عشق نتوان بلیل نالان بودن سخن آنست که نامش بزبانم باشد صفت مصحف روی تو چهره انوسیم</p>	<p>خار در دل نپے هر گل خندان بودن مثل مرغان چمن چیت سخندان بودن در ازل بود مرا کاتب قتر آن بودن</p>

بود در لوح تقدیر من دیوانه | قید بے سلسله زلف پریشان بوجون

شوق لغت بنویشد چو مرا ای پیر ار
بود مداح شهنشاه رسولان بودن

غزل فارسی در منقبت حامل اسرار مصطفی کو کب قطبش روشن تراز
شعیب و سہام صد اقا نامہ نیتہ العلم و علی بابہ اسد اللہ الغالب علی ابن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ

دسعت عرش برین دامن اعجاز علی است	لا مکان جلوہ کہ توسن اعجاز علی است
عقل کل و چمن قدس کہ دار و گلگشت	بلبل نغمہ کن گلشن اعجاز علی است
و چہ تابندگی شمس و قمر روشن شد	در جہراغان فلک روشن اعجاز علی است
گلشن باغ لعل مرک کہ ز بس شاد است	رنگ و بو یافتہ گلشن اعجاز علی است
لیلتہ القدر کہ باشد بلیالی مت از	لمعہ از قمر روشن اعجاز علی است
حند و کون و مکان ہم اسد اللہ گفت	لا فنی پر تو از جوشن اعجاز علی است

چون بگوید از فی صورت موسی پیر ار
جلوہ طور چو پیراہن اعجاز علی است

غزل اردو در منقبت

کیوں نہ ہو بالا فلک سے آستانِ بو تراب
 کیوں نہ ہو بامِ تجلی آستانِ بو تراب
 ہے کلیدِ محزنِ عیسیٰ زبانِ بو تراب
 عینِ ایمان ہے سمجھنا آپ کو شیرِ خدا
 ماہِ تابان ہے چراغِ افروزِ شامِ بارگاہ
 گلشنِ خلدِ برین ہے جائے گلگشتِ جہاں
 جن و انسان ہو سکیں کیا آپ کے تہِ نشاں
 زورِ بازو سے خدا ہے قوتِ درجائے
 دل تو کیا جراتِ شکستہ ہو گئی کفار کی
 آپ کا اک نکتہ ہے صد بحرِ معنی درِ نبی
 لا فقی الا علی لا سیف الا ذو الفقار
 پنجہ ضعیف سے سلطان کو چوڑا یا دشتِ مین
 ہو گئے آخر کو سب ایک ایک پیوندِ مین
 کھیا کوئی سمجھیں بھلا اسرارِ ذاتِ پاک کی
 حشر کو اسرارِ ہی ہو سا ہندوئی بتِ کریم

عرشِ اعظم سے معظم تر ہے شانِ بو تراب
 مطلعِ انوارِ یزدان ہے مکانِ بو تراب
 مہر ہے گنجینہ حق کی دہانِ بو تراب
 بالیقین ہے عیشِ قدرتِ مکانِ بو تراب
 اور خورشیدِ سحر ہے پاسبانِ بو تراب
 خازنِ جنت کو جانا باغبانِ بو تراب
 کون جز نورِ خدا ہے قدر دانِ بو تراب
 ہے زبانِ کبریا گو یا زبانِ بو تراب
 جب بیکاری فتح وہ آستانِ بو تراب
 قافِ قلزم کا بنا کافِ بیانِ بو تراب
 اک اسی گلزار کی بلیگی شانِ بو تراب
 امن میں ہے ہر خطر سے خادمانِ بو تراب
 خاک میں جسنے ملایا خاندانِ بو تراب
 ہے تو کچھ روحِ القدس سے ہزار دانِ بو تراب
 خاکدان سے جب دان ہو کاوانِ بو تراب

مناجات فارسی

ایکسم من یکسم من یکسم	ایکسم من یکسم من یکسم
رحم کن بر حال زارم یکسم	رحم کن بر حال زارم یکسم
بیکسم اے یادِ من یکسم	بیکسم اے یادِ من یکسم
بے بسم بر بسمِ رحم کن	بیکسم بر یکسم رحم کن
بیکسم اے رازقِ من یکسم	بیکسم اے خالقِ من یکسم
بیکسم من ہم نصیرِ جزوِ نیست	بیکسم من دستگیرِ جزوِ نیست
بیکسم اے خانِ جانان یکسم	بیکسم اے شاہِ شاہان یکسم
اے توانا نا توانم یکسم	بیکسم اے مہربانم یکسم
بیکسم من روسِ بیاہم یکسم	بیکسم من پرگنہ ہم یکسم
بیکسم اے غمزدایم یکسم	بیکسم اے رہنمایم یکسم
بنگرا اے بندہ نوازم یکسم	بیکسم اے کارسازم یکسم
فضل کن بر من بوقتِ یکسم	بر من احبتِ رختِ بے بسی
درگذر ہر انجیے آمدِ من	بیکسم اے کردگارِ ذوالمنن
بیکسم بانیِ ارض و سما	بیکسم اے والے ہر دوسرا

بیکسم اے خالق پروردگار	آدم من بردت امیدوار
بیکسم من اے کریم باعطا	اھدنا ربے سبیلی اھدنا
بیکسی من سزاے رحمت است	بیکسم من التجائے رحمت است
بیکسم من اے شہ جل و علا	رحم کن بھر محمد مصطفیٰ
بیکسم مجبور و محزون و ملول	اے قبولم کن توازی بہر رسول
ان بکن بر من کہ می شاید ترا	ان بکن بر من کہ می باشد ہرا
خستہ آبرار را قوت داد کن	
سینہ پیران او آباد کن	
مساجد اُردو	
یا الہی مصطفیٰ نور خدا کا ساتھ ہو	روز محشر کو صیب گہرا کا ساتھ ہو
یا الہی جب چلین شاہ و گدا سکرین	بیویا یان و خیر الورا کا ساتھ ہو
یا الہی جب گدرا پنا ہو بالائے طرط	صاحب تاج و براق برق کا ساتھ ہو
یا الہی نفسی نفسی انبیا جس دم کہیں	اوس شفیع حشر ختم الانبیا کا ساتھ ہو
یا الہی جس گہری شورش ہو صدق کذب کے	سرور صدیق با صدق و صفا کا ساتھ ہو
یا الہی عدل کی کرسی پہ چبے ہو جلیس	حضرت فاروق دین کی مقعد کا ساتھ ہو

یا الہی پیش ہو جہدم حساب ہر دھنکر	جامع قرآن حلیم و باحیا کا ساتھ ہو
یا الہی تشنگی کی جب مصیبت میں پڑو	ساتھی کو شرم سے مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الہی جب طلب اہل دغا و شر کے ہو	اوس امام کشتہ زہر جفا کا ساتھ ہو
یا الہی ظالموں کی فرد گزرے جب گہری	شاہِ مظلومان شہیدِ کربلا کا ساتھ ہو
یا الہی نیک و بد ہوں جب دربار میں	اہلبیت سرورِ ظہر و سر کا ساتھ ہو
یا الہی جس گہری نیکی بدی کا وزن ہو	غوثِ ثقلین امامِ رہمن کا ساتھ ہو
یا الہی جب چلین آلودگانِ معصیت	اولیا و عشقِ یٰ باری کا ساتھ ہو

یا الہی خستہ ابرار کو جب بچلین

بدج گویان جنابِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

بکریہ

قطعہ تاریخ از نیلِ طبع شیرازہ بند مجموعہ سخن نخلِ زمزمین
نو و کہن معنی نگارِ سخن کارِ نکستہ پرور جناب مولوی
غزیر الدین احمد متخلص بہ افسانہ ابادی

خدا شاہد ہے احمد شاہد ابرار عالم
دل حضرت اسی سے منظر ابرار عالم ہے

او نہیں نعت نبی کی فکر سے خالی نہیں کیا	غزل میں ہی خیال باعث اظہار عالم ہے
صفت میں مقطع نور سیال کیے جو لکھا ہے	جسے دیکھو وہ مطلع مطلع انوار عالم ہے
وہ آب و تاب پائی گوہر منظوم نے انکے	کہ جن پر جان سے صدقہ و شہوار عالم ہے
بیاض خط بیاض دیدہ ہے حوران جنبی	سیاہی سرمہ چشم اولی الالبصار عالم ہے
دوا سُر و ایرے خط کے تو نقطے اسکے مرکز ہیں	نقوش خلق نقش اسکے قلم پر کار عالم ہے
نثار اس نثر و نظم کلک گوہر سلک کے جہر	نچا در نظم و نثر ناظم نثار عالم ہے
مصنف کچھ فصاحت، بلاغت میں نہیں کیا	عروض قافیہ دانی میں ہی سردار عالم ہے
طریقت معرفت علم شریعت میں حقیقت میں	امام القیام ہے قدوہ احرار عالم ہے
کے صل علیٰ احو دیکھے وہ دیوان لکھا،	سرا پا جس میں وصف مالک و نثار عالم ہے

اگر سنہ اسکے چھپنے کا تہنیں مطبوعہ، افسر
کہو۔ مجموعہ نعت سید ابرار عالم ہے

۱۸ سالہ اچھی

قطرہ نارج از شایع طبیح سرد فرسخنوران زمان و سہیل شاعران
فصیح زبان شیریں سخنوی نہنگ کمرنگہ پروری مجمع فووض سرمدی
جنام لوی محمد حاجی فرخ آبادی مخلص مسیہ ستاد مصنف ادا م اللہ طلالہ

با یقین ابرار کا دیوان لغت	جو پڑھے دل سے وہ ہو رشتہ خفیہ
اے سیر و سکی یہی تاریخ ہے	کیا یہ دیوان اب جہا ہے بے نظیر
قطرہ تاریخ طبع از فکر جناب مولوی محمد صاحب محمدی افضل الآبادی ساکن دائرہ حضرت شاہ محمد اجمل قدس سرہ	
افضل چون فکر سال طبع نظم لغت کرد	دور فروشی بسکہ یہ سجید از بیع صرف
تاپے دیوان ابرار این چہ تاریخ دعا	از دل دین شد قبول افتد ز غوث شرف
قطرہ تاریخ طبع از جناب سید محمد فاخر عرف شاہ محمد راشد صاحب المخلص بنحو و ساکن دائرہ قطب اکمل حضرت شاہ محمد اجل قدس سرہ	
کرد تحریر لغت سرور دین	شاہ ابرار اکرم الامثال
سال طبعش شنیدم ابے بخود	مدح پیغمبری ز روئے بلال
قطرہ تاریخ از نتائج طبع منظر کمالات فصاحت مطرح افواہ بلا جناب شاہ امین الدین صاحب المخلص قیصر حکامی افضل الہ آبادی	
گنا ہو مریض پڑھنے سے اسکے دور ہو ہیں	مسیحانہ لغت شاہ ابرار عالم ہے
شریابہر کہا کجا چیں آجا تلبہ اکدم میں	شفیع المذنبین کا ذکر زخم دل کا مرہم ہے
ہوئی جب فکر میں کی تو سر آرام سے قیصر	یکایک در عصیان نے کیا اگر آ غظم ہے

قطعه تاریخ از نتائج طبع جناب مفتی سید عنایت حسین صاحب ملقب بقبول
چشتی صابری قادری منوری لکھنوی ہمد کلرک فترا نسک پھر خبرل پوس
ممالک مغربی و شمالی و اووہ مقام الہ آباد

چہا جو لوہا نفت احمد مرغی بحر انکو چین آیا
سناختا جو ایسا فرودہ کہا یہ مصرع درود ٹر پھر
کہا میخانے کو مبارک علاج ایجاد در دکان
بیان محبوب بنیہ پایا عجیب ہے در دکان

قطعه تاریخ طبع از جناب سید باسط علی صاحب ثابت الہ آبادی

ادیب و لیب و طبیب و حکیم
جو ابرار عالم ہے اسم شریف
ادہون نے ادب اور تعلیم سے
ہر اک مصرعہ اسکا دلیل نجات
سن طبع ثابت یہ فرمائے
فضیلت ماب و شجعت پناہ
تو ابرار عالم میں بے اشتباہ
لکھی ہے یہ نفی رسول الہ
ہر اک بیت ہے بیت جنت کی راہ
چہا تحفہ معرفت واہ واہ

قطعه تاریخ از نتائج طبع جناب شیخ انور علی انصاری متخلص بہ انور
الہ آبادی

در صنعت زہر و بنیات
شفیق و مشفق و ابرار عالم
لئیق و باکمال و اہل جوہر

<p>کہ خود آئینہ ہے حیران و ششدر نہ کیوں دیوان مرصع ہو سرا بیاض چشم دل پر اسکو لکھکر یہی دیکھو شفاعت کا ہے دفتر بسی ہے چار سو بوئے گل تر سراسر جامہ تن ہے معطر کہا دل نے سر بہ بین اوڑا کر کہو۔ گلہ ستہ جنت ہے۔ انو</p>	<p>کلام صاف ہے پر نور ایسا عروس نظم نے پائی ہر زینت کرین تعویذ جان اہل بصیرت قبالہ ہے یہی حسدِ برین کا ہزار آئی ہے گلہ از سخن میں نسیم فکر ہی اتر رہی ہے نظر آئے جو یہ سامان رنگین لکھو تاریخ رُبر و بینہ میں</p>
<p>قطعة تاریخ از نتائج طبع جناب منصف سید ذاکر حسین الہ آبادی تلمیذ زیب منبر و نق مجلس جناب میونس لکھنوی کہ توڑی شاعر و نکلے بس قلم ہیں جو سلطانِ عرب شاہِ عجم ہیں رسول و نبین وہ سبے محترم ہیں وہی تو صاحبِ لطفِ اتم ہیں او نہیں سے مرتبے عیسیٰ کے کم ہیں</p>	<p>کہا ابرار نے دیوان یہ کیا ہے تنا تحریر ہے اسمین یہ ادنیٰ وہ محبوبِ خدا ہیں بے شک و شبہ وہی تو رحمتِ للعالمین ہیں وہی ہیں رونقِ اعجازِ موسیٰ</p>

<p>وہی بس مالک لوح و قلم ہیں وہی کانِ عطا بحسبِ کرم ہیں محمد بھی وہی حق کے قسم ہیں علی کی بھی وہی بس اس بن عم ہیں وہی سلطانِ دین شاہِ امم ہیں گئے دم بھر میں خالق کے قسم ہیں اگر لکھا کروں میں کم سے کم ہیں یہیں تو رک گئی سب کی قلم ہیں توڑتے کیا تیرے خاطر سے کم ہیں کہ لفظ و معنی زیبا بہم ہیں</p>	<p>وہی طغرائش دیوانِ قدرت وہی ہیں آبر وے لعل و گوہر وہی عینِ دارِ طوس و لبیب وہی شبیر و شبیر کے ہیں نانا وہی ہیں باعثِ ایجادِ عالم شبِ معراج وہ عرشِ سین پر زیادہ سے زیادہ وصف اونکے غرض مدحِ نبیٰ ذاکر کرے کیا مگر لکھتے جو اس دیوان کی تاریخ ہنسی و لمین جو یہ لکھا یہ فوراً</p>
<p>قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاہ محمد یوسف متخلص بہ جلیل جلیلی صابری حسی الہ آبادی۔ خلف الصدق جناب شاہ محمد عطاء صاحب مرحوم رئیس چک سجاولہ نشین ائروہ حضرت شاہ عبدالجلیل صاحب مرحوم و مغفور</p>	
<p>کرے تعریف کیا منہ ہے وہن کا وہ اک جادہ ہے جنت کے چمن کا</p>	<p>عجب محبوب ہے دیوانِ ابرار رقم ہے صفو رنگین پہ جو سطر</p>

زمین اسکی وہ عالی نہرت ہے	کہ پایہ پست ہے چرخ کہن کا
جلیل صابری مجھ کو یکا یک	نصو رجب ہوا ہجری کے سن کا
سربد بین قلم کر کے خرد نے	کہا وہ گل ہے بستان سخن کا
	۱۸ سالہ ہجری

قطعہ تاریخ دیگر از تنج طبع فروسی زمان حاقانی اوان
نقا و مضامین نو و کہن روح معنی جان سخن مؤسس اساس
سخنوری مرصص بنیان نکتہ پروری جناب مولانا محمد حاجی صاحب
فرخ آبادی متخلص بہ مسیر استاد مصنف دیوان

مطلع الشمش بہ دیوان ہمسیر	جس میں مرقوم ہیں اوصاف نبی
کیا بتا جاتے تھے جبریل ابرار	یہ جو لغت شد ابرار لکھی
	۱۸ سالہ ہجری

گنج حیدر

این فقیر حقیر ابرار عالم قادری نظامی صابری ہمسوہ فخروری متخلص بہ ابرار
مصنف گنجینہ ابرار کہ ران چند غزل طبعی مذاق عرفادرج میکند و حالیکہ صاحبان
انشانہا نعرہ یابو کشیدند و جبرئیل نشان مصطلبات از زبانی دہ بخار ہو شونند

عاجز را بدعائے خیر یاد فرمائید

ای صبا نکبت آن طره جانانه کجاست تابش شمع جمال رخ پر نور تباقت لیلی محمل توحید ز رخ پرده کشود چه نهان کرده در کوچه کیسوا ز ناز بهر جمعیت خاطر بد هم آرایش آده فصل بهار می بچمن زار شهود دل عشاق فراز آمد و گشتا که منم چون بزمار صنم این دل نادان ناخوت	در رخسار آمده ام آن بت مستانه کجاست از دل سوخته جوشش پروانه کجاست قیس با شور و فغان دل دیوانه کجاست ای پریزاد تر از دل دیوانه کجاست زلفا و گشت پریشان چو دم شانه کجاست ساقیا شیشه کجا باد و پیانه کجاست گنج عشق تو صد ادا که ویرانه کجاست در نظر منزلت سبزه صد دانه کجاست
---	--

چون شدم مست دیدند انم ابرار
کعبه دیر کجی مسجد و بتخانه کجاست

صبح راشد دست بردل از جمال بایر ما در دلم گردید آن دریائے معنی موج زن طایر قدسم شاخ سدره بستم آشیان خرمن گنبد گردون بسوزد همچو کاه	سر و پا در گل ز شرم سر خوش رفتار ما هست گردون یک جباب از قلم و قفا نغمه وحدت برون می آید از منقار ما گر چه از سینه برق آه آشبار ما
--	---

آن قدر غلط که داشت میجا بزین جبه تزدیر خود را بزور دوا عظم	بهره یابد چو از درد دل بیمار را نار سجد چون کند از رشته ز تار را
یار من ابرار چون جا کرد در جان و دلم می تراود شمر وجهه الله از گفتار ما	
از آن ساعت که دادی شربت یار عاشق را بهیوئی جام می بر هر تنم سجده داساز شود چون ماهی بی آب بر خاک غلطان نسیم کوئی جانان رسم در راه دلمی داند	بشوق چشم میگون کرده بیمار عاشق را ز دور آید نظر چون غائۀ خمار عاشق را ر باید هوش از سر حسرت دیدار عاشق را کجا دل می ر باید نکبت گلزار عاشق را
دل اے ابرار شد از دولت دارین مستغنی بندست افتاد تا گنجینه اسرار عاشق را	
کشتگانِ خنجر عشق و فکری جان کجا ناشد مزلطف ساقی اندرین میخانه اندرین بحر حوادث پیرین دستم گرفت آبروی چشمه حیوان لبست بر باد داد از شراب بیخودی یک جرعه تا نوشیده ام	اندرین به بینوایان را سر و سامان کجا دین کجالت کجا تقوی کجا ایمان کجا نوح کشتیان چو شد اندیشه طوفان کجا پیش ندان تو قدر گوهر غلطان کجا من نمیدانم که جان من کجا جانان کجا

ماگدایان را خیال نخوت شایان کجا	دامن دل از تگر در تگر و پاک شد
یا فستم ابر از تالیک جام فیض سهریدی جامه چون سهرمد نذارم بر بدن امان کجا	
چو من از سوز دل باشم سزوان شمع پروانه شمارندش نضیع دست یزدان شمع پروانه چنان دارند شوق رو جان شمع پروانه بشو قش بزم راد اندر ندان شمع پروانه بدارند از ازل این عهد و پیمان شمع پروانه همه شب مثل ناقوس اند نالان شمع پروانه	بیاد شعله روی تو گر یان شمع و پروانه اگر بیند نور آفتاب روی آن مهوش بامید نظاره هر شب آید در محفل اگر آن یوسف جان زینت محفل نیفراید از ان جانب نیاز و ناز نیست تا ابد ماند به عشق آن بت جادو نگاری سحر پرداز
کنند ابرار در بزم جهان دعوی کیمیا بحسن و عشق در پیدا و پنهان شمع پروانه	
گوی که در چمنها تازه بهار آمد هوشم رمیده از سر چون آن گلزار آمد از قعر بجر گوهر هنر نشا آمد در شوق بوی زلفش مشک از تار آمد	ناگه بخانه من آن گلزار آمد آهسته تخریم و درو سبزه تابان روزی به سواحل گنیم خفا دندان گل از چمن برون شد در یاد عارضه

نقدِ او ہرگز در دست خود ندین بند از وہان مینا بکشا و حبام بزن	آن کس کہ باتناد در کوئے یار آمد ساقی بیاد و بنگر ابر بہار آمد
	ایسرار من ندانم اورا چہ رو نموده از کوئے آن سمن بر دل اشکبار آمد
کرد آئینہ رخسار تو حیران چہ کنم جانم آمد لب از دوری جانان چہ کنم بندہ عشق شدم بے حقیقت بروم تا رخت نازہ شوق بجانم افگند آفت وارتعلق ز دل جان برخاست تزیست صید چمن قدس بل میدارم در بر شمع جالت صفت پروا نہ اے میٹھائے زمان چہرہ زیبا بتما ضبط گوید کہ بکن راز محبت پنہان	شد پریشان دلم از زلفت پریشان چہ کنم شور انداخت بدل نالہ و افغان چہ کنم دل بہ تنگ آمدہ از گبر و سلمان چہ کنم جگر م سوخت ازین آتش پنہان چہ کنم می برد و حشت دل سخی بیابان چہ کنم مثل بلبل ہو س سیر گلستان چہ کنم جان خود گردن دہم یاد دل سوزان چہ کنم نیست جز شربت دیدار تو دوران چہ کنم در عشق تو عیان پیش طبعیان چہ کنم
	دولت دین شدہ ابرار بر اہش برباد شکوہ جو رازان دشمن ایمان چہ کنم

<p> شان را انتہائی یا بم بسدا و شفا نمے یا بم در جهان رہنمائی یا بم هیچ دل با صفا نمے یا بم بخدا خویش را نمے یا بم اثرے از دعا نمے یا بم سیلی بہ لقا نمے یا بم بخودی با خدا نمے یا بم رنگ و بوئے وفا نمے یا بم چشم را تو تپا نمے یا بم </p>	<p> ذات را ابتدا نمے یا بم در دول را دوا نمے یا بم بر درت چو رسم بکوشش خود ماہ بے داغ نیست برگردون محو گشتم چنان کہ بار دگر آن صنم ہمکنار من نشدہ دایم دل بے شوہ مجنون وار در حقیقت چون حضرت منصور دیدہ ام گلرخان دنیا را در دوا عالم و رای خاک درت </p>
	<p> جامی خود بروز حشر ابرار غیر از مصطفیٰ نمے یا بم </p>
<p> بستہ سلسلہ زلف چلیپا شدہ است شوق نظارہ آن نرگس شہلا شدہ است من ندانم کہ بعشق تو چہ سودا شدہ است </p>	<p> جان من شیفۃ قاسم عنایت شدہ است چشم بستم زہمہ لالہ رخاں گلشن آتش باز مرہ انسان بچیان نیست مرا </p>

<p>مهر و مہ شیفۃ آن رخ زیبا شدہ است قائمش باعثِ بیخِ دلِ طوبی شدہ است ناوک اندازدلم غمزہ بیجا شدہ است</p>	<p>صفتِ حسنِ خدا وادچہ تحریر کنم زخِ کلفام بہ فردوس نہادہ صدواع گر شود خونِ جگر من ز غم ترکِ بجا بست</p>
<p>نوشتگانِ حقیقت چہ بگویند اسرار کیہ دفعہ توحید نہ افشا شدہ است</p>	
<p>وے زبوی زلف مشکین بستان ساختی زلف بنمودی پریشان را پریشان ساختی اے نگارینِ عجب این عید قربان ساختی اوپے کہیں مقسّر دو گھبان ساختی ہر سحر خورشید بایان را پشیمان ساختی نقش پاراغیرتِ ماہِ دُخشان ساختی</p>	<p>اے دلہ را از نیالِ زخِ گلستان ساختی مثلِ آئینہ زخِ محو محبتِ کرک عاشقان را کردہ تو ذبح از شمشیر تاز دیگری را کہے بخواندینِ عالمِ حفیظ واع بردلِ ہر شبانِ عارضِ نہادِ ماہ را چون براغندی نقابِ رویِ خود و خزام</p>
<p>شکر تو اسرارِ ادا ساز و چگونہ اے کریم دردِ لم گنجینہ اسرارِ پنهان ساختی</p>	
<p>سرود کارے بجز یارے ندارم ہواے سیر گزارے ندارم</p>	<p>بہ اغیارانِ سرود کارے ندارم منم دلدادہ آن رنگِ گلشن</p>

بجز آن غیت لیلی درین دیر	چو مجنون با کسے کارے ندارم
بخوابم آید آن گل سچو یوسف	چنان من بخت بیدارے ندارم
بچشم دولت دنیا چه باشد	ندارم هیچ اگر یارے ندارم
بهر دم از زبان ناست بر آید	بجز ذکر تو گفتارے ندارم
دلم برد آن بت شیرین ادائے	بسوئے کعبه رفتارے ندارم
نمی بینم بروئے ماه نور شدید	بجز یاد درخت کارے ندارم

علاسم چیت جزو دیدار ابرار
 دوائے عشق آزارے ندارم

جلوه رویت پیغم آر تو دارم همین	برزبان ذکر تو دارم گفتگو دارم همین
آتش شوق بدل افروز دواز با نفس	خاکپا بر رخ فشانم آبرو دارم همین
جلوه رخسار ما مذا ابد پیش نظر	نور تو در دل بچوید جستجو دارم همین
روز و شب آینه دل را جلای می دهم	زنگ غیر از جان زوایم شست شو دارم همین
تا لاله و فریاد دارم آنچنان از شوق تو	نشوم شور قیامت با که بود دارم همین
بر رخ گلگون زلف عنبرین شیداشدم	در چمن زار محبت رنگ و بود دارم همین
از عبادت تا ابد آبرارے که قایم شوم	نشدند تا روز محشر من وضو دارم همین

<p>از مے عقلت دُنیا بِنهار آمدن حق بمنصور چنان گفت که واصل گشتی منجبه گفت بمن زانکه با کم طربے پی دیدار نمودن ترسیدی ایشوخ ساخت چون دانه تسبیح ز خاکم پی ذکر سُخ روشن نہ نمودی دم مردن مارا</p>	<p>تو ندانستی اے دل بچکار آمده تو پندار کنون بر سر دار آمده که بیک جرعه صہبا بختار آمده بہر تاراج تر صبر و قرار آمده گفت زانکہ تو اکنون بشمار آمده از پی فاتحہ بر لوح مزار آمده</p>
<p>چشم بکشا و بین نور حقیقت ابرار نہ پئے دیدن این لیل و نہار آمده</p>	
<p>ہیچ محبوبی دلم را شاد نتوان ساختن دور افگندی مرا از آستانِ خوش تن گر تو از بادِ حوادث ترس داری گوشہ گیر انجہ پیش آید ترا از برج و غم برداشت کن این رواقِ عنصری حق ساز یک قطره آب در غم بجز تو از بس عشقِ تو غم را بسوخت ہوش دارا بر ارچون گنج حقیقت یافتی</p>	<p>قیدی غم را کسی آزاد نتوان ساختن این قدر بر بیداران بیدار نتوان ساختن حرص سیر گلشن ایجاد نتوان ساختن دقنس اے مرغ دل فریاد نتوان ساختن ہیچ برآب روان بنیاد نتوان ساختن شکوہ بیدردی فساد نتوان ساختن دولت چا وید را بر باد نتوان ساختن</p>

<p>در پرده اسرار جمال تو بدیدم چون شوق اسیری بدل باشد مضمین در صحبت زهادت همه مکرور یا بود فقیم سوئے کعبه بامسید نظاره با کافیه رو دیندارش پیغمبر عمر در گلشن توحید ز قسمت چو گذر شد</p>	<p>وصف رخ اقدس ز ملائک بشنیدیم از بازوئے همت طرف دایم پریدیم جامی می توحید ز ساقی بحشیدیم از بهر تو درویر و خرابات رسیدیم مادانه تحقیق تهر نوشته بچیدیم بوئے گل ز سار تو از خوش شمعیدیم</p>
<p>ماروئے تعلق بکشیدیم ز عالم در کوئی تو باشوق چو ایراد دیدیم</p>	
<p>جان را فدائے عشوه جانانه کرده ایم در جوش عشق آن بُت بیرحم و سنگدل دل چاک گشت و حال پریشان شده بجز مانگدست همچو گدایان بسر بریم فقیم سوئی خانه آن طفل نازنین تیغ بدست قاتل عالم سپرده ایم کردیم جان نشانه تیر نگاه دوست</p>	<p>دل را نثار غمزه ترکانه کرده ایم دل را که کعبه بود چو تپخانه کرده ایم در زلف مشکبار تو چون شانه کرده ایم سامان جشن یار چو شاهانه کرده ایم رحمی بزار می دل دیوانه کرده ایم دیوانه ایم کار چو نرزانه کرده ایم دل را بروی شمع تو پروانه کرده ایم</p>

با آن یگانہ دو جهان آشنا شدیم	جان را تہی ز آلفت بیگانه کرده ایم
اسرار اگر عشق نداریم بہرہ	تقلید ہم چو عاشق مستانہ کردہ ایم
زین آتش پھیانی سوز دل و جان تا کی داغ بگہر باشد زین ماہ رخاں تا کی برباد نخواہد شد از باد خزاں تا کی از شک بگہزاید دل این ہم و گمان تا کی این طائر دل ماند در سینہ طہان تا کی در باغ جہان باشد این سر دروان تا کی اشک از غم جانانہ از دیدہ روان تا کی تعمیر نہایم سن ہر روز مکان تا کی	را برد ای خود سازم در سینہ نہان تا کی تو دیدہ دل بکشت بنگر بجال او بلبل کہ تشمین اندر گلزار فرو بستہ ماتر خایل اتی و جہت بخوان ہر دم صبا در سدا رب از غیب ہندو امی انگنہ چو قمری در گردن جان طوفی تا کی خلش ماند از تیر مژہ در دل چون جانی من فانی در گور محقق شد
کیفیت درویشی آہر ار چہ می پرسی	اسرار حقیقت را سازیم بیان تا کی
رفتم از خود تا بدیدم روئے تو چشم تو صا دست بر نہر جمال	مثل خود لاعنہ نمودہ سوئے تو آبروئے حسن شد آبروئے تو

کام دل حاصل شد این ناکام را	تا نہادہ گام اندر کوئے تو
خسرو خوبی اگر گویم رواست	مثل صورت خوب گشتہ خوئے تو
جان تازه یافتم از یک نظر	برتر از اعجاز شش جادوئے تو
چشم خود برداشتی از روی غیبر	پاک شد از غیب این آہوئے تو



توجہ می پرسی ز ابرار حسین
مست گشتم تا شمع حیدم بوسے تو



تمام شد

اشتہار مردہ رسانندہ عاشقان جسم مختار

بعد حمد خدا ہے حیل و علا اور نعمت محمد مصطفیٰ سرور انبیا علیہ السلام کہ وصاحب الصلوۃ
والنسا کے خدمت میں اونکے جو عاشق زار جناب سید ابراہیم عرض پرداز و گندارش طراز ہوں
کہ اند فون دیوان ابرار و نعمت احمد مختار بن تصنیف شاعر جمیل نازک خیال فصیح زبان شیرین
بیان مشائخ باخدا شاعر با صفا حافظ قرآن معظم جناب مولانا شاہ ابرار عالم صاحب قادی نظامی
مصابری ہسودہ فقہ پوری کا کلام عمدہ اور عیوب سے پاک اور مضنون ہر شعر کا از بس لطیف نعمت
اقدس جناب سرور انام علیہ التحیۃ والسلام میں قلم اٹھانا اذ بخین کا کام ہے اور ان مداح ممدوح
کو اس کام میں ملکہ تام ہے نعمت نگاری کو اونسے وہ نسبت جو صفا گوہر ابرار سے اور نازک
نیالی کو اونسے وہ اصناف جو ضیا کو اخت را بدار سے اگرچہ اکثر نازک خیالوں نے اس
کام میں اپنی طبع نقاد کو زور دیا ہے مگر کسی کا کلام اس خستہ اور لبثگی و صدق معالی و نازک خیالی
کے ساتھ ششم نہیں ہوا ہے۔ مشک آمنت کہ خود بیوید نہ کہ عطار گوید یہ فقرہ خوبی کلام کا پورا پورا

